ماہنامہ فیضان مدینہ میں شائع شدہ مختصر فتاویٰ اہلسنّت کا مجموعہ قسط دوم

عورتوں کے متعلق شرعی احکام

پیش کش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
1	پیش لفظ	18
2	پردے کے احکام	22
3	کس عمر میں شرعی پردہ ضروری ہے؟	22
4	عورت کے بالوں کے پردے کا حکم	23
5	سوتیلے سسر سے پردے کا شرعی حکم	24
6	عورت کا اپنے غیر محرم پیر و مرشد سے پردہ	25
7	عورت کے سر سے جدا ہونے والے بالوں کا حکم	25
8	کیا بیوی کے فوت ہونے کے سبب ساس سے پردہ ہو گا؟	26
9	خالہ کا بھانجی کے شوہر اور بیٹے سے پردے کا حکم	27
10	کیا عورت کے لئے شوہر کا دادا اور نانا، محرم ہیں؟	28
11	مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے چیک اپ کروانا	30
12	عورت کا اجنبی ڈاکٹر کے ساتھ خلوت اختیار کرنا	31

13	مرد کا بے پردہ عورتوں کو ٹریننگ دینا کیسا؟	32
14	اسکارف لپیٹنے کا شرعی حکم	34
15	بچے کی جنس معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا؟	35
16	غیر محرم شخص کا بالغہ کو پڑھانا کیسا؟	36
17	عورت کا باپردہ ہو کر قبرستان جانا کیسا؟	37
18	زینت کے احکام	39
19	عورت کہاں تک زینت اختیار کر سکتی ہے	39
20	سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنا کیسا؟	40
21	ہیئر اسٹائل (Hair Style) کے لئے آرٹیفیشل بال لگانا کیسا؟	41
22	ڈمپل پلاسٹی سرجری کروانا کیسا؟	42
23	دلہنوں کو آرٹیفیشل پلکیں لگانا کیسا؟	43
24	سر کے بال کٹوانے کے بارے میں شرعی حکم	44
25	دلہن کی آئی بروز (Eyebrows) کو کلر یا شیڈز لگانا کیسا؟	44
26	عورت کے لیے چہرے کی تھریڈنگ کروانا کیسا؟	45

27	کانچ کی چوڑیاں پہننا کیسا؟	46
28	اسٹیکرز(Stickers)والے میک اَپ(MakeUp)کا حکم	47
29	آرٹیفیشل(Artificial)پلکیں لگانا کیسا؟	49
30	عورتوں کا بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوانا	49
31	دھاگے یا اُون کی چُٹیا لگانا کیسا؟	50
32	ناک کان کے ایک سے زائد سوراخ نکلوانے کا حکم	51
33	ہاتھی دانت سے بنے زیور پہننا کیسا؟	53
34	عورت نامحرم سے کان چھدوا سکتی ہے؟	54
35	حاملہ عورت کو زیب وزینت اور دوسرے شہر جانے سے روکنا کیسا؟	55
36	چاندی کا کام کیے ہوئے جوتے عورت پہن سکتی ہے؟	56
37	خواتین کا کالی یا کوئی اور مہندی سر پر لگانا	58
38	عورت کا مسواک یا دندا سا استعمال کرنا	58
39	سفر کے احکام	60
40	عورت کا خالو یا نابالغ بھائی کے ساتھ سفر کرنا	60

41	کیا عورت 40 کلو میٹر کی مسافت پر بغیر محرم جاسکتی ہے؟	61
42	عورت کا بالغ دیور کے ساتھ اپنے میکے جانا کیسا؟	62
43	اسٹڈی ٹور کے لیے شرعی مسافت تک بغیر محرم جانا	63
44	کس صورت میں عورت کا میکا وطنِ اصلی نہیں رہتا؟	64
45	نکاح و مہر کے احکام	66
46	ماں کے خالہ زاد بھائی سے نکاح ہو سکتا ہے؟	66
47	کیا فوت ہونے والی عورت کا نکاح ختم ہو جاتا ہے؟	67
48	بیوہ چچی سے نکاح کا شرعی حکم	68
49	شوہر کی وفات کے بعد دیور سے شادی کرنا کیسا؟	68
50	عورت کو مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟	69
51	شوہر حق مہر کی معافی قبول نہ کرے، تو وہ بدستور لازم رہتا ہے؟	70
52	طلاق و عدت کے احکام	72
53	عورت کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا؟	72
54	خلع میں حق مہر سے زائد مال لینا کیسا؟	74

55	تین طلاق کے بعد عورت عدت کہاں گزارے گی؟	75
56	دو بیویاں ہوں تو شوہر کے انتقال کے بعد دونوں عدت کہاں گزاریں؟	75
57	شوہر اپنے گھر میں عدت نہ گزارنے دے تو؟	77
58	کیا بیوہ میکے میں عدت گزار سکتی ہے؟	78
59	عدت میں عورت کا بِلا عذر گھر سے نکلنا کیسا؟	79
60	دورانِ عدت نوکری پر جانا کیسا؟	80
61	کیا عدتِ وفات والی خاتون ایک ہی کمرے میں رہے گی؟	81
62	عدت کے دوران ڈاکٹر کو چیک کرانے گھر سے باہر جانا کیسا؟	82
63	عدتِ وفات میں سفید کپڑے پہننے اور دورانِ عدت کنگھی کرنے کا حکم	83
64	حاملہ عورت کو طلاق ہوئی، تو اس کی عدت کتنی ہے؟	84
65	عدت میں عورت کا اپنے میکے جانا کیسا؟	85
66	عدت کے دوران عورت کا زیورات پہننا کیسا؟	86
67	عدت والی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تو وہ کیا کرے؟	86
68	عورت کا عدت میں پردے کا اہتمام کتنا ضروری ہے؟	87
69	عورت کی عدت کا ایک اہم مسئلہ	89

70	عدت میں کانچ کی چوڑیاں پہننا کیسا؟	90
71	بیوہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت کیا ہے؟	91
72	حاملہ بیوہ کی عدت کتنی ہے اور دوسری جگہ کب تک نکاح کر سکتی ہے؟	91
73	شوہر کے انتقال کے بعد عورت عدت کہاں گزارے؟	92
74	ساس جھگڑا کرتی ہو، تو عدت میکے میں گزار سکتی ہے؟	94
75	عورت کا عدت میں نئے کپڑے پہننا کیسا؟	95
76	عدت میں سیاہی مائل خضاب استعمال کرنا کیسا؟	96
77	عدتِ وفات میں عورت کا نوکری پر جانا کیسا؟	97
78	کیا رجعی طلاق عدت کے بعد تین طلاق میں بدل جاتی ہے؟	99
79	عدتِ وفات کا آغاز کب سے ہوتا ہے؟	100
80	گھر سے باہر نکلنے پر عدت دوبارہ شروع سے کرنی ہوگی؟	101
81	وضو و نماز کے احکام	104
82	آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کا حکم	104
83	اسلامی بہنیں سر کا مسح کیسے کریں؟/ سرخی لگانا کیسا؟	104

84	کیا عورت کا سر ننگا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	106
85	بچے کو دودھ پلانے سے وضو کا حکم	106
86	ماشاء اللہ کے کلمات کو بے وضو چھونا کیسا؟	107
87	وضو کے بعد ناخن پالش لگانے اور آرٹیفیشل جیولری پہن کر نماز پڑھنے کا حکم	109
88	جمعہ کے دن خواتین پہلی اذان کا جواب دیں یا دوسری کا؟	110
89	عورتوں کے لئے نمازِ عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟	110
90	کیا دورانِ خطبہ عورت گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہے؟	111
91	کیا عورت گھر کی چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے؟	112
92	جہری نمازوں میں عورت کا جہراً قراءت کرنا کیسا؟	113
93	نماز میں عورت کے ٹخنوں کے پردے کا حکم	113
94	اسلامی بہنیں قعدہ کیسے کریں؟	115
95	کیا عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں بچھائے گی؟	118
96	عورت کا سُرخی لگا کر نماز پڑھنے کا حکم؟	119
97	نماز میں عورت کے سر کے بالوں کا پردہ	120

98	کیا عورت اندھیرے میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے؟	121
99	کیا عورت اسکرٹ پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے؟	122
100	نماز میں عورت کے بال نظر آرہے ہوں تو؟	122
101	عورت کا جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا	124
102	بیوی کا شوہر کی اقتدا میں نماز ادا کرنا	125
103	عورتوں کا جماعت کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا کیسا؟	126
104	تکونی اسکارف پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟	127
105	غیر مردوں کی موجودگی میں نماز پڑھتے ہوئے منہ ڈھانپنا	127
106	سجدہ میں عورت بوجہِ عذر پیٹ رانوں سے نہ لگائے تو؟	128
107	عورت جمعہ والے دن بھی نمازِ ظہر ہی ادا کرے گی؟	129
108	کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھ سکتی ہیں؟	130
109	روزہ وزکوٰۃ کے احکام	132
110	دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے رمضان کے روزے کا حکم	132
111	نفلی روزے میں حیض آگیا، تو کیا نفلی روزے کی قضا لازم ہوگی؟	132

112	کیا دورانِ نفاس ادا کی گئی نماز و نفلی روزے کی قضا ہے؟	133
113	تردد کے ساتھ روزے کی نیت کرنے پر روزے کا حکم	135
114	کیا سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	136
115	زکوٰۃ سے بچنے کے لیے نصابِ زکوٰۃ دوسرے کی ملک کرنا کیسا؟	137
116	شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرنا کیسا؟	138
117	حج و عمرہ کے احکام	140
118	عورت کے پاس کتنی رقم ہو تو حج فرض ہوتا ہے؟	140
119	عورت کے پاس حج کے اخراجات ہوں مگر محرم کے اخراجات نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟	140
120	کیا بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جا سکتی ہے؟	142
121	شوہر یا محرم مرد کے بغیر عورت کا سفر عمرہ کرنا کیسا؟	143
122	جوان لڑکی کا اپنی والدہ اور ماموں کے بیٹے کے ساتھ عمرے پر جانا	144
123	عورت کا بغیر محرم حج و عمرہ پر جانا کیسا؟	145
124	حائضہ کا بغیر نیت احرام مسجد عائشہ سے گزرنے کا حکم	146

125	حالت حیض میں احرام کی نیت کرنا کیسا؟	146
126	عورت کا حج وعُمرہ کے لئے اِحرام (خصوصی اسکارف) لینا کیسا؟	148
127	عورت طواف کے بعد کے نوافل کہاں پڑھے؟	149
128	حالتِ احرام میں عورت کے پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جائے تو؟	150
129	تقصیر میں تاخیر کا حکم	150
130	کیا خواتین بھی رَمل کریں گی؟	151
131	حالتِ احرام میں عورت کے سر کے کچھ بال کھل جائیں تو؟	152
132	عورت کا عمرے کے طواف وسعی کے بعد اپنے شوہر کا حلق یا تقصیر کرنا کیسا؟	153
133	رضاعت کے احکام	154
134	انسانی دودھ سے متعلق مسائلِ شرعیہ	154
135	کیا بچے کو دودھ پلانے میں شمسی مہینے کا اعتبار کر سکتے ہیں؟	154
136	اگر بچہ عورت کا دوا سے اُترنے والا دودھ پیئے تو رضاعت کا حکم؟	155
137	لے پالک بچے سے حرمت کا رشتہ کیسے قائم ہو؟	156

138	فیڈر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟	158
139	وراثت کے احکام	159
140	بہنوں کا اپنا حصہ معاف کرنا کیسا؟	159
141	جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کرنا کیسا؟	160
142	شادی وجہیز کے اخراجات دے کر بہن کو وراثت سے حصہ نہ دینا	161
143	انشورنس کی رقم کی وراثت کا حکم	163
144	پاکی وناپاکی کے احکام	166
145	قرآن ومقدس تحریر سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام	166
146	شرعی عُذر کی حالت میں عورت کا قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟	166
147	مخصوص ایام میں آیۃ الکرسی پڑھنا کیسا؟	167
148	عورت کا مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے کا حکم	168
149	ناپاکی کی حالت میں آیت پر شیشہ ٹیپ لگا کر چھونا کیسا؟	169
150	مخصوص ایام میں عورت کا قرآنی وظائف پڑھنا کیسا؟	170
151	مخصوص ایام میں آیت سجدہ کی تلاوت اور سجدہ کا حکم	171

152	طالبات کا ایامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیت سے قرآنِ عظیم پڑھنا	171
153	کیا حفظ کرنے والی مخصوص ایام میں قرآن پڑھ سکتی ہے؟	172
154	حائضہ کا دورانِ بیان آیت کا ترجمہ پڑھنا	174
155	ایامِ مخصوصہ میں اذان کا جواب دینا اور قرآن دیکھنا کیسا؟	175
156	عورت کا مخصوص ایّام میں ایصال ثواب کرنا	175
157	مخصوص ایّام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم	177
158	حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں اسلامی کتب کا پڑھنا چھونا کیسا؟	178
159	نماز سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام	180
160	حیض کی حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا؟	180
161	کیا خواتین کو ایامِ مخصوصہ میں وضو کرنے پر ثواب ملے گا؟	180
162	وقت نماز شروع ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے، تو حکم؟	181
163	دورانِ نماز مخصوص ایّام شروع ہو جانے پر نماز کا حکم	182
164	بچہ پیدا ہونے سے قبل خون آنے پر نماز کا حکم	183
165	نماز کی سنتوں کے دوران ناپاکی کے دن آگئے تو نماز کا حکم؟	184

166	نماز نہ پڑھی تھی کہ ناپاکی کے ایام آگئے تو نماز کا حکم؟	185
167	مخصوص ایام اور وتر کی قضا کا ایک مسئلہ	185
168	اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے استحاضہ والی عورت کو خون نہ آئے تو؟	186
169	حج وعمرہ سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام	188
170	ایامِ حیض میں مانعِ حیض دوائی کھا کر عمرہ کر لیا، تو حکم؟	188
171	سفر حرمین اور مخصوص ایام	189
172	ناپاکی کے دنوں میں احرام کی نیت کا حکم	190
173	حالتِ حیض میں سعی کا حکم	191
174	عورت کے مخصوص ایّام میں فرض طواف کا حکم	192
175	حیض والی کے لئے طوافِ رخصت کا حکم	193
176	عمرے کی ادائیگی کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہو جائے تو؟	194
177	طوافِ زیارت کے بعد مخصوص ایام شروع ہو جائیں، تو حکم	195
178	کیا عورت حج وعمرہ کے لیے حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہے؟	197
179	پاکی وناپاکی سے متعلق متفرق احکام	199

180	مخصوص ایام میں نہانا کیسا؟	199
181	مخصوص ایام میں عورت کا ناخن کاٹنا کیسا؟	199
182	چار ماہ سے کم حمل کے ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم	200
183	حمل ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم	201
184	دورانِ اعتکاف حیض آجائے تو؟	203
185	حاملہ عورت کے پستان سے نکلنے والے پانی کا حکم؟	204
186	غسل فرض ہونے کی صورت میں دودھ پلانا کیسا؟	204
187	عورت کا دودھ کپڑوں پر لگ جائے، تو کیا حکم ہے؟	205
188	حظر واباحت	207
189	غیر مسلم عورت کو گھریلو کام کاج کے لئے رکھنا کیسا؟	207
190	مسجد کی دکان میں بیوٹی پارلر کھولنے کا حکم	208
191	شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا کیسا؟	211
192	ایلوویرا (Aloe vera) کھانا یا اس کا رس پینا کیسا؟	211
193	مردہ بیوی کے ہاتھ کو بوسہ دینا کیسا؟	212

194	دلہن کو قرآنِ کریم کے سائے میں رخصت کرنا کیسا؟	214
195	بچوں کو پیشاب کراتے وقت قبلہ رخ کالحاظ نہ کرنا	215
196	ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا؟	216
197	عورت کا غیر ضروری بال صاف کرنے کے لئے اُستر اوغیرہ استعمال کرنا کیسا؟	217
198	عورتوں کا مائیک پر نعت پڑھنا کیسا؟	218
199	برقع یا نقاب پہن کر ٹیلی ویژن پر نعت خوانی	219
200	متفرقات	221
201	خواتین کا اپنے پاس مُوئے مبارک رکھنا کیسا؟	221
202	شوہر یا بیوی کا ایک دوسرے کی میت کو غسل دینا	222
203	کیا عورت بھی پیر بن سکتی ہے؟	223
204	نابالغہ بیٹی کی مِلک میں موجود سونا بڑی بیٹی کو دلوانا	224
205	اسلامی بہن کا مُعلمہ یا سنی عالمہ کا ہاتھ چومنا	225
206	کیا نفلی اعتکاف ٹوٹنے پر قضا ہے؟	225

207	شوہر کو نام لے کر پکارنا کیسا؟	227
208	عائزہ نام رکھنا کیسا؟	227
209	کنگھی کرتے وقت ٹوٹ جانے والے بال جلانا کیسا؟	228
210	عورت کو سلے ہوئے پاجامہ یا شلوار میں کفن دینا کیسا؟	229
211	نومولود بچی کے بالوں کا حکم	231
212	بغیر اجازت شوہر کے موبائل میں میسجز چیک کرنا کیسا؟	231
213	شوہر کی اجازت کے بغیر والدین سے ملنے جانا	233
214	شوہر کی اجازت کے بغیر والدہ کو تحفہ دینا	233
215	بچوں کے گال یا پیشانی پر سیاہ نقطہ لگانا کیسا؟	234
216	”فلاں کام ہو گیا، تو میں پردہ کروں گی“ کیا یہ شرعی منت ہے؟	235
217	کیا جنت میں والدین سے ملاقات ہو گی؟	238
218	دس ہزار بار "یا رحمٰن" پڑھنے کی منت ماننے کا حکم؟	238

پیشِ لفظ

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اللہ رب العزت نے انسانوں کو بے کار نہیں بنایا(1)، بلکہ اپنی بندگی وعبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔(2) موت وحیات اسی لیے ہیں کہ انسانوں کی آزمائش ہوسکے کہ کون اچھے اعمال کرنے والا ہے؟(3)

انسان اگر اپنا مقصد تخلیق جان لیں اور سمجھ لیں، تو پھر وہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبردی میں گزاریں گے۔ اور ہر اس کام سے بچیں گے جو رب تعالیٰ کی نافرمانی اور ناراضی کا سبب بنے اور وہ کام کریں گے، جس سے اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی حاصل ہوگی۔

اور اللہ تعالیٰ کی رضا تبھی حاصل ہوگی، جب دین اسلام کے احکامات پر عمل کیا جائے گا اور شرعی احکامات پر درست عمل، علم دین کے بغیر نہیں ہو سکے گا، اسی وجہ سے عبادات و معاملات سے متعلق شرعی احکامات کو جاننا حسب حال ہر ایک انسان پر لازم ہے، اور یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام نے جس طرح علم حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے، اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ بلکہ علم نہ سیکھنے کی وعیدیں بھی بیان ہوئی ہیں۔

علم دین سیکھنا جیسے مردوں کے لیے لازم ہے، اسی طرح عورتوں پر بھی لازم ہے کہ وہ حسب حال علم دین سیکھیں۔

1...(القرآن، پارہ18، سورۃ المؤمنون، آیت115)

2...(القرآن، پارہ27، سورۃ الذاریات، آیت56)

3...(القرآن، پارہ29، سورۃ الملک، آیت2)

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی جس طرح مَردوں کی آخرت کی بہتری کے لیے کوشاں ہے، اسی طرح خواتین کی رہنمائی کے لیے بھی مصروفِ عمل ہے، یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت چھوٹی بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے لیے مدرسۃ المدینہ، للبنات، بڑی بچیوں کو عالمہ کورس کرانے کے لیے جامعۃ المدینہ، للبنات (گرلز) اور خواتین کو درست مخارج کے ساتھ قرآن پاک سکھانے کے لیے مدرسۃ المدینہ بالغات، للبنات اور دیگر بہت سارے مختلف کورسز کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

دعوت اسلامی کے تحت مختلف دینی موضوعات پر متعدد کتب شائع کی جاچکی ہیں۔ اسی طرح خاص خواتین سے متعلق بھی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں، **جن میں سے چند یہ ہیں: عورت اور قرآن، تفسیر سورۂ نور، اسلامی بہنوں کی نماز، خواتین کے مخصوص مسائل، پردے کے بارے میں سوال جواب، زینت کے شرعی احکام**، وغیرہ۔

مطالعہ کرنے سے علم دین حاصل ہوتا ہے، لیکن پھر بھی کئی مسائل دینیہ ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے باقاعدہ رہنمائی درکار ہوتی ہے، اور اس کے لیے دعوتِ اسلامی کا ایک انتہائی اہم شعبہ "دار الافتاء اھلسنت" جو روزانہ تحریری، زبانی، فون، واٹس اپ، ای میل وغیرہ کے ذریعے سینکڑوں شرعی مسائل کے متعلق مَردوں کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ خواتین کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔

اور پھر ان میں سے کئی فتاویٰ عام مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے سوشل میڈیا اور ویب سائٹ کے ذریعے وائرل بھی کیے جاتے ہیں۔

ماہنامہ فیضان مدینہ میں الگ سے خواتین کے متعلق فتاویٰ شائع کیے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک 2026 میں قبلہ استاذ محترم شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ خواتین سے متعلق جو فتاوی، ماہنامہ فیضان مدینہ میں جاری ہوئے ہیں کیوں نہ ہو کہ انہیں ایک جگہ جمع کر کے شائع کیا جائے، تاکہ لوگوں کو ایک ہی مجموعہ میں یہ فتاویٰ پڑھنے کو مل جائیں۔

جس کے لیے ماہنامہ فیضان مدینہ میں خواتین کے متعلق شائع ہونے والے فتاویٰ کو ایک جگہ جمع کر کے کتابی شکل دی گئی ہے، جو "عورتوں کے متعلق شرعی احکام" کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں پردے کے متعلق احکام، زینت کے احکام، خواتین کے سفر کرنے، نکاح و مہر، طلاق و عدت، وضو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و عمرہ، رضاعت، پاکی و ناپاکی اور دیگر جائز و ناجائز بہت ساری چیزوں کے متعلق 200 فتاویٰ شامل ہیں۔ اور یہ "مختصر فتاوی اہلسنت" (قسط دوم) ہے، جبکہ اس سے پہلے "مختصر فتاویٰ اہلسنت" (قسط اول) کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

یاد رہے کہ یہ تمام فتاوی اور ان کے علاوہ تا دم تحریر 12 ہزار سے زائد فتاوی "دار الافتاء اہلسنت" کی آفیشل ویب سائٹ پر اپلوڈ ہیں۔ علم دین کا یہ بہت بڑا ذخیرہ ہے، اسے پڑھنے کے لیے اس لنک کے ذریعے "دار الافتاء اہلسنت" کی آفیشل ویب سائٹ کا وزٹ کیجیے: https://www.fatwaqa.com/ur

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں قرآن و سنت کے مطابق زندگی

بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رب کریم دار الافتاء اہلسنت اور دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے اور دینی خدمات کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی (شعبہ نشر و اشاعت دار الافتاء اہلسنت)

مؤرخہ: 07 محرم الحرام 1448ھ

بمطابق 24 جون 2026ء

خواتین اپنے شرعی مسائل کیسے پوچھیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) کی جانب سے خواتین کے لیے خصوصی واٹس اپ نمبر (0311 7861126) جاری کیا گیا ہے، جس پر تحریر کے ذریعے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اس نمبر پر کال ریسیو نہیں کی جاتی۔

نوٹ: کال پر شرعی سوالات پوچھنے کے لیے دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل فون نمبر (03117864100) پر رابطہ کیجیے۔

اوقات کار: صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک

وقفہ: 1 بجے سے 2 بجے تک

تعطیل: اتوار

پردے کے احکام

فتوی01:

کس عمر میں شرعی پردہ ضروری ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچی پر کس عمر میں غیر محارم سے شرعی پردہ کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بچی جب پندرہ سال کی ہو جائے تو اسے سب غیر محارم سے پردہ کرنا واجب ہے اور نو سال سے پندرہ سال تک اگر آثارِ بلوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامات: حیض آنا یا احتلام ہونا یا حاملہ ہونا) ظاہر ہوں، تو پھر بھی پردہ واجب ہے اور اگر آثار بلوغ ظاہر نہ ہوں تو پردہ واجب تو نہیں ہے، البتہ مستحب ضرور ہے، خصوصاً بارہ سال کی ہو تو بہت مُؤَکَّد (یعنی سخت تاکید ہے) کہ یہ بالِغہ ہونے اور شَہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی زمانہ ہے۔ نو سال سے کم عمر کی لڑکی کے لئے اگرچہ پردے کا استحبابی حکم بھی نہیں، مگر بچی کی عادت بنانے کے لئے اسے پردے کے احکام و آداب پہلے سے ہی سکھانا و شوق دلانا چاہئے تاکہ جب پردہ کرنے کی عمر کو پہنچے تو بلا جھجک کر سکے، وگرنہ ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ شروع سے کوئی تعلیم نہیں دیتے اور بچی بالغہ ہو جاتی ہے، تو پھر وہ والدین کی بات ماننے کو تیار نہیں ہوتی اور پردے سے بچنے کے لئے طرح طرح کے بہانے و عذر تراشتی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی02:

عورت کے بالوں کے پردے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت نقاب والا برقع کرتی ہے، تمام بدن اس کا چھپا ہوتا ہے، لیکن وہ اپنے سر کے لٹکتے بال برقع سے باہر نکال لیتی ہے، جو پیچھے سے نظر بھی آتے ہیں، سوال یہ ہے کہ عورت کے لٹکتے ہوئے بال ستر میں شامل ہیں یا نہیں اور سر کے لٹکتے بال برقع سے باہر نکالنے کی وجہ سے عورت گنہگار ہو گی یا نہیں، برائے کرم اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے سر پر موجود بال اور سر سے لٹکتے ہوئے دونوں ستر عورت میں شامل ہیں، عورت پر ان تمام کا پردہ فرض ہے، اجنبی مَردوں کے سامنے ان کو کھولنا، ظاہر کرنا ناجائز و حرام ہے، بلکہ فقہائے کرام نے عورت پر اس بات کو بھی لازم کیا ہے کہ کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جدا ہو جائیں انہیں بھی کہیں چھپادے، تاکہ ان پر اجنبی کی نظر نہ پڑے، لہٰذا اگر کوئی عورت برقع کرنے کے باوجود سر سے لٹکتے ہوئے بالوں کو برقع سے باہر کھلا چھوڑ دے کہ ان پر اجنبی مَردوں کی نظر پڑے، تو وہ اس عمل کی وجہ سے گنہگار ہو گی، اس پر لازم ہے کہ اپنے بالوں کو چھپائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتویٰ 03:

سوتیلے سسر سے پردے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی ماں نے دوسری شادی کرلی ہے، اب زید کی بیوی کا زید کے سوتیلے باپ سے پردہ ہو گا یا نہیں؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولاً تو یہ یاد رہے کہ عورت کا حقیقی سسر یعنی شوہر کا باپ تو عورت کا محرم ہوتا ہے اور یہ حرمت صرف نکاحِ صحیح سے ہی ثابت ہو جاتی ہے خواہ شوہر نے اس عورت سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو، لیکن سوتیلا سسر عورت کا محرم نہیں بنتا کہ وہ شوہر کا باپ نہیں اس لئے یہاں حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق سوتیلی ساس چونکہ بیوی کی ماں نہیں ہوتی اسی لئے اس کی حلت میں کوئی شبہہ نہیں۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کی بیوی کا زید کے سوتیلے باپ سے پردہ کرنا شرعاً واجب ہے کہ وہ اس کے لئے نامحرم ہے، بلکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق عورت کو اجنبی نامحرم کے مقابلے میں نامحرم رشتہ دار سے پردہ کرنے کی اور بھی زیادہ تاکید ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

---

1 ...(النتف فی الفتاویٰ، 1/254- فتاویٰ رضویہ، 11/312)

فتوی04:

عورت کا اپنے غیر محرم پیر و مرشد سے پردہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جوان عورت بال، کلائیاں اور چہرہ کھول کر اپنے غیر محرم پیر و مرشد کے سامنے آسکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کا جس طرح نامحرم اجنبی شخص سے پردہ کرنا فرض ہے، اسی طرح عورت کا اپنے نامحرم پیر و مرشد سے پردہ کرنا بھی فرض ہے کہ پردے کے معاملے میں دونوں کا حکم یکساں ہے، لہٰذا عورت کا بال یا کلائیاں کھول کر اپنے نامحرم پیر کے سامنے آنا حرام اور اسی طرح چہرہ کھول کر آنا بھی سخت منع ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی05:

عورت کے سر سے جدا ہونے والے بالوں کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جُدا ہو جائیں، ان کے بارے میں شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کے کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال سر سے جُدا ہو جائیں، ان کے بارے میں شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ عورت ان بالوں کو چھپا دے یا دفن کر دے، تاکہ ان پر کسی اجنبی (غیر محرم) کی نظر نہ پڑے، کیونکہ عورت کے بال ستر میں داخل ہیں، جس کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اور جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہو، اس کے بدن سے جدا ہونے کے بعد بھی انہیں دیکھنا جائز نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی06:

کیا بیوی کے فوت ہونے کے سبب ساس سے پردہ ہو گا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے، اس کی ساس کہ جس کی عمر تقریباً62 سال ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے، اس لئے اب زید اور اس کی ساس کے مابین پردہ ہو گا، لہٰذا یہ ارشاد فرمائیں کہ زید کی بیوی کے فوت ہونے کی وجہ سے اب اس کی ساس اور اس کے درمیان پردہ لازم ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں زید کا اپنی ساس سے پردہ واجب نہیں ہو گا، جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ زید کی شادی ہوتے ہی اس کی ساس اس پر حرمتِ ابدی سے حرام ہو گئی، اور جن رشتہ داروں سے نکاح کی حرمتِ ابدی نکاح کی وجہ سے ہو، تو ان سے پردہ واجب نہیں ہے، البتہ اگر ساس جوان ہو، تو پردہ کرنا بہتر ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی07:

خالہ کا بھانجی کے شوہر اور بیٹے سے پردے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا اپنی بھانجی کے بیٹوں اور اس کے شوہر سے پردہ ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قوانینِ شرعیہ کے مطابق بھانجے بھانجیوں کی اولاد چاہے کتنی نیچے تک ہو، نسبی محارم میں سے ہے اور عورت کا نسبی محارم سے پردہ نہ کرنا واجب ہے یعنی اگر کرے گی، تو گنہگار ہو گی۔ البتہ بھانجی کا شوہر اس کے لئے غیر محرم ہے، جبکہ محرم ہونے کی کوئی وجہ مثلاً رضاعت اور مصاہرت وغیرہ نہ ہو اور اس سے پردہ کرنا واجب ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ محرم وہ ہوتا ہے جس کی حرمت ابدیہ ہو یعنی جس سے کبھی کسی حال میں نکاح نہ ہو سکے، جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا وغیرہ اور جس سے نکاح ہو سکتا ہو وہ

محرم نہیں۔ اس کے مطابق بھانجی کے اپنے شوہر کے نکاح میں ہوتے ہوئے، اگرچہ عورت کا اس کے شوہر سے نکاح نہیں ہو سکتا کہ یہ خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا ہے جو حرام ہے، لیکن بھانجی کی موت یا طلاق پھر عدت کے بعد عورت کا اس کے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے، جائز ہے۔ اس اعتبار سے بھانجی کا شوہر محرم نہ ہوا، اور جو محرم نہ ہو، اس سے پردہ کرنا مطلقاً واجب ہوتا ہے، لہٰذا بھانجی کے شوہر سے پردہ کرنا واجب ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ 08:

کیا عورت کے لئے شوہر کا دادا اور نانا، محرم ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے لیے جیسے اس کا سسر محرم ہوتا ہے، اسی طرح کیا اس کا دادا سسر اور نانا سسر یعنی شوہر کا دادا یا نانا محرم ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عورت جس مرد سے نکاح کر لیتی ہے، اس مرد کے تمام آباؤ اجداد یعنی باپ، دادا، نانا، وغیرہ عورت کے محرم بن جاتے ہیں۔ لہٰذا عورت کا دادا اور نانا سسر یعنی شوہر کا دادا اور نانا بھی محرم ہے۔

محرم عورتوں کا بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ

مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں۔“ (1)

اسی آیتِ کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے علامہ کاسانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”حليلة الابن من الصلب وابن الابن وابن البنت وان سفل “یعنی بیٹے، پوتے اور نواسے نیچے تک کی بیویاں بھی محرمات میں شامل ہیں۔ (2)

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیرِ نعیمی میں ہے: ”ابناء سے مراد ساری اولاد ہے بیٹا، پوتا، نواسہ وغیرہ“ (3)

محرمات کا بیان کرتے ہوئے فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”وحليلة ابن الابن وابن البنت وان سفلن“ لقوله تعالى ﴿وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ یعنی اپنے پوتے اور نواسے کی بیویوں سے نکاح کرنا، جائز نہیں، اللہ عزوجل کے فرمان: ”ترجمۂ کنز العرفان: ”اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں“ کی وجہ سے۔“ (4)

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا: ”رشتہ داروں کی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اور کن کن سے ناجائز؟“ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جن کی اولاد میں ہے جیسے باپ، دادا، نانا، جو اس کی اولاد میں ہو، جیسے بیٹا، پوتا، نواسا، ان کی بیبیوں سے نکاح حرام ہے۔“ (5)

1...(پ4، النساء:23)

2...(بدائع الصنائع، 3/419)

3...(تفسیر نعیمی، 4/577)

4...(خزانۃ الفقہ، ص103)

5...(فتاویٰ رضویہ، 11/469)

محرمات کا بیان کرتے ہوئے بہارِ شریعت میں ہے:"بیٹے پوتے وغیرھما فروع کی بیبیاں۔"[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی09:

مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے چیک اَپ کروانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یوکے (U.k) میں خاتون جب چائلڈ لیبر (Child Labor) میں ہوتی ہے، تو عمومی طور پر ڈلیوری کے لئے خاتون ڈاکٹر غیر مسلم ہوتی ہے، تو کیا ان حالات میں ایک مسلمان عورت غیر مسلم خاتون ڈاکٹر کے سامنے اپنا جسم ظاہر کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں کسی مسلمان خاتون کا غیر مسلم خاتون سے ڈلیوری کروانا یا اس کے سامنے اپنے اَعْضائے ستر کھولنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسلمان خاتون کا کافرہ عورت سے بھی اُسی طرح کا پردہ ہے جس طرح غیر مرد سے، یعنی جن اَعْضاء کو اجنبی مرد کے سامنے کھولنا جائز نہیں وہ اَعْضاء غیر مسلم خاتون کے سامنے کھولنا بھی جائز نہیں۔ہاں اگر واقعتاً ایمرجنسی (Emergency)

---

1 ...(بہار شریعت، 2/22)

ہو جائے اور مسلمان دائی(Mid Wife) کی فراہمی ممکن نہ ہو، تو سخت مجبوری کی حالت میں کافِرہ سے یہ خدمت لی جاسکتی ہے۔

جو مسلمان ایسے ممالک میں رہتے ہیں اُن کو پہلے سے ایسے ہسپتال(Hospitals) ذِہن میں رکھنے چاہئیں جہاں مسلمان لیڈی ڈاکٹرز، نرسیں اور دائیاں دستیاب ہو جاتی ہوں، تاکہ بوقتِ ضرورت فوری طور پر اس ہسپتال میں جایا جائے اور کسی غیر مسلم کے سامنے اَعْضائے عورت ظاہر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری المدنی

فتوی10:

عورت کا اجنبی ڈاکٹر کے ساتھ خلوت اختیار کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یوکے(U.k) میں عموماً اس طرح ہوتا ہے کہ خاتون اکیلی ڈاکٹر کے پاس جاتی ہے اور کئی مرتبہ ڈاکٹر اور عورت کے درمیان خَلْوت (تنہائی) والی صورت پائی جاتی ہے، تو اس طرح کی صورتِ حال میں کوئی عورت کسی مرد پیشہ وَر ڈاکٹر کے پاس جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورتِ مسئولہ میں جوان عورت کا کسی اجنبی(غیر مَحرم) ڈاکٹر کے ساتھ کمرے میں خَلْوَت

(تنہائی) اختیار کرنا شرعی طور پر ناجائز و حرام ہے۔ چونکہ اجنبی مرد و عورت کا تنہائی میں جمع ہونا فتنے کا باعث ہے، اس لئے شریعت نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ ہاں اگر وہ نو سال سے کم عمر کی ہے یا حدِ فتنہ سے نکل چکی ہے یعنی ساٹھ ستر سال کی بد شکل و کریہُ النظر (یعنی جس کی طرف دیکھنا پسندیدہ نہ ہو) بڑھیا ہو تو پھر خلوت حرام نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری المدنی

فتوی 11:

مرد کا بے پردہ عورتوں کو ٹریننگ دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسکولوں کے لیے اساتذہ کی نئی بھرتی میں جو نئے اساتذہ منتخب ہوتے ہیں، ان کے لیے پڑھانے کی تربیتی نشستیں قائم کی جاتی ہیں، کیا مرد استاذ کا عورتوں کو ٹریننگ دینا جائز ہے، جبکہ ماحول یہ ہو کہ عورتوں کی اکثریت بے پردہ ہو یعنی سر کے بال کھلے ہوں، اور درمیان میں پردہ کے لیے کوئی شے نہ ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورتِ مسئولہ میں مرد استاذ کا فی میلز کو ٹریننگ دینا جائز نہیں ہے کہ عورت کے لیے جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، مثلاً سر کے بال، گلا یا کلائی وغیرہ اگر ان میں سے کسی عضو کا کچھ حصہ کھلا ہو، تو اسے غیر محرم کے سامنے آنا حرام ہے، نیز ایسے ماحول میں بد نگاہی لازمی طور پر ہوتی ہے، جو

قرآن وحدیث کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

شریعتِ مطہرہ نے مَردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم فرمایا۔ اللہ عزوجل قرآنِ عظیم میں فرماتا ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ-ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ-اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ”مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں، مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔“[1]

السنن الکبریٰ للبیہقی، مراسیل ابی داؤد اور شعب الایمان میں ہے: ”عن الحسن، قال: وبلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ”لعن الله الناظر والمنظور اليه“ یعنی حضرت حسن رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: بدنگاہی کرنے والے اور کروانے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے۔[2]

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے، خواہ

---

1 ...(پ18، النور:30،31)

2 ...(شعب الایمان، 6/162، حدیث:7788)

وہ پیر ہو یا عالم۔ یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا۔"[1]

امامِ اہلِ سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمۃ فرماتے ہیں: "لڑکیوں کا۔۔۔ اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔"[2]

بلکہ فی زمانہ بخوفِ فتنہ عورت کا اجنبی مرد کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا بھی منع ہے، چنانچہ علّامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "تمنع المراۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنۃ" ملتقطاً ترجمہ: فتنہ کے خوف کی وجہ سے جوان عورت کا مَردوں کے درمیان چہرہ کھولنا منع ہے۔[3]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 12:

اسکارف لپیٹنے کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیثِ پاک میں دوپٹہ پہنتے ہوئے دوبار لپیٹنے سے منع کیا گیا ہے، تو آج کل عورتیں جو اسکارف کافی مرتبہ لپیٹ کر پہنتی ہیں، کیا یہ بھی منع ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

1...(فتاویٰ رضویہ، 22/240)

2...(ملخصاً فتاویٰ رضویہ، 23/691)

3...(درمختار، 1/406)

ابو داؤد شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ سرکار علیہ السَّلام ام المؤمنین حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہا دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ لپیٹو، دو مرتبہ نہیں۔ شارحین نے آپ علیہ السَّلام کے اس فرمان کی وجہ یہ بیان کی کہ عرب عورتیں دوپٹہ یا چادر اوڑھتے ہوئے اسے سر کے اوپر عمامے کے پیچ (پٹی) کی طرح گھما لیتی تھیں، تاکہ دوپٹہ سر سے نہ گرے، جو عمامے جیسی صورت اختیار کر لیتا، اس طرح مَردوں سے مشابہت پیدا ہو جاتی۔ جبکہ اسکارف دوپٹے اور حجاب کو ہمارے معاشرے میں عمامے کے پیچ کی طرح موٹا کر کے سر کے اوپر نہیں لپیٹا جاتا اور نہ ہی اس سے عمامے جیسی کوئی مشابہت پیدا ہوتی ہے، لہٰذا وہ اس فرمان کے تحت بھی داخل نہیں ہو گا، بلکہ دوپٹے کو لپیٹنا اسے سرکنے سے روکنے کے لیے ہوتا ہے، جس کا اہتمام کرنا بالخصوص نماز اور بالوں کے ستر (یعنی چھپانے) کے مواقع پر ضروری ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 13:

بچے کی جنس معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچے کی جنس (لڑکا ہے یا لڑکی) معلوم کرنے کے لئے الٹرا ساؤنڈ کروانا کیسا، جبکہ الٹرا ساؤنڈ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر ہے اور الٹرا ساؤنڈ میں ناف سے نیچے کا کچھ حصہ کھولنا بھی ضروری ہوتا ہے اور ڈاکٹر نے اس

1 ....(ابو داؤد، 4/88، حدیث: 4115، لمعات التنقیح، 7/372، فتاویٰ رضویہ، 24/537)

حصے پر ایک مخصوص دوائی بھی لگانی ہوتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یہ جاننے کے لئے الٹراساؤنڈ کروانا، جائز نہیں، اگرچہ الٹراساؤنڈ کرنے والی لیڈی ڈاکٹر ہو کہ اس میں بلاوجہ شرعی دوسری عورت کے ناف کے نیچے کے حصے کو دیکھنا اور چھونا پایا جاتا ہے اور یہ دونوں کام عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہیں کہ ناف کے نیچے کا حصہ عورت کے اعتبار سے بھی ستر عورت ہے، جسے چھپانا فرض ہے اور اس کی طرف نظر کرنا اور چھونا عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 14:

غیر محرم شخص کا بالغہ کو پڑھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اجنبی بالغ مرد کا نامحرم بالغہ بے پردہ لڑکیوں کو اس طرح پڑھانا کہ لڑکیوں کا چہرہ کھلا ہوتا ہے اور بعض اوقات اعضائے ستر، مثلاً: کلائیاں، گلا، بال وغیرہ بھی کھلے ہوتے ہیں، یہ لڑکیاں مرد کے سامنے آکر بیٹھ جاتی ہیں اور مرد انہیں پڑھاتا ہے اور پڑھانے کے دوران لڑکیوں کے چہرے کے ساتھ ساتھ اعضائے ستر کی طرف بھی نظر لازماً پڑتی ہے، یہ شرعاً کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں مذکورہ طریقے سے نامحرم بالغہ لڑکیوں کو پڑھانا، سخت ناجائز و گناہ ہے کہ یہاں بلاعذرِ شرعی مرد کا نامحرم بالغہ عورت کے اعضائے ستر کو دیکھنا اور بالغہ عورت کا اجنبی بالغ مرد کے سامنے اعضائے ستر کا کھولنا پایا جارہا ہے اور مرد کا بلاعذرِ شرعی نامحرم بالغہ عورت کے اعضائے ستر کو دیکھنا اور بالغہ عورت کا نامحرم بالغ مرد کے سامنے اعضائے ستر کا کھولنا سخت ناجائز و حرام ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 15:

عورت کا باپردہ ہو کر قبرستان جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت باپردہ ہو کر قبرستان جاسکتی ہے یا نہیں؟ آج کل بعض خواتین کی جانب سے یہ رائے پیش کی جاتی ہے کہ اگر کوئی عورت شرعی پردے کی مکمل پابندی کرے، تو ایسی صورت میں اس کا قبرستان جانا ممنوع نہیں ہے۔ اس پر ایک روایت کو بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے، جس میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہُ عنہ کی قبر پر جایا کرتی تھیں۔ اس سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ عورت اگر شرعی تقاضوں کا خیال رکھے، تو اس کے لیے قبرستان جانا ممنوع نہیں ہے۔ رہنمائی فرمادیں کہ اس روایت سے دلیل پکڑنا درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضہ مبارکہ کے علاوہ عام قبروں کی زیارت کے لیے جانا عورتوں کے لیے مطلقاً منع ہے، اگرچہ باپردہ ہو کر جائیں، علماء نے فرمایا کہ عورت سے جمعہ ساقط ہے، نماز جنازہ اور جماعت کی حاضری منع ہے، تو جب عورت کو ان تمام عبادات کے لیے نکلنے سے روک دیا گیا جو کہ شریعت میں بلند مقام رکھتی ہیں، تو اس کا قبرستان جانا بدرجہ اولیٰ ممنوع قرار پائے گا۔

باقی جہاں تک ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت کا تعلق ہے، تو اس میں یہ ہے کہ آپ رضی اللہُ عنہا نے سفرِ حج کے دوران اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہُ عنہ کی قبر کی زیارت فرمائی، تو یہ زیارت گھر سے بطور خاص قبرستان جاکر نہیں کی، بلکہ دورانِ سفر اتفاقاً ہوئی اور اس اتفاقی زیارت کی گنجائش تھی، بشرطیکہ منکراتِ شرعیہ سے پاک ہو، لیکن دورِ حاضر میں عورتوں کے لیے فتنہ، نوحہ، بے صبری اور دیگر منکرات سے پاک زیارت کا امکان نادر، بلکہ معدوم ہے، لہٰذا فقہائے کرام نے اس دور میں اتفاقی زیارت سے بھی منع فرمادیا، تو اب عورتوں کے لیے زیارتِ قبور مطلقاً ہی منع ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

زینت کے احکام

فتوی16:

عورت کہاں تک زینت اختیار کر سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1)عورت صرف اور صرف اپنے شوہر کے لئے زینت اختیار کرتے ہوئے کبھی کندھوں سے نیچے اور کبھی کندھوں سے اوپر بال کٹواتی ہے، یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(2)عورت کو اپنے شوہر کے لئے کہاں تک میک اپ (Make up) کرنے کی اجازت ہے؟

(3)غیر شادی شدہ نوجوان عورت کو کہاں تک زینت کی اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

(1)کندھوں سے اوپر بال کٹوانا ناجائز و حرام ہے کہ یہ مَردوں سے مشابہت ہے۔اگر شوہر اس پر راضی ہو تو وہ بھی گنہگار ہے۔ہاں کندھوں سے نیچے نوکیں وغیرہ کاٹنے میں حرج نہیں۔

(2)عورت کا اپنے شوہر کے لئے زینت کرنا جبکہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے حلال اشیاء سے کرے، جائز و مستحب ہے۔امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:"کہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیائے کرام سے تھے، ہر شب بعد نمازِ عشا پورا سنگار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں، اگر انہیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں، ورنہ زیور ولباس اتار کر مصلّٰی بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں اور دُلہن کو سجانا تو سنتِ قدیمہ اور بہت احادیث

سے ثابت ہے۔"[1]

(3) کنواری لڑکی بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے حلال اشیاء سے میک اپ وغیرہ کر سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آتی ہیں، یہ بھی سنّت ہے، بلکہ عورت کا باوصفِ قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مَردوں سے تَشَبُّہ ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کو بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں: کچھ نہ پائے تو ایک ڈوراہی گلے میں باندھ لے۔"[2]

یاد رہے کہ عورتوں کا بھنویں تَرشُوانا، جائز نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو احمد محمد انس رضا عطاری

فتوی 17:

سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کی جیولری استعمال کرنے کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ اور اگر وہ دو دھاتوں کو مِلا کر بنایا گیا ہو تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

---

1 ...(فتاویٰ رضویہ، 22/126)

2 ...(فتاویٰ رضویہ، 22/128)

ہمارے دور کے جید علمائے کرام نے بوجہ عمومِ بلوٰی و حرج عورتوں کے لئے سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں سے بنی ہوئی آرٹیفیشل جیولری کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، لہٰذا عورتیں لوہا، پیتل یا دیگر دھاتوں کا بنا ہوا زیور پہن سکتی ہیں، اگرچہ وہ دو دھاتوں کو ملا کر بنایا گیا ہو۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 18:

ہیئر اسٹائل (Hair Style) کے لئے آرٹیفیشل بال لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہیئر اسٹائل کے دوران خوبصورتی کے لئے خواتین کے بالوں پر کسی جانور مثلاً گھوڑے، بندر یا پھر پلاسٹک کے نقلی بالوں کی بنی ہوئی وِگ یا جُوڑا عارضی طور پہ سوئیوں یا ہیئر پن وغیرہ سے لگانا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں خنزیر کے علاوہ کسی بھی جانور مثلاً گھوڑے، بندر وغیرہ کے بالوں یا پھر پلاسٹک کے مصنوعی بالوں کی بنی ہوئی وِگ یا جُوڑا لگانا، جائز ہے۔

البتہ خنزیر اور انسان کے بالوں سے تیار شدہ وِگ یا جُوڑا لگانا ناجائز و حرام ہے۔

یاد رہے! یہ عارضی وِگ اگر وضو میں سر کا مسح کرنے یا غسل میں سر کے اصلی بالوں کے دھونے سے مانع (رکاوٹ) ہو، تو اسے اتار کر وضو و غسل کرنا لازم ہو گا۔

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی19:

ڈمپل پلاسٹی سرجری کروانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ڈِمپلز (Dimples) کے لئے گالوں میں سرجری کروانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

منہ کی دونوں جانب گالوں یا ٹھوڑی پر پڑنے والے چھوٹے چھوٹے گڑھوں کو ڈِمپلز (Dimples) کہتے ہیں، جو عموماً ہنستے وقت دکھائی دیتے ہیں اور انہیں چہرے میں خوبصورتی کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے چہرے پہ قدرتی طور پر ڈمپلز ہوتے ہیں، جبکہ بعض اس کے لئے سرجری کرواتے ہیں، جسے (Dimpleplasty) کہا جاتا ہے۔ اس میں گالوں کے اندرونی حصہ سے کچھ گوشت نکال دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہنستے وقت گالوں پر ڈمپلز دکھائی دیتے ہیں۔

اس تفصیل کے بعد حکمِ شرعی یہ ہے کہ ڈِمپلز بنوانے کے لئے سرجری کروانا ناجائز و حرام اور گناہ ہے، کیونکہ یہ اللہ پاک کی تخلیق یعنی اس کی پیدا کی ہوئی چیز میں تبدیلی کرنا ہے اور اللہ پاک کی تخلیق میں خلافِ شرع تبدیلی حرام اور گناہ ہے، قرآن و حدیث میں اسے شیطانی کام اور باعثِ لعنت قرار دیا گیا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی20:

دلہنوں کو آرٹیفیشل پلکیں لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دلہنوں کو آرٹیفیشل پلکیں لگانے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورتوں کو زینت کے لئے آرٹیفیشل (مصنوعی) پلکیں لگانا، جائز ہے، بشرطیکہ انسان یا خنزیر کے بالوں سے بنی ہوئی نہ ہوں۔ البتہ وضو و غسل کرنے کے لئے ان پلکوں کا اتارنا ضروری ہوگا، کیونکہ آرٹیفیشل پلکیں عموماً گوند وغیرہ کے ذریعے اصلی پلکوں کے ساتھ چپکا دی جاتی ہیں اور انہیں اتارے بغیر اصلی پلکوں کو دھونا ممکن نہیں، جبکہ وضو و غسل میں اصلی پلکوں کا ہر بال دھونا ضروری ہے۔

خنزیر کے علاوہ کسی اور جانور کے اور پلاسٹک کے بالوں سے انتفاع جائز ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی21:

سر کے بال کٹوانے کے بارے میں شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا خواتین سر کے بال کٹوا کر چھوٹے کرواسکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورتوں کو اپنے سر کے بال اس قدر چھوٹے کروانا کہ جس سے مَردوں سے مشابہت ہو ناجائز وحرام ہے، اسی طرح فاسقہ عورتوں کی طرح بطور فیشن بال کٹوانا بھی منع ہے، ہاں بال بہت لمبے ہو جانے کی صورت میں اس قدر کاٹ لینا کہ جس سے مَردوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو، جس طرح عموماً کنارے کاٹ کر برابر کیے جاتے ہیں، یہ جائز ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی22:

دلہن کی آئی بروز (Eyebrows) کو کلر یا شیڈز لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم دلہن کے چہرے پر میک اپ کرتے ہوئے آئی بروز پہ تھوڑا بہت کلر، کاجل، سرمہ، پینسل اور شیڈز وغیرہ لگاتی ہیں اور یہ کلر ابروؤں کے بالوں کے رنگ جیسا ہی کیا جاتا ہے، مثلاً بال کالے ہوں، تو کاجل یا سُرمہ لگایا جاتا ہے، بُھورے ہوں تو اسی طرح کا شیڈ استعمال کرتی ہیں، تاکہ چہرے کے بقیہ حصوں

(مثلاً رخسار، ناک، جبڑا اور ہونٹ) کی طرح ان کے نقوش کو بھی ابھارا اور خوبصورت بنایا جاسکے۔ اسی طرح ابرو کے زائد کالے بالوں کو بلیچ اور کلر کر کے ڈائی لگا کر جِلد (Skin) کا ہم رنگ کر دیا جاتا ہے، تو کیا بھنوؤں کی اس طرح کی زینت کرنا بھی جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ کے لئے آئی بروز کی مذکورہ زینت کرنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ ابرو کے بال اکھاڑ کر باریک نہ کریں، ناپاک اشیاء پر مشتمل کریم یا پاؤڈر نہ لگائیں اور سفید بالوں کے لئے سیاہ یا مائل بہ سیاہ (یعنی سیاہ سے ملتا جلتا) خضاب یا کلر استعمال نہ کریں۔ ہاں! اگر مذکورہ کاموں میں سے کوئی کام یا کسی بھی خلافِ شرع طریقے سے زینت کریں، تو پھر زینت کرنا جائز نہ ہو گا۔

ابرو کے بال اکھڑوا کر باریک کرنا کروانا ناجائز و گناہ ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 23:

عورت کے لیے چہرے کی تھریڈنگ کروانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں، تو کیا وہ اپنے چہرے کی تھریڈنگ یعنی چہرے کے بال صاف کروا سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے چہرے پر اگر بال آگئے ہوں، تو عام حالت میں اس کے لئے یہ بال صاف کرانا مباح و جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ کام اگر شوہر کے لئے زینت کی نیت سے ہو، تو جائز ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب بھی ہے، کیونکہ عورت کو شوہر کے لئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور چہرے پر بالوں کا ہونا شوہر کے لئے باعثِ نفرت و وحشت اور خلافِ زینت ہے۔

البتہ ابرو بنوانا اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ صرف خوبصورتی و زینت کے لئے ابرو کے بال نوچنا اور اسے بنوانا، ناجائز ہے، حدیثِ پاک میں ابرو بنوانے والی عورت کے بارے میں لعنت آئی ہے، لہذا آج کل عورتوں میں ابرو بنوانے کا جو رواج چل پڑا ہے، یہ ناجائز ہے، اس سے ان کو باز آنا چاہئے۔ ہاں ایک صورت یہ ہے کہ ابرو کے بال بہت زیادہ بڑھ چکے ہوں، بھدے (بُرے) معلوم ہوتے ہوں، تو صرف ان بڑھے ہوئے بالوں کو تراش کر اتنا چھوٹا کر سکتے ہیں کہ بھدا پن دور ہو جائے، اس میں حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی 24:

کانچ کی چوڑیاں پہننا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت مروجہ کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے، بلکہ شوہر کے لیے سنگار کی نیّت سے مُستَحَب اور اگر والدین یا شوہر نے حکم دیا، تو اب اس پر چوڑیاں پہننا واجب ہو گا۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سوال ہوا "چوڑیاں کانچ کی عورتوں کو جائز ہیں پہننا یا ناجائز ہیں؟" تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا "جائز ہیں" لِعَدَمِ الْمَنْعِ الشَّرْعِیِّ "(مانع شرعی نہ ہونے کی وجہ سے) بلکہ شوہر کے لئے سِنگار کی نیّت سے مستحب، "وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات "(ترجمہ: اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے) بلکہ شوہر یا ماں یا باپ کا حکم ہو، تو واجب، "لِحُرْمَۃِ الْعُقُوْقِ وَلِوُجُوْبِ طَاعَۃِ الزَّوْجِ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلَی الزَّوْجِیَّۃِ "(ترجمہ: والدین کی نافرمانی حرام ہونے اور میاں بیوی کے آپس کے اُمور میں شوہر کی اِطاعت واجب ہونے کی وجہ سے)۔"[1]

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ 25:

اسٹیکرز (Stickers) والے میک اَپ (MakeUp) کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل ایسی مہندی مارکیٹ میں بیچی جا رہی ہے، جسے ہاتھ وغیرہ پر لگانے سے ہاتھ پر ایسی ہی ایک باریک جِرم دار تہ چڑھ جاتی ہے، جیسے نیل پالش لگانے سے چڑھتی ہے۔ ایسی مہندی لگی ہوئی ہونے کی صورت میں وضوو غسل ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز نیل پالش لگی ہو تو وضوو غسل ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز ایسے میک اَپ کے چہرے

1...(فتاویٰ رضویہ، 22/115، 116)

یابدن پر ہونے سے وضوو غسل ہو جائے گا یا نہیں جو اسٹیکرز (Stickers) کی صورت میں ہوتا ہے اور اسے باقاعدہ چہرے پر چپکایا جاتا ہے اور وہ اسٹیکرز پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مانع ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سوال میں مذکورہ مہندی، نیل پالش اور اسٹیکرز والے میک اَپ کے لگے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل نہیں ہو گا، اس لئے کہ مذکورہ تینوں چیزیں پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مَانِع (رکاوٹ) ہیں، اور یہ کسی شرعی ضرورت یا حاجت کے لیے بھی نہیں ہیں، قاعدہ یہ ہے کہ جو چیزیں پانی کو جسم تک پہنچنے سے مانع ہوں، ان کے جسم پر چپکے ہونے کی حالت میں وضو اور غسل نہیں ہوتا، کیونکہ وضو میں سر کے علاوہ باقی تینوں اعضائے وضو اور غسل میں پورے جسم کے ہر ہر بال اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بَہ جانا فرض ہے۔ اور جہاں تک اِس بات کا تعلق ہے کہ فقہائے کرام نے مہندی کے جِرم کے باوجود وضو ہو جانے کی تصریح کی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ فقہائے کرام کا یہ حکم اُس معمولی سے جِرم کے بارے میں ہے، جو مہندی لگانے کے بعد اچھی طرح دھونے کے بعد بھی لگا رہ جاتا ہے، جس کی دیکھ بھال میں حَرَج ہے، جیسے آٹا گوندھنے کے بعد معمولی سا آٹا ناخن وغیرہ پر لگا رہ جاتا ہے، یہ نہیں کہ پورے ہاتھ پاؤں پر پلاسٹک کی طرح مہندی کا جِرم چڑھا لیں، بازوؤں پر بھی ایسی ہی مہندی کا اچھا خاصا حصّہ چڑھا لیں، پورا چہرہ اسٹیکرز والے میک اَپ سے چُھپا لیں اور پھر بھی وضو و غسل ہوتا رہے۔ ایسی اجازت ہر گز ہر گز کسی فقیہ نے نہیں دی۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی

فتوی26:

آرٹیفیشل(Artificial)پلکیں لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت آرٹیفیشل پلکیں لگا سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

آرٹیفیشل(یعنی مَصنوعی)پلکیں جبکہ اِنسان اور خِنْزِیر (Pig) کے بالوں سے بنی ہوئی نہ ہوں، زِینَت کے طور پر عورتوں کا لگانا، جائز ہے۔ لیکن وُضُو، غُسل کرنے کے لئے ان پلکوں کا اُتارنا ضروری ہو گا، کیونکہ آرٹیفیشل پلکیں گُوند وغیرہ سے لگانے کے بعد اَصلی پلکوں کے ساتھ چِپکا دی جاتی ہیں، لہٰذا انہیں اُتارے بغیر اصلی پلکوں کا دھونا ممکن نہیں جبکہ وُضو، غُسل میں اَصلی پلکوں کے ہر بال کا دھونا فرض ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــ
مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی27:

عورتوں کا بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوا یا ترشوا سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال اُتار سکتی ہیں۔ صدرالشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے: "سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں، ہاتھ، پاؤں، پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں۔"[1]

نیز یہ بات علماء کے بیان کردہ اس مسئلے سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ کلائیوں وغیرہ پر بال ہوں تو ترشوا دیں تاکہ وضو میں کم پانی استعمال ہو۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتویٰ 28:

دھاگے یا اُون کی چُٹیا لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل عورتیں بالوں میں دھاگے وغیرہ کی چُٹیا لگاتی ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عورت کا دھاگوں یا اُون سے بنی ہوئی چُٹیا اپنے بالوں میں لگانا، جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اپنے یا کسی اور انسان کے بالوں کی چُٹیا لگانا، ناجائز و حرام ہے، حدیثِ پاک میں انسانی

1...(بہار شریعت ہیں، 3/585)

بال لگانے اور لگوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت آئی ہے، لہٰذا اس سے اِجتِناب کیا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتویٰ 29:

ناک کان کے ایک سے زائد سوراخ نکلوانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا ناک اور کان چھدوانا، جائز ہے، سوال یہ ہے کہ جتنے سوراخ عام طور پر رائج ہیں، اس سے زائد کان یا ناک میں سوراخ کروانا، جائز ہے؟ مثلاً ناک کی ایک جانب سوراخ ہو اور دوسری جانب چھدوانا یا ناک کے درمیان میں چھدوانا، جیسا کہ بعض جگہ یہ طریقہ رائج ہے، کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دینِ اسلام میں خواتین کے لئے زیب و زینت اور آرائش و زیبائش شریعت کی حدود کی رعایت کے ساتھ جائز و مشروع ہے، جس کا ایک طریقہ عورتوں کا کان میں سوراخ کرکے زیور لٹکانا ہے اور اس سے مقصود زینت کا حصول ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مبارک زمانے میں عورتیں کان چھدواتی (یعنی سوراخ نکلواتی) تھیں، لیکن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے انہیں کبھی منع نہ فرمایا اور فقہائے اسلام نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے منع نہ فرمانے سے استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔

اور زمانۂ نبوی میں عورتیں ناک نہیں چھدواتی تھیں، لیکن جب فقہائے اسلام نے دیکھا کہ بعض علاقوں میں عورتیں ناک میں بھی سوراخ نکلواتی اور اس میں بطورِ زینت زیور لٹکاتی ہیں، تو انہوں نے اس کے بھی جواز کا فتویٰ دیا، کیونکہ کان میں سوراخ کرنا اور زیور پہننا عورتوں کی زینت کے طور پر ہے اور ناک میں سوراخ کرنے سے بھی یہی مقصود ہے، اس لئے اسے صرف کان کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا، بلکہ زینت مقصود ہونے کی وجہ سے ناک میں سوراخ کو بھی جائز قرار دیا گیا۔

اس تمہید کے بعد پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ ناک اور کان میں سوراخ کرنا اور زیور لٹکانا عورتوں کے لئے زینت ہونے کی وجہ سے جائز ہے اور اگر کسی علاقے میں عزت دار مسلمان عورتیں اپنے ایک ہی کان یا ناک میں ایک سے زیادہ سوراخ کر کے اس میں زیور لٹکاتی ہوں، تاکہ اس سے زینت حاصل ہو، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کہ ایک سوراخ سے جو مقصود (حصولِ زینت) ہے، وہی ایک سے زیادہ سوراخوں سے مطلوب ہے۔ اور زینت کا انداز ہر علاقے والوں کا اپنا اپنا جداگانہ ہوتا ہے، کسی علاقے میں ناک میں نتھ دائیں طرف، کسی میں بائیں طرف اور بعض علاقوں میں دونوں طرف پہنی جاتی ہے، اسی طرح بعض علاقوں میں عورتیں کان میں ایک سوراخ کر کے اس میں بالی پہنتی ہیں اور بعض میں ایک سے زیادہ سوراخ کر کے زیادہ زیور لٹکاتی ہیں (جیسا کہ پاکستان کے بعض علاقوں کی عورتوں میں رائج ہے) اور اسے اُس علاقے میں غیر مہذب طریقہ شمار نہیں کیا جاتا، لہٰذا اس طرح عورتوں کا زینت کے لئے کان میں ایک سے زیادہ سوراخ کروانا یا ناک میں دونوں طرف سوراخ کروانا، جائز ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی30:

ہاتھی دانت سے بنے زیور پہننا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ خواتین کے لیے ہاتھی دانت سے بنے زیورات کا استعمال کرنا عند الشرع کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

خواتین کے لیے ہاتھی دانت سے بنے زیورات کا استعمال کرنا عند الشرع جائز ہے۔ احادیثِ مبارکہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھی دانت کی کنگھی استعمال کرنا ثابت ہے، اسی طرح کثیر کتب احادیث میں یہ روایت موجود ہے کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ کو اپنی شہزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہا کے لیے ہاتھی دانت کے کنگن خرید کر لانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

نیز اس کی فقہی توجیہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے مردار اشیاء کو حرام و نجس فرمایا ہے، اور بلا شبہ مردہ وہی چیز کہلاتی ہے، جس میں پہلے حیات ہو اور چونکہ جانوروں کے وہ اجزاء جن میں خون نہیں ہوتا (مثلاً: دانت، ہڈی، سینگ وغیرہ) ان میں حیات نہیں ہوتی لہٰذا ان پر مردار کا اطلاق بھی نہیں ہو سکتا۔ مزید یہ کہ مردار اشیاء کو بھی شریعتِ مطہرہ نے ان میں موجود بہنے والے

خون اور ناپاک رطوبتوں کے سبب نجس قرار دیا نہ کہ خود ان کی ذوات کی وجہ سے، جبکہ دانت اور ہڈی وغیرہ جیسے اجزاء میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں، لہٰذا ان کا حکم مردہ اجزاء والا نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 31:

عورت نامحرم سے کان چھدوا سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بالغہ عورت اپنے کان کسی غیر محرم سے چھدوا سکتی ہے؟ جبکہ وہ غیر محرم زیادہ عمر کا ہو۔ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے کان بھی اعضائے ستر میں داخل ہیں، اور اجنبی مرد کا بلاضرورتِ شرعیہ کسی بالغہ عورت یا مشتہاۃ (قابلِ شہوت) لڑکی کے اعضائے ستر کو دیکھنا یا اُن اعضاء کو چھونا سخت ناجائز و حرام ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کی شدید مذمت بیان ہوئی ہے۔ واضح ہوا کہ عورت کا بڑی عمر کے اجنبی مرد سے بھی کان چھدوانا بلاشبہ ناجائز و حرام ہے، اس صورت میں مرد و عورت دونوں ہی گنہگار ہوں گے اور اُن پر توبہ کرنا لازم ہوگا۔

نامحرمہ کو چھونے سے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان "المعجم

الکبیر "میں کچھ یوں مذکور ہے:"لان یطعن فی راس أحدکم بمخیط من حدید خیر له من أن یمس امراۃ لا تحل له "یعنی تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کا سُوا (بڑی سوئی) چبھو دیا جائے، یہ اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اُس کے لئے حلال نہ ہو۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 32:

حاملہ عورت کو زیب وزینت اور دوسرے شہر جانے سے روکنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں یہ رسم چلتی ہوئی آرہی ہے کہ جب کوئی عورت شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہوتی ہے، تو اسے سات ماہ تک اپنے شوہر کے لیے بھی زینت کرنے نہیں دیتے، یونہی ایک شہر سے دوسرے شہر کسی کام کے لیے حتی کہ خوشی، غمی کے مواقع پر بھی جانے نہیں دیتے۔ اس کی خلاف ورزی کو نحوست کا باعث سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اگر یہ عورت زینت کرے گی یا دوسرے شہر جائے گی، تو کوئی نہ کوئی قدرتی نقصان ہو گا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ نظریہ درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو زیب و زینت اختیار کرنے اور

---

1 ...۔(المعجم الکبیر للطبرانی، 20/211، حدیث:486- فتح القدیر علی الھدایۃ، 1/262- فتاویٰ رضویہ، 22/239، 240- بہارِ شریعت، 3/446 ملتقطاً)

دوسرے شہر جانے سے مطلقاً روکنا، وہ بھی اس فاسد گمان کی بنا پر کہ جائے گی، تو ضرور کوئی نہ کوئی قدرتی نقصان ہو گا، درست نہیں کہ یہ بد شگونی ہے اور اسلام میں بد شگونی جائز نہیں ہے۔

نیز عورت کا پردے کے شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ضرورتاً کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلنا جائز، بلکہ بعض صورتوں میں ضروری بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ حج کا سفر، جبکہ اس کے تمام شرائط متحقق ہوں، اسی طرح عورت کا اپنے شوہر کے لیے زیب و زینت اختیار کرنا بھی نہ صرف جائز، بلکہ ثوابِ عظیم کا باعث ہے اور ایسے امور بے سند تخیلات اور جاہلانہ رسومات کی وجہ سے منع نہیں ہو سکتے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو جائز زینت اور پردے اور ضروری شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے سفر کرنے سے محض ان غلط تصورات کی بنا پر روک دینا ہرگز درست نہیں ہے خاندان میں پائے جانے والے اس باطل نظریہ کو فوراً ختم کرنا ضروری ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 33:

چاندی کا کام کیے ہوئے جوتے عورت پہن سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورتوں کے لیے ایسے جوتے استعمال کرنا، جائز ہے جس میں چاندی کا کام کیا ہوا ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورتوں کے لئے سونا اور چاندی پہننا، مطلقاً جائز ہے، لہٰذا عورتوں کے لئے ایسے جوتے پہننا

بھی جائز ہے جن میں چاندی کا کام ہوا ہو۔

رد المحتار میں ہے:"لا بأس لهن بلبس الديباج والحرير والذهب والفضة واللؤلؤ"یعنی عورتوں کے لیے موٹا ریشم، باریک ریشم، سونا، چاندی اور موتی پہننا جائز ہے۔[1]

فتاویٰ تاتارخانیہ میں چاندی کے کام والے جوتے استعمال کرنے کے متعلق ہے:"سئل ابو حامد عن امرأة لها صندلة في موضع القدم عنها سمک متخذ من غزل الفضة وذلک الغزل مما يخلص، هل يجوز لها استعمال تلک الصندلة؟ فقال نعم"یعنی ابو حامد سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کے پاس تسموں والی جوتی ہے اس میں پاؤں رکھنے کی جگہ پر چاندی کے دھاگے سے بنی ہوئی، موٹی تہہ لگی ہے، یہ دھاگہ خالص چاندی کا ہے تو کیا عورت کے لیے اس جوتی کا استعمال حلال ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جائز ہے۔[2]

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ میں عورت کے لیے چاندی کی چپل پہننے کے بارے میں فرماتے ہیں:"سچے کام کا جوتا عورتوں کے لیے مطلقاً جائز اور مَردوں کے واسطے بشرطیکہ مغرق نہ ہو، نہ اس کی کوئی بُوٹی چار انگل سے زیادہ کی ہو۔"[3]

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

1...(ردالمحتار، 8/582)

2...(فتاویٰ تاتارخانیہ، 18/122)

3...(فتاویٰ رضویہ، 22/150)

فتوی34:

خواتین کا کالی یا کوئی اور مہندی سر پر لگانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت کالی مہندی یا کوئی اور مہندی سر کے بالوں پر لگا سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بالوں کو رنگنے کے متعلق عورت کے لیے بھی وہی حکم شرعی ہے جو مرد کے لیے ہے یعنی بالوں کو سیاہ کرنا خواہ بلیک کلر سے ہو یا کالی مہندی سے ہو، مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز وحرام ہے، البتہ مجاہد کو حالت جہاد میں بالوں میں کالا خضاب کرنا، جائز ہے۔ رہا بلیک کے علاوہ کوئی دوسرا کلر کرنا! تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرد وعورت دونوں کے لیے سفید بالوں کو مہندی سے رنگنا مستحب ہے اور مہندی میں کتم نامی گھاس کی پتیاں ملا کر گہرے سرخ رنگ کا خضاب زیادہ بہتر ہے اور زرد رنگ اس سے بھی بہتر ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی35:

عورت کا مسواک یا دندا سا استعمال کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے لئے

مِسواک کرنا سنت ہے یا نہیں؟ نیز اگر عورت دَنداسا یا کوئی اور چیز استعمال کرے تو اسے مِسواک کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عورت کے لئے مسواک کرنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنّت ہے، البتہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ بجائے مسواک کے دوسری نرم چیزیں، مثلاً مِسّی کے ذریعے دانت صاف کرے، کیونکہ عورتوں کے دانت مَردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں اور مسواک پر مُوَاظَبَت (ہمیشگی) ان کے دانتوں کو مزید کمزور کر دے گی اور مِسّی یا کسی پاؤڈر کے ذریعے دانت صاف کرتے وقت حصولِ ثواب کی نیت پائے جانے کی صورت میں مسواک کا ثواب بھی ملے گا کہ عورت کے لئے یہ چیزیں ثواب کے معاملے میں مسواک کے قائم مقام ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

سفر کے احکام

فتوی36:

عورت کا خالو یا نابالغ بھائی کے ساتھ سفر کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) کیا بالغہ عورت اپنے نابالغ بھائی جس کی عمر دس سال ہے اور وہ سمجھ دار بھی ہے، اس کے ساتھ سفر شرعی کر سکتی ہے؟

(2) کیا عورت اپنے خالو کے ساتھ سفر شرعی کر سکتی ہے، جبکہ خالو سے مزید کوئی نسبی یا رضاعی رشتہ نہ ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

(1) شریعتِ مطہرہ کے اصولوں کی روشنی میں عورت کے لئے تین دن (یعنی 92 کلومیٹر) کی راہ کے سفر میں شوہر یا عاقل بالغ یا کم از کم مُراہِق (قریبُ البلوغ) مَحرَم، قابلِ اعتماد غیر فاسق کا ساتھ ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز و حرام و سخت گناہ ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ (پوچھی گئی صورت) میں اس عورت کا اپنے دس سالہ بھائی کے ساتھ سفر شرعی کرنا ناجائز ہے کہ دس سالہ بچّہ نابالغ ہے مُراہِق بھی نہیں کہ مراہق کے لئے عُلَمائے کرام نے بارہ سال عمر بیان فرمائی ہے۔

(2) شریعتِ مطہرہ میں خالو کا حکم مثلِ اجنبی ہے، لہٰذا عورت اس کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 37:

کیا عورت 40 کلو میٹر کی مسافت پر بغیر محرم جاسکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت 35 سے 40 کلو میٹر کی مسافت پر کسی کام کی غرض سے بغیر محرم یا شوہر کے جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ظاہر الروایہ اور اصل مذہب کے مطابق عورت کے لئے صرف مسافتِ شرعی یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زائد سفر بغیر محرم یا شوہر کے کرنا، ناجائز وگناہ ہے، ایک دن یعنی تقریباً 30 کلو میٹر کے سفر کا یہ حکم نہیں۔ لیکن شیخین (امامِ اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ) سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ بغیر محرم یا شوہر عورت ایک دن کی مسافت پر بھی نہیں جا سکتی اور فقہائے کرام نے فساد زمانہ کی وجہ سے سداً للذرائع اس روایت پر بھی فتویٰ دیا ہے، لہٰذا اب عورت ایک دن کی مسافت پر بھی بغیر محرم یا شوہر سفر نہیں کر سکتی شرعاً منع ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی38:

عورت کا بالغ دیور کے ساتھ اپنے میکے جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کا میکہ شرعی مسافت کے سفر یعنی 92 کلو میٹر سے زائد پر ہے لیکن اسے کوئی میکے لے جانے والا یا میکے سے سسرال لانے والا نہیں ہے تو کیا وہ اپنے بالغ دیور کے ساتھ سسرال یا میکے آجا سکتی ہے، جبکہ بچے بھی اس کے ساتھ ہوتے ہیں، بچہ پانچ سال کا اور بچی چھ سال کی ہے اور پبلک ٹرانسپورٹ پر جانا آنا ہوتا ہے؟ کیونکہ شوہر کام پر مصروف ہوتا ہے اور والد بوڑھا ہے۔ اور کوئی محرم بھی موجود نہیں ہوتا، اس بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

شرعی طور پر کسی بھی بوڑھی یا جوان عورت کے لیے اُس وقت تک مسافتِ شرعی (92 کلو میٹر) کی مقدار سفر کرنا ناجائز و حرام ہے، جب تک اس کے ساتھ شوہر یا قابلِ اطمینان، عاقل، بالغ (مُراہِق یعنی جو بالغ ہونے کے قریب ہو، وہ اس معاملہ میں بالغ ہی کے حکم میں ہے) محرم نہ ہو، جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ سفر خواہ کسی بھی غرض سے ہو۔ اور دیور بھابھی ایک دوسرے کے غیر محرم و اجنبی ہیں اور ان کا آپس میں پردہ فرض ہے۔ بلکہ عام لوگوں سے دیور جیٹھ کے احکام زیادہ سخت ہیں۔ لہٰذا مذکورہ عورت میکے و سسرال آنے جانے کا سفر دیور کے ساتھ نہیں کر سکتی کہ وہ بھی غیر محرم ہے۔ اگر کرے گی تو قدم قدم پر اس کے نامۂ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا نیز مَعَاذَ اللہ اگر دیور سے بے پردگی کا سلسلہ بھی ہوا تو اس کا گناہ الگ

ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتویٰ39:

اسٹڈی ٹور کے لیے شرعی مسافت تک بغیر محرم جانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں حیدر آباد یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں۔ ہماری یونیورسٹی سے ہر سال پاکستان کے کسی نہ کسی علاقے میں مختلف مقاصد (تفریح، گروپ ٹاسک، تاریخی مقامات کی معلومات، تخلیقی صلاحیتوں کا نکھار) کے تحت اسٹڈی ٹور (Study Tour) جاتے رہتے ہیں۔ اس سال ہماری یونیورسٹی کا حیدر آباد سے کراچی (جو کہ شرعی مسافت پر ہے) اسٹڈی ٹور جارہا ہے۔ اس ٹور میں صرف اسٹوڈنٹس (لڑکے، لڑکیاں) اور اساتذہ ہی جا سکتے ہیں، گھر کے کسی فرد محرم وغیرہ کو ساتھ لے کر جانے کی اجازت نہیں ہوتی، لیکن یونیورسٹی انتظامیہ کا کہنا ہے جو اسٹوڈنٹس ہمارے ساتھ جائیں گی ان کی مکمل دیکھ بھال کی ذمہ داری انتظامیہ کی ہو گی۔ تو رہنمائی فرمائیں کہ کیا میں دیگر اسٹوڈنٹس اور انتظامیہ کے ساتھ اسٹڈی ٹور پر جاسکتی ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دریافت کردہ صورت میں آپ کا دیگر اسٹوڈنٹس اور یونیورسٹی انتظامیہ کے ساتھ اسٹڈی ٹور (Study Tour) پر جانا، جائز نہیں۔ کیونکہ اسٹڈی ٹور پر جانے کے لئے آپ کو حیدر آباد سے کراچی

تک کا شرعی سفر کرنا پڑے گا، حالانکہ عورت کا شوہر یا مَحرَم کے بغیر تین دن یعنی 92 کلو میٹر کی راہ کا سفر ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ نیز ہماری پیاری شریعت میں تو عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر حج یا عمرے جیسے مقدس سفر پر جانے کی اجازت نہیں، تو اسٹڈی ٹور پر جانے کی اجازت کیسے ہو گی؟

نیز اس طرح کے اسٹڈی ٹور میں عموماً مزید قباحتیں بھی پائی جاتی ہیں، مثلاً نوجوان مرد و عورت اکٹھے جاتے ہیں، تو راستے میں یا وہاں پہنچ کر لڑکے لڑکیاں آپس میں ہنسی مذاق کرتے ہیں اور اکٹھے تصاویر وغیرہ بناتے ہیں، حالانکہ اجنبی مرد و عورت کا آپس میں ہنسی مذاق کرنا، بے تکلفی کے ساتھ میل جول رکھنا، نامحرم مرد و عورت کا بے پردگی کی حالت میں ایک دوسرے کے سامنے آنا اور ایک دوسرے کی تصاویر بنانا، سخت ناجائز و گناہ اور حرام ہے کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام شرم و حیا کا درس دیتا ہے، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "الحیاء من الایمان" یعنی حیا ایمان سے ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 40:

کس صورت میں عورت کا میکا وطنِ اصلی نہیں رہتا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت حیدر آباد کی رہنے والی ہے، اس کی شادی کراچی میں ہوئی ہے اور حیدر آباد سے مستقل طور پر رہائش ختم کر کے شوہر کے ساتھ کراچی میں رہنے لگ گئی ہے۔ جب وہ عورت چار پانچ دن کے لئے

---

1 ...(ترمذی، 3/406، حدیث: 2016)

اپنے میکے (حیدر آباد) جائے گی، تو وہاں نماز مکمل پڑھے گی یا قصر کرے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں وہ عورت جب اپنے شہر حیدر آباد سے رہائش ختم کر کے مستقل طور پر شوہر کے ساتھ کراچی میں رہنے لگ گئی ہے، تو حیدر آباد اس کا وطنِ اصلی نہیں رہا، لہٰذا جب وہ پندرہ دن رات سے کم کے لئے میکے آئے گی، تو نماز میں قصر کرتے ہوئے چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت فرض پڑھے گی، کیونکہ عورت اگر شادی کے بعد شوہر کے شہر میں رہنے لگ جائے اور میکے میں رہائش کو مستقل طور پر ختم کر دے، تو عورت کا میکا اس کا وطنِ اصلی نہیں رہتا۔ اس صورت میں شوہر کے شہر اور میکے کے درمیان اگر مسافتِ شرعی یعنی کم از کم 92 کلو میٹر کا فاصلہ ہو اور عورت پندرہ دن رات سے کم کی نیت سے اپنے میکے آئے، تو اس کے لئے چار رکعت فرض نماز میں قصر کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

نکاح و مہر کے احکام

فتوی 41:

ماں کے خالہ زاد بھائی سے نکاح ہو سکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا نکاح میری امی کے خالہ زاد بھائی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ کا نکاح آپ کی والدہ کے خالہ زاد بھائی سے ہو سکتا ہے، جبکہ نکاح سے ممانعت کا کوئی سبب جیسے رضاعت و حرمتِ مُصاہرت وغیرہ موجود نہ ہو، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے خالہ زاد بھائی کے لیے خالہ کی بیٹی کی بیٹی ہوئیں اور یہ ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ کس سے نکاح جائز ہے کس سے نہیں اس حوالہ سے ضابطہ کُلیہ یہ ہے کہ: اپنی فرع یعنی بیٹی، پوتی، نواسی چاہے کتنی ہی بعید (دور) ہو، یونہی اپنی اصل یعنی ماں، دادی، نانی چاہے کتنی ہی بلند ہو ان سے نکاح مطلقاً حرام ہے۔ اپنی اصلِ قریب کی فرع جیسے ماں اور باپ کی اولاد یا ماں باپ کی اولاد کی اولاد چاہے کتنی ہی بعید ہو اس سے نکاح حرام ہے۔ اپنی اصلِ بعید کی فرع قریب جیسے دادا، پردادا، نانا، دادی، نانی، پرنانی کی بیٹیاں ان سے نکاح حرام ہے۔ اپنی اصلِ بعید کی فرع بعید جیسے دادا، پردادا، نانا، دادی، نانی، پرنانی کی پوتیاں نواسیاں جو اپنی اصلِ قریب کی

فرع نہ ہوں، ان سے نکاح جائز ہے۔اس ضابطہ کے مطابق آپ اپنی والدہ کے خالہ زاد بھائی کے لیے اس کی اصلِ بعید یعنی نانی کی فرع بعید یعنی پَر نواسی کہلائیں گی، لہٰذا آپ کا اس سے نکاح درست ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 42:

کیا فوت ہونے والی عورت کا نکاح ختم ہو جاتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا یہ درست ہے کہ عورت جب مرتی ہے، تو اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے خاوند اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کفن پہننے سے پہلے چہرہ دیکھ سکتا ہے بعد میں نہیں دیکھ سکتا۔ تو ان میں سے کیا درست ہے؟ نیز اگر خاوند مرے تو پھر نکاح کیوں ختم نہیں ہوتا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ عورت کے مرتے ہی اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اب یہ شوہر بھی اپنی فوت شدہ بیوی کے جسم کو بلا حائل ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ہاں شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کا چہرہ کفن سے پہلے بھی دیکھ سکتا ہے اور کفن کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے، حتی کہ قبر میں رکھنے کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے اور کسی اجنبی شخص کو فوت شدہ عورت کا چہرہ دیکھنا بھی منع ہے۔ یاد رہے کہ جب شوہر فوت ہو تو عورت کا نکاح فوری اس وجہ سے ختم نہیں ہوتا کہ عورت

ابھی اس نکاح کی عدت میں ہوتی ہے اور جب تک عدت ختم نہ ہو اس وقت تک نکاح بھی باقی رہتا ہے۔اسی وجہ سے عدت کے اندر عورت کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 43:

بیوہ چچی سے نکاح کا شرعی حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چچا کے فوت ہونے پر عدت کے بعد چچی سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

قوانین شرعیہ کے مطابق چچی محرمات یعنی جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان میں شامل نہیں ہے، لہٰذا حرمت کی کوئی اور وجہ مثلاً رضاعت یا مصاہرت وغیرہ نہ ہو، تو چچا کے فوت ہونے پر عدت کے بعد چچی سے نکاح ہو سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح	کتبـــــــــــــــــــــــہ
مفتی فضیل رضا عطاری	المتخصص فی الفقہ الاسلامی
	ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی 44:

شوہر کی وفات کے بعد دیور سے شادی کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت

کے چار بچے ہیں اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور انتقال کی عدت بھی ختم ہو چکی ہے، تو کیا اس صورت میں اس عورت کا نکاح شوہر کے چھوٹے بھائی یعنی اپنے دیور سے ہو سکتا ہے، جبکہ اس عورت کی سب سے بڑی لڑکی اور اُس کے دیور کی عمر میں فقط چار سال کا ہی فرق ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں اس عورت کا اپنے دیور سے نکاح کرنا، جائز ہے جبکہ ممانعت کی کوئی اور وجہ نہ ہو، کیونکہ قرآن عظیم میں محرمات یعنی جن عورتوں سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے ان کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے اور بھابھی ان محرمات میں سے نہیں۔ نیز دیور کا اپنی بھابھی سے عمر میں کافی چھوٹا ہونا بھی کوئی وجہِ ممانعت نہیں۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 45:

عورت کو مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عقدِ نکاح میں مہر بیان کر دیا جائے، مگر فوراً ادا نہ کیا جائے اور نہ ہی دینے کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے، تو عورت کو اس مہر کے مطالبے کا اختیار کب ہو گا؟

---

1 ...(فتاوی رضویہ، 11/290- فتاوی فیض الرسول، 1/578)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب بوقتِ نکاح مہر فوراً نہ دیا جائے اور نہ ہی بعد میں دینے کی کوئی تاریخ مقرر کی جائے، تو شرعاً اس کی مدت موت یا طلاق قرار پاتی ہے، لہٰذا جب تک شوہر کی وفات یا عورت کو طلاق واقع نہ ہو، تب تک عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی، کیونکہ ایسی صورت میں مہر کے مطالبے کا دارومدار عُرف پر ہوتا ہے اور پاک وہند میں عُرف یہی ہے کہ مہر کی مدت مقرر نہ ہو، تو طلاق یا شوہر کی وفات تک اس کو مؤخر سمجھا جاتا ہے، لہٰذا طلاق یا شوہر کی وفات ہونے کی صورت میں ہی عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ عورت کی موت کی صورت میں بھی مہر کی ادائیگی فوراً لازم ہو جاتی ہے اور اب اس کے حق دار ورثاء ہوں گے، اگرچہ ورثاء میں خود شوہر بھی شامل ہوتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ 46:

شوہر حق مہر کی معافی قبول نہ کرے تو وہ بدستور لازم رہتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوی اپنے شوہر کو حق مہر میں ادا کی جانے والی رقم معاف کر دے، مگر شوہر انکار کر دے اور کہے کہ جب رقم آئے گی تو میں حق مہر ضرور ادا کروں گا؟ تو کیا اس صورت میں شرعاً شوہر پر حق مہر کا ادا کرنا لازم رہے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت اپنی رضا مندی و خوشی سے اپنا حق مہر معاف کر دے تو وہ معاف ہو جاتا ہے بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کیا ہو، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں شوہر چونکہ حق مہر کی معافی سے انکار کر رہا ہے، تو اس صورت میں حق مہر معاف نہیں ہو گا، بلکہ شوہر کے ذمے اُس کی ادائیگی لازم رہے گی۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

1 ...(ردالمحتار مع الدر المختار، 4/240 ملتقطاً-البحر الرائق شرح کنز الدقائق، 3/161-بہارِ شریعت، 2/68)

طلاق وعدت کے احکام

فتوی47:

عورت کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت یا اس کے گھر والے بلاوجہِ شرعی خلع[1] کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت یا اس کے گھر والوں کا بلا وجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بلاوجہ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں ایسی عورت کو منافقہ فرمایا اور جو بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکائے، اس کے بارے میں فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ایما امرأة سألت زوجها طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیها رائحة الجنة" ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذرِ معقول کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں "ایما امرأة اختلعت من زوجها من غیر باس لم ترح رائحة الجنة" ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذر معقول کے خلع (کا مطالبہ) کرے، تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے

---

1 ....مال کے بدلے میں نکاح ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/194)

گی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”المختلعات ھن المنافقات“ ترجمہ: یعنی (بغیر کسی عذر کے) خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقہ ہیں۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجھا“ ترجمہ: جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔[2]

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”اگر طلاق مانگے گی منافقہ ہوگی۔ جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر ابھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔“[3]

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک استفتا کے جواب میں رقم فرماتے ہیں: ”عورت کا طلاق طلب کرنا اگر بغیر ضرورت شرعیہ ہو تو حرام ہے جب شوہر حقوقِ زوجیت تمام و کمال ادا کرتا ہے تو جو لوگ طلاق پر مجبور کرتے ہیں، وہ گنہگار ہیں۔“[4]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

1...(ترمذی، 2/402، حدیث: 1192، 1191، 1190)

2...(ابوداؤد، 2/369، حدیث: 2175)

3...(فتاوی رضویہ، 22/217)

4...(فتاویٰ امجدیہ، 2/164)

فتوی48:

خلع میں حق مہر سے زائد مال لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کی بیوی ہندہ بلا اجازتِ شرعی زید سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے۔ زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو خلع دینے کے بدلے شادی میں کیے گئے خرچ کو ہندہ سے لے، زید کا یہ لینا درست ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ خرچ اس کو دیئے ہوئے حق مہر سے زائد ہے اور زید کی طرف سے ہندہ پر زیادتی نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

شرعی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے مہر یا دیگر مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے، اس میں عورت کا قبول کرنا بھی شرط ہے، اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے، اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

لہٰذا اگر سائل اپنے قول میں سچا ہے، تو زید نے جتنا حق مہر میں مال دیا ہے، اتنا مال لے سکتا ہے، اس سے زائد لینا مکروہ ہے، البتہ اگر زائد لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلاوجہِ شرعی عورت کا شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی49:

تین طلاق کے بعد عورت عدت کہاں گزارے گی؟

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ تین طلاقیں واقع ہونے کے بعد عورت عدت کہاں گزارے گی؟ عدت شوہر کے گھر گزارنالازم ہے؟ یااپنے والدین کے گھر بھی گزار سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

طلاق یا وفات کی عدت میں عورت پر اپنے شوہر کے گھر پر عدت گزارنا واجب ہے۔ بلااجازتِ شرعی شوہر کا گھر چھوڑ کر اپنے والدین کے گھر یا کسی اور جگہ عدت نہیں گزار سکتی، ہاں شوہر زبردستی نکال دے، تو اور بات ہے مجبوراًوالدین وغیرہ کے گھر عدت پوری کرنی ہوگی۔ یاد رہے کہ ایک یا دو طلاقِ بائن یا تین طلاقِ مغلّظہ کی صورت میں یہ عورت اپنے شوہر کے لیے اجنبیہ ہوجائے گی اور دورانِ عدت بھی شوہر سے پردہ کرنا شرعاًلازم ہوگا۔ اگرایک مکان میں رہ کر پردہ کرنا، ممکن نہ ہو تو بہتر ہے کہ عدت ختم ہونے تک شوہر دوسری جگہ رہائش اختیار کرے اور عورت کواسی گھر میں عدت گزارنے دے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضاعطاری

فتوی50:

دو بیویاں ہوں تو شوہر کے انتقال کے بعد دونوں عدت کہاں گزاریں؟

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے

دو شادیاں کی تھیں، دونوں بیویوں کو اس نے الگ الگ گھر لے کے دیا ہوا تھا، دونوں بیویاں اپنے بچوں کے ساتھ اسی الگ الگ گھر میں ہی رہتی تھیں، البتہ شوہر دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا۔ اب شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، تو پہلی بیوی چاہتی ہے کہ چونکہ میرا شوہر دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا، لہٰذا دوسری بیوی کے گھر جا کر عدت گزارے، کیا اس کی اجازت ہو گی یا نہیں؟ دونوں کا گھر زیادہ دور نہیں ہے، اور کوئی جھگڑا بھی نہیں ہے، دوسری بیوی بھی اس بات پر راضی ہے کہ پہلی بیوی اس کے گھر میں آ کر عدت گزارے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں ہر بیوی اسی گھر میں عدت گزارے گی جو گھر شوہر نے اسے رہائش کے لیے دیا ہوا تھا۔ شوہر اگرچہ دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا، مگر اس نے پہلی بیوی کو رہائش کے لیے الگ گھر لے کے دیا تھا، تو پہلی بیوی اپنی رہائش والے گھر میں ہی عدت گزارے گی، دوسری بیوی کے گھر میں جا کر عدت گزارنے کی اجازت نہیں ہے، شرعاً یہ اس کے لیے ناجائز و گناہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ آپ نکلیں، مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔“[1]

اس آیت کی تفسیر میں تفسیرات احمدیہ میں ہے: ﴿مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ﴾ کے لفظ میں صراحت ہے کہ یہاں عورتوں کے گھروں سے مراد وہ گھر ہیں جس میں ان عورتوں کی رہائش ہو، لہٰذا اس آیت کی وجہ سے

---

1 ...(پ28، الطلاق:1)

عورت پر لازم ہے کہ طلاق یا شوہر کی موت کے وقت، عدت اسی گھر میں گزارے گی جو گھر عورت کی رہائش کی وجہ سے عورت کی طرف منسوب ہو۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد فراز عطاری

فتوی 51:

شوہر اپنے گھر میں عدت نہ گزارنے دے تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اسے اس کے میکے چھوڑ آنے کا کہا، اپنے گھر رکنے نہیں دیا، تو اس کی بیوی دو دن نیچے دیور کے گھر پر رہی۔ اس کے بعد بیوی کے گھر والے اسے اپنے ساتھ لے گئے کیونکہ شوہر اسے دورانِ عدت اپنے گھر رہنے نہیں دے رہا۔ اس صورت میں عدت کا خرچہ شوہر پر لازم ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت کی عدت کا خرچہ اس کے شوہر پر لازم ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ طلاق والی عورت کے لئے عدت شوہر کے گھر پر گزارنا لازم ہے اور جب وہ شوہر کے گھر پر عدت گزارے، تو اس کا نفقہ یعنی خرچہ شوہر پر لازم ہوتا ہے۔ لیکن

---

1 ...(تفسیرات احمدیہ، ص496)

اگر عدت میکے میں یا کہیں اور گزارے، تو جب تک شوہر کے گھر لوٹ کر نہیں آتی، اس وقت تک وہ ناشزہ یعنی نافرمان کہلاتی ہے اور شوہر سے عدت کا خرچ لینے کی حق دار نہیں ہوتی۔ البتہ اگر شوہر ہی اسے گھر سے نکال دے اور اپنے گھر عدت گزارنے نہ دے، جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر کسی اور جگہ عدت گزارے، تو اس صورت میں وہ نافرمان نہیں ہوتی اور شوہر پر اس کی عدت کا خرچہ بدستور لازم رہتا ہے اور اسے نکالنے کی وجہ سے شوہر گناہ گار بھی ہوتا ہے کیونکہ طلاق والی عورت جب تک عدت میں ہو، تو شوہر پر واجب ہے کہ اسے اس مکان میں رہنے دے، جس میں عورت طلاق سے پہلے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔

یاد رہے کہ تین طلاقوں کے بعد عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور اب اس سے پردے کے وہی احکام ہیں، جو ایک اجنبی عورت سے پردہ کرنے کے ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 52:

کیا بیوہ میکے میں عدت گزار سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی میت کو اس کے آبائی گاؤں لے جایا گیا جو کہ اس کے گھر سے تقریباً 20 کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے اور وہیں زید کا سسرال بھی ہے، تو زید کی بیوہ بھی دورانِ عدت میت کے ساتھ ہی چلی گئی، اب زید کی بیوہ اپنی بقیہ عدت میکے میں ہی پوری کرنا چاہتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا زید کی بیوہ میکے میں اپنی عدت پوری کر سکتی ہے؟ اس میں شرعاً کوئی حرج تو نہیں۔ یاد رہے کہ وقتِ انتقال شوہر کا

ایک ہی مکان تھا جہاں وہ گھر والوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ البتہ آبائی گاؤں میں بھی اس کا ایک مکان تھا جسے اس نے پندرہ سال پہلے فروخت کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شوہر نے جس مکان میں بیوی کو رکھا ہوا تھا اس کے انتقال پر اسی مکان میں عدت گزارنا اس پر واجب ہوتا ہے۔ بلاضرورتِ شرعیہ اس مکان سے نکلنا اور کسی دوسرے مکان میں عدت کے لیے جانا ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کی بیوہ دورانِ عدت بلاضرورتِ شرعیہ شوہر کے مکان سے نکلنے کے سبب گنہگار ہوئی اس گناہ سے توبہ کرے اور اپنی بقیہ عدت شوہر کے مکان میں ہی پوری کرے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 53:

عدت میں عورت کا بِلا عذر گھر سے نکلنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہندہ کا شوہر فوت ہوا، ہندہ دورانِ عدت کپڑے وغیرہ کی شاپنگ کے لئے گھر سے نکل جاتی ہے، حالانکہ ہندہ کو کپڑے خریدنے کی حاجت نہیں ہے اور زینت بھی اختیار کرتی ہے، ہندہ کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ ہندہ ابھی عدت میں ہے اور اس کے پاس عدت گزارنے کے لئے کافی مال موجود ہے۔

---

1 ...(فتاوٰی عالمگیری، 1/535، فتاوٰی رضویہ، 13/330، فتاوٰی امجدیہ، 2/285)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ صورت میں ہندہ کا دورانِ عدت گھر سے نکلنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے گھر سے نکلنے کی بعض صورتوں میں اجازت دی ہے اور ہندہ کا نکلنا بِلا اجازتِ شرعی ہے اور اسی طرح دورانِ عدت اس کا زینت اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ دورانِ عدت سوگ کا حکم ہے اور زینت سوگ کے منافی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 54:

دورانِ عدت نوکری پر جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے کر اپنے گھر سے نکال دیا ہے اور وہ اپنے والد کے گھر عدت گزار رہی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ عدت میں نوکری کرنے کے لئے جاسکتی ہے؟ جبکہ ہندہ کا والد اس کا خرچہ برداشت کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی قوانین کی رو سے عورت کو طلاق سے قبل جس مکان میں شوہر نے رہائش دی ہو، اسی میں عدت گزارنا واجب اور بغیر ضرورت شرعیہ اس گھر سے نکلنا حرام ہے، نیز عدت کے ختم

ہونے تک سکونت اور نفقہ شوہر کے ذمے لازم ہے، اور اگر کسی ضرورت شرعی کی وجہ سے وہ عورت دوسرے مکان میں منتقل ہو جائے، تو عدت کے معاملے میں اس مکان کے بھی وہی احکام ہوتے ہیں جو پہلے مکان کے تھے۔ بیان کی گئی صورت میں ہندہ پر اولاً شوہر کے گھر میں ہی عدت گزارنا لازم تھا، لیکن جب اسے شوہر نے گھر سے نکال دیا اور یہ اپنے والد کے گھر منتقل ہو گئی تو اب والد کے گھر کا عدت کے معاملے میں وہی حکم ہے جو شوہر کے گھر کا تھا یعنی بغیر ضرورت شرعیہ اس گھر سے نکلنا جائز نہیں اور جب ہندہ کا والد اس کا خرچہ اٹھا رہا ہے تو اس کا نوکری کے لئے گھر سے نکلنا ضرورت شرعیہ نہیں ہے، لہٰذا ہندہ کا عدت کے دوران نوکری کے لئے جانا، جائز نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 55:

کیا عدتِ وفات والی خاتون ایک ہی کمرے میں رہے گی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عدتِ وفات گزارنے والی خاتون کیا گھر کے مختلف کمروں میں جاسکتی ہے؟ نیز کیا صحن میں بھی اس کا آنا ٹھیک ہے یا نہیں؟ لوگوں سے سُنا ہے کہ ایک کمرے سے دوسرے میں بھی نہیں جاسکتی اور نہ ہی صحن میں آسکتی ہے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حکمِ شریعت یہ ہے کہ عدت گزارنے والی خاتون پر لازم ہے کہ شوہر کے اسی گھر میں عدت

گزارے اور گھر تمام کا تمام ایک ہی مکان کہلاتا ہے، لہٰذا اس کے مختلف کمرے، صحن یہ سب مل کر ایک ہی جگہ ہے، تو ایسی خاتون اس گھر کے تمام کمروں میں بھی جاسکتی ہے اور صحن میں بھی پردے کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھ سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں البتہ اگر مکان کا کچھ حصہ شوہر کا ہو اور بقیہ حصہ کسی اور کی ملکیت ہے، جیسے بعض اوقات ایک بڑا مکان بھائیوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے، لیکن پھر اسے باقاعدہ حد بندی کرکے تقسیم کر دیا جاتا ہے، تو ایسی صورت میں عدت والی عورت کو شوہر والے حصے میں ہی جانے کی اجازت ہوگی بقیہ حصہ میں نہیں، اور کسی گھر میں متعدد پورشن ہوں جیسے فلیٹوں میں ہوتا ہے تو صرف شوہر والے پورشن پر ہی رہائش رکھ سکتی ہے، دوسری جگہ پر نہیں، نیز اگر صحن بھی مشترکہ ہے، جیسے کئی مکانوں پر مشتمل کوئی اپارٹمنٹ ہو جس کا صحن ایک ہی ہو، تو اس مشترکہ صحن میں بھی آنے کی اجازت نہ ہوگی، کیونکہ اب اس صحن کی حیثیت ایک راستے کی طرح ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی 56:

عدت کے دوران ڈاکٹر کو چیک کرانے گھر سے باہر جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ میری عدت کب تک ہوگی جبکہ میں حمل سے ہوں اور عدت کے دوران ڈاکٹر کو چیک کرانے کے لئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شوہر کی وفات کی صورت میں عورت اگر حاملہ ہو، تو اس کی عدت وضعِ حَمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہے۔ لہٰذا آپ کی عدت وضعِ حمل تک ہے، جب بچے کی پیدائش ہو جائے، تو آپ کی عدت ختم ہو جائے گی۔ نیز دورانِ عدت عورت کو بلاضرورتِ شرعیہ گھر سے باہر نکلنا حرام ہے لہٰذا عدت کے دوران عورت اگر بیمار ہو جائے اور ڈاکٹر کو گھر بلا کر چیک کرانا، ممکن ہو تو باہر لے جانا جائز ہے۔ ہاں ڈاکٹر گھر آکر چیک نہیں کرتا یا ضرورت ایسی ہے کہ گھر میں پوری نہیں ہو سکتی تو پردے کا خیال رکھتے ہوئے ڈاکٹر کو چیک کروانے کے لیے لے جانا، جائز ہے کہ یہ نکلنا ضرورتِ شرعی کی بنا پر ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح	کتبـــــــــــــــــــــــہ
مفتی فضیل رضا عطاری	المتخصص فی الفقہ الاسلامی
	ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی 57:

عدتِ وفات میں سفید کپڑے پہننے اور دورانِ عدت کنگھی کرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) ہمارے خاندان میں رائج ہے کہ عورت عدتِ وفات میں صرف سفید کپڑے پہنتی ہے، کیا واقعی عورت کے لیے صرف سفید کپڑے پہننے کا حکم ہے؟

(2) عدت میں کنگھی کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1)عدت والی کے لیے صرف سفید کپڑے پہننا ضروری نہیں، دوسرے رنگ کے کپڑے بھی پہن سکتی ہے، مگر سُرخ وغیرہ وہ رنگ جو زینت کے طور پر پہنے جاتے ہیں، ان سے بچنا واجب ہے نیز کسی بھی رنگ کے نئے کپڑے نہیں پہن سکتی۔[1]

(2)عدت میں کنگھی کرنا، جائز نہیں، البتہ اگر کوئی عذر مثلاً: سر میں درد ہو، تو زینت کی نیت کے بغیر کنگھی کرنے کی اجازت ہے، مگر جس طرف موٹے دندانے ہیں، اس طرف سے کنگھی کرے، باریک دندانوں والی سائیڈ سے کنگھی نہیں کر سکتی۔[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی58:

حاملہ عورت کو طلاق ہوئی، تو اس کی عدت کتنی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو، تو اس کی عدت کیا ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو اس کی عدت بچے کی پیدائش ہے، جب بچہ پیدا

1...(فتاوٰی عالمگیری، 1/533، ملتقطا)

2...(ردالمحتار، 5/222، فتاوٰی رضویہ، 13/331، بہار شریعت، 2/242 ماخوذاً)

ہو جائے گا، تو اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

فتوی 59:

عدت میں عورت کا اپنے میکے جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت طلاقِ مغلظہ کی عدت میں ہے، اس کے والد کا انتقال ہوا، اس کا چالیسواں ہے، کیا وہ دوسرے شہر والد کے چالیسویں میں شرکت کے لیے جاسکتی ہے، نیز کیا وہ عید گزارنے کے لیے اپنے شوہر کے گھر سے نکل سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورتِ مذکورہ میں عورت کے لیے دورانِ عدت والد کے چالیسویں میں شرکت کے لئے یا عید اپنے والدین کے گھر گزارنے کے لیے شوہر کے گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے کہ طلاق سے قبل شوہر نے جس مکان میں عورت کو رہائش دی، اس پر تا ختمِ عدت اسی مکان میں رہنا واجب ہے، سوائے یہ کہ کوئی عذرِ شرعی ہو جبکہ چالیسویں کے لیے جانا اور عید والدین کے ساتھ گزارنا کوئی شرعی عذر نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی60:

عدت کے دوران عورت کا زیورات پہننا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ تین طلاقوں کی عدت میں عورت کا ناک میں لونگ اور کانوں میں بالیاں پہننا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تین طلاقوں کی عدت کے دوران عورت کے لیے ہر قسم کا زیور پہننا منع ہے کہ اس عدت میں عورت پر سوگ منانا واجب ہوتا ہے اور سوگ کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہر قسم کے زیورات، لونگ، بالیاں، انگوٹھی، چھلّے، چوڑیاں، سرمہ، خوشبو، تیل اگرچہ بغیر خوشبو والا ہو، کنگھی الغرض ہر طرح کی زینت ترک کر دے، البتہ عذر کی وجہ سے ان میں سے بعض کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ جیسے تیل نہ لگانے اور کنگھی نہ کرنے سے سر درد کرتا ہو، تو اس کی اجازت ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی61:

عدت والی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تو وہ کیا کرے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے، انتقال کے وقت ان کی بیوی حاملہ تھی۔ انتقال کے بیس دن بعد حمل ساقط ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عدت مکمل ہو گئی ہے یا چار ماہ دس دن مکمل کرنے ہوں گے؟

نوٹ: ساقط ہونے والے حمل کے اعضاء بن چکے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حاملہ عورت کی عدت وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہوتی ہے اور حمل ساقط ہونے کی صورت میں پورے یا بعض اعضاء بن چکے ہوں، تو یہ بھی وضع حمل شمار ہوتا ہے اور عدت مکمل ہو جانے کا حکم دیا جاتا ہے، لہٰذا صورتِ مستفسرہ میں واقعی اگر حمل کے اعضاء بن چکے تھے، تو حمل ساقط ہوتے ہی عدت مکمل ہو گئی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 62:

عورت کا عدت میں پردے کا اہتمام کتنا ضروری ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے، تو اسے اپنی عدت کے دوران کن لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور کن سے نہیں؟ نیز اس دوران بھتیجوں بھانجوں یعنی سگے بھائی اور بہنوں کے بچوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اسی طرح داماد سے پردہ ہے یا نہیں؟ بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ عدتِ وفات میں آسمان سے بھی پردہ ہے، کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بعض لوگ بر بنائے جہالت یہ سمجھتے ہیں کہ عدت میں پردہ کے کوئی خصوصی احکام ہوتے

ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ دراصل شریعت میں عورت کے لئے جن مَردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے ان سے ہر حال میں پردہ کرنا ہے۔ عورت عدت میں ہو یا نہ ہو۔ اور جن مَردوں سے پردہ کا حکم نہیں ہے ان سے عدت میں بھی پردہ نہیں۔ یعنی عدت سے پردے کے سابقہ احکامات بدلتے نہیں ہیں، بلکہ وہی رہتے ہیں۔

کن سے پردہ کرنا ہے اور کن سے نہیں اس حوالہ سے شرعی اصول یہ ہے کہ:

(1) غیر محرم یعنی اجنبی مرد، مثلاً دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، بہنوئی وغیرہ سے پردہ ہر حال میں واجب ہے، چاہے عورت عدت میں ہو یا عام حالت میں ہو۔

(2) محارم نسبی یعنی بھائی، بیٹا، چچا، ماموں اور والد وغیرہ سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر ان سے پردہ کرے گی، تو گنہگار ہو گی۔

(3) صہری محارم یعنی سسرالی رشتے سے جو محارم ہیں جیسے سسر وغیرہ یونہی رضاعی محارم جیسے رضاعی بھائی اور رضاعی والد وغیرہ سے پردہ کرنا واجب نہیں، پردہ کرے، تو بھی جائز ہے، نہ کرے، تو بھی جائز ہے، البتہ جوانی کی حالت میں پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔ اور مظنہ فتنہ یعنی فتنہ کا ظنّ غالب ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں پوچھی گئی صورت کا جواب واضح ہے وہ یوں کہ بھتیجے اور بھانجے چونکہ نسبی محارم میں داخل ہیں، اس لئے ان سے عدت کے دوران پردہ نہ کرنا واجب ہے یعنی کرے گی تو گنہگار ہو گی۔ اور داماد چونکہ سسرالی رشتے کے اعتبار سے محرم ہے اس لئے اس سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں ہی جائز ہے، البتہ ساس کے جوان ہونے کی حالت میں پردہ کرنا مناسب و بہتر ہے اور اگر فتنہ کا غالب گمان ہو، تو پردہ کرنا واجب ہو گا۔ یہ حکم بھی مطلقاً ہے عدت کے ساتھ

ہی خاص نہیں ہے۔ اور شریعت میں آسمان سے پردے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ لہٰذا عدت میں عورت اپنے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے مکان کے کھلے حصے یعنی صحن وغیرہ میں آسکتی ہے، اس کو دیکھ بھی سکتی ہے، ہاں اس صورت میں جن مَردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، ان سے بے پردگی نہ ہو اس بات کا ضرور دھیان رکھا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 63:

عورت کی عدت کا ایک اہم مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک لڑکی کی عمر 28 سال ہے، اسے اب 24 نومبر کو شوہر نے طلاق دیدی ہے۔ 7 مہینے پہلے اس کے ہاں ولادت ہوئی تھی اور ولادت کے بعد 40 روز تک نفاس کا خون رہا، پھر پاک ہونے سے لے کر آج تک دوبارہ حیض کا خون نہیں آیا، اب اس کی عدت کتنی ہوگی؟ ڈاکٹر کہتی ہیں کہ بچے کو دودھ پلانے تک حیض کا معاملہ یوں ہی رہے گا اور ایک سال یا دو سال بعد شروع ہوگا، آپ رہنمائی فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حکم شریعت یہ ہے کہ بالغہ عورت جو حمل سے نہ ہو اور سِن ایاس (یعنی 55 سال کی عمر) کو نہ پہنچی ہو، تو اس کی طلاق کی عدت تین حیض ہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں 28 سالہ لڑکی کی عدت تین حیض مکمل گزرنے پر ہی ختم ہوگی اگرچہ تین حیض دو سال میں آئیں یا اس سے بھی زیادہ مدت گزر

جائے، البتہ ایسی حالت میں اگر کوئی سِن ایاس (یعنی 55 سال کی عمر) کو پہنچ جائے اور حیض نہ آئے، تو پھر وہ تین مہینے عدت گزارے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 64:

عدت میں کانچ کی چوڑیاں پہننا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عدتِ وفات میں عورت کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی نہیں! عدتِ وفات میں عورت کانچ والی چوڑیاں نہیں پہن سکتی، کیونکہ عدتِ وفات میں عورت کو سوگ کا حکم ہے اور سوگ یہ ہے کہ عورت ہر طرح کی زیب وزینت کو ترک کردے اور اسی زیب وزینت میں چوڑیاں پہننا بھی داخل ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

1 ...(الفتاوی الھندیۃ، 1/533، بہار شریعت، 2/242 ملتقطاً)

فتوی 65:

بیوہ اگر حاملہ ہو، تو اس کی عدت کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ایک عزیز کا ایک ہفتہ پہلے انتقال ہوا ہے، جب وہ فوت ہوئے، تو ان کی زوجہ امید سے تھیں اور حمل کے آخری ایام چل رہے تھے یعنی نو ماہ سے چند دن کم کا حمل تھا، اب ایک ہفتے بعد ہی ان کے ہاں بچے کی ولادت ہو گئی ہے، تو اس صورت میں کیا بیوہ کی عدت پوری ہو گئی ہے یا پھر انہیں مزید عدت کے ایام گزارنے ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں بیوہ کی عدت پوری ہو گئی ہے، کیونکہ حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل (بچہ جننے) تک ہوتی ہے، خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی، ان کی عدت کے لئے کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے، لہٰذا طلاق واقع ہونے یا شوہر کی وفات کے چند دن، بلکہ چند لمحات کے بعد بھی بچے کی ولادت ہو جائے، تو عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 66:

حاملہ بیوہ کی عدت کتنی ہے اور دوسری جگہ کب تک نکاح کر سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت

کے شوہر کا انتقال ہوا ہے اور وہ عورت حمل سے ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس کی عدت کتنی ہو گی؟ اور اس کا دوسری جگہ نکاح کب تک کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں عورت کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہو گی، کیونکہ حاملہ کی عدت وضعِ حمل تک ہوتی ہے اور عدت گزرنے یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی اس کا دوسری جگہ نکاح ہو سکتا ہے، عدت کے دوران نکاح حرام ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد سعید عطاری مدنی

فتوی 67:

شوہر کے انتقال کے بعد عورت عدت کہاں گزارے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بیٹے (خالد) کا انتقال 22 مارچ 2022ء کو کراچی میں ہوا تھا، اس کی تدفین خانیوال پنجاب میں ہوئی۔ میری بہو کا تعلق کراچی سے ہی ہے، وہ میت کے ساتھ خانیوال آگئی تھی، اب وہ عدت کے بقیہ دن کراچی میں اپنی ماں کے گھر گزارنا چاہتی ہے، کیونکہ اس کی ایک لے پالک بیٹی ہے جو اس کے بغیر رہ نہیں سکتی اور بچی کی پڑھائی کا بھی مسئلہ ہے۔ ابھی بچی کراچی میں ہی نانی کے پاس ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ سوا مہینے کے ختم ہونے کے بعد باقی عدت اپنی امی کے گھر کراچی میں کر سکتی ہے یا نہیں؟

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر عورت کچھ قدم جنازے کے ساتھ چلے تو اسے پوری عدت گزارنا لازم نہیں، حالانکہ میری بہو بھی میت کے ساتھ کراچی سے خانیوال آئی ہے، تو کیا اسے پھر بھی پوری عدت گزارنی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کی بہو کا عدت میں سفر کر کے خانیوال آنا ہی ناجائز و حرام تھا اس پر توبہ فرض ہے، کیونکہ اس کو کراچی میں اسی گھر میں عدت گزارنا ضروری تھا، جس گھر میں وہ شوہر کے ساتھ رہتی تھی، اب جب غلطی کر چکی تو حکم یہی ہے کہ وہیں خانیوال میں چار مہینے دس دن (یعنی پورے 130 دن) عدت پوری کرے، جب تک عدت پوری نہ ہو جائے، اس وقت تک اس کا سفر کرنا اور اپنی ماں کے گھر عدت گزارنا، جائز نہیں۔

جس طرح سفر میں کسی کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور جس جگہ انتقال ہوا وہ شہر ہے، وہاں سے واپس اپنے شوہر کے گھر کا مقام مسافت سفر پر ہے، تو عورت کو وہیں اسی شہر ہی میں عدت گزارنے کا حکم دیا جاتا ہے، اگرچہ وہ وہاں سے محرم کے ساتھ واپس آنے پر قادر بھی ہو۔ اسی طرح صورتِ مسئولہ میں عورت کے لئے یہی حکم ہے وہیں شہر (خانیوال) میں عدت پوری کر کے کسی محرم کے ساتھ کراچی آئے۔

تنبیہ: عورت کا جنازے کے ساتھ چلنے اور عدت ختم ہونے والی باتیں بالکل غلط ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ عدت گزارنا فرض ہے، بہر صورت عدت پوری کرنی ہو گی۔ جو لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، وہ گنہگار ہیں، ان پر اس سے توبہ بھی ضروری ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 68:

ساس جھگڑا کرتی ہو، تو عدت میکے میں گزار سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت (غیر حاملہ) جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی ساس اس سے جھگڑا کرتی ہے، تو کیا وہ عورت اپنی بقیہ عدت اپنے میکے میں گزار سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں اس بیوہ عورت کا اپنے میکے میں عدت گزارنا جائز نہیں ہے، بلکہ اسے اسی مکان پر ہی عدت پوری کرنا فرض ہے، جہاں اسے شوہر نے رکھا ہوا تھا، کیونکہ انتقال سے قبل شوہر نے عورت کو جس مکان میں رکھا ہو بعدِ وفات عورت کا اسی مکان میں عدت پوری کرنا فرض ہوتا ہے اور بیوہ حاملہ نہ ہو، تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہوتی ہے۔ اس دوران اس کے لیے بغیر عذرِ شرعی وہ مکان چھوڑ کر دوسری جگہ میں عدت گزارنا، جائز نہیں ہوتا اور ساس کا اس سے جھگڑا کرنا کوئی عذرِ شرعی نہیں۔ اسے چاہیے کہ ان وجوہات کی طرف نظر کرے جن کی وجہ سے ساس اس سے جھگڑتی ہے اور ان سے احتیاط کرے اور اگر بلاوجہ جھگڑا کرتی ہے، تو اس پر صبر کرے اور خاموش رہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 69:

عورت کا عدت میں نئے کپڑے پہننا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ خلع کی عدت میں ہے، دورانِ عدت اس نے زینت کے طور پر نیا لباس پہنا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا ہندہ عدت میں نیا لباس پہننے کی وجہ سے گنہگار ہوئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

خلع سے طلاقِ بائن واقع ہوتی ہے اور طلاقِ بائن کی عدت میں عورت کے لئے زینت اختیار کرنا ناجائز ہے خواہ خوشبو کے ذریعے زینت اختیار کرے یا نیا کپڑا پہننے کے ذریعے یا اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے۔ لہٰذا دریافت کی گئی صورت میں جب ہندہ نے خلع کی عدت میں ایسا نیا کپڑا پہنا ہے، جس کا پہننا شرعاً یا عرفاً زینت سمجھا جاتا ہے، تو ہندہ ناجائز فعل کی مرتکب ہونے کی وجہ سے بلاشبہ گنہگار ہوئی، اس پر توبہ لازم ہے۔

نوٹ: طلاق یا خلع کا اختیار فقط شوہر کے پاس ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی اسے واقع نہیں کر سکتا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی70:

عدت میں سیاہی مائل خضاب استعمال کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت عدتِ وفات میں ڈارک براؤن کلر جو سیاہ محسوس ہو، لگا سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سیاہ خضاب جہاد کے علاوہ مطلقاً ناجائز و حرام ہے اور سیاہ کے تمام افراد سیاہی میں برابر نہیں ہوتے، کچھ میں سیاہی کا وصف شدید ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ان میں کسی دوسرے کلر کا شبہ تک نہیں ہوتا، جبکہ بعض سیاہ کلر دوسرے کلر کی طرف مائل ہوتے ہیں، جیسا کہ مہندی میں نیل کے پتے زیادہ مقدار میں شامل کر کے خضاب کیا جائے، تو بال سیاہ ہو جاتے ہیں، مگر اس کی سیاہی، نیلے کلر کی طرف مائل ہوتی ہے۔ یہ بھی سیاہ کلر ہے اور اس کا لگانا بھی حرام ہے۔ اس تفصیل کے مطابق ڈارک براؤن کلر، جس کو لگانے سے بال سیاہ معلوم ہوتے ہوں، وہ بھی سیاہ کے حکم میں ہے اور اس کا لگانا بھی ناجائز و حرام ہے، صرف نام براؤن ہونے سے وہ جائز نہیں ہو جائے گا۔ پھر یہاں تو عدت میں لگانے کا سوال کیا جا رہا ہے، یہ اور زیادہ شنیع و قبیح ہے کہ عدت وفات اور طلاق بائن و مغلظہ کی عدت میں عورت کو بناؤ سنگار ناجائز و ممنوع ہے، اور خضاب بھی بناؤ سنگار کی قبیل سے ہے، یہ چاہے کالے کے علاوہ کسی اور کلر کا ہو، عدت میں ممنوع و ناجائز ہے، چہ جائیکہ کالا کلر وہ اور زیادہ شنیع و ممنوع ہے، لہٰذا عدت و غیر عدت میں سیاہ کلر لگانے سے بچنا ضروری ہے۔

یاد رہے یہاں عدت کی وجہ سے سیاہ کے علاوہ دیگر کلر بھی ممنوع قرار دیئے گئے، ورنہ سیاہ

کے علاوہ دوسرے کلر کا خضاب لگانے کی مَردوں کو مطلقاً اور عورتوں کو عدت کے علاوہ اجازت ہے، اس میں حرج نہیں اور یہ بھی دو طرح کے ہوتے ہیں، بعض وہ کلر کہ جن میں سیاہی کا شبہ تک نہیں ہوتا اور بعض وہ ہوتے ہیں کہ جو سیاہی کی طرف مائل ہوتے ہیں، جیسا کہ علماء نے مہندی میں کتم (یہ ایک مخصوص جڑی بوٹی کا نام ہے) کے پتے شامل کرنے کے متعلق فرمایا کہ اس سے سرخی میں پختگی آجاتی ہے اور سرخ کلر کا قاعدہ ہے کہ گہرا ہو تو سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی اس میلان کا اعتبار نہیں اور اس کا لگانا، جائز ہے، بلکہ مہندی میں کتم کے پتے شامل کر کے لگانا کہ جس سے گہرا سرخ کلر حاصل ہو، تنہا مہندی سے بہتر ہے اور سب سے بہتر خضاب، زرد کلر کا ہے جیسا کہ احادیثِ طیبہ میں اس کی ترغیب ارشاد ہوئی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی 71:

عدتِ وفات میں عورت کا نوکری پر جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عدتِ وفات میں شرعی پردے کا لحاظ کرتے ہوئے عورت کا نوکری کرنے کے لئے گھر سے باہر جانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دورانِ عدت عورت کا گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، البتہ اگر عدتِ وفات ہو اور عورت کے

پاس خرچے وغیرہ کے لیے رقم نہ ہو اور کسبِ حلال کے لیے باہر جانا پڑے، تو دن کے اوقات میں شرعی پردے کا لحاظ کرتے ہوئے جانے کی اجازت ہے جب کہ رات کا اکثر حصہ اپنے گھر میں آکر گزارے، لیکن اگر بقدرِ کفایت رقم موجود ہو یا گھر میں رہ کر ایسا جائز کسب اختیار کر سکتی ہے، جس سے اپنے اخراجات پورے کر سکے، تو اسے نکلنے کی اجازت نہیں کہ عورت کے لیے نکلنے کا جواز صرف ضرورت کی بنا پر ہے اور جب ضرورت ہی متحقق نہ ہو تو نکلنے کا جواز بھی ختم ہو جائے گا۔

اس تفصیل کے بعد پوچھی گئی صورت کا متعین جواب یہ ہے کہ اگر عورت کے لیے نوکری (Job) پر جانا ہی ناگُزیر ہے کہ گھریلو کسب اور خرچہ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے جانا ہی پڑے گا اور نہ جائے گی تو گُزارا نہیں ہو گا، تو اسے اوپر ذکر کی گئی قیودات کو ملحوظ رکھتے ہوئے نوکری (Job) کے لیے جانے کی اجازت ہے۔

یاد رہے! عورت کے لیے ملازمت جائز ہونے کی چند شرائط ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے، تو عورت کے لیے ملازمت کرنا، جائز نہیں، چنانچہ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: ”یہاں پانچ شرطیں ہیں:

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(۲) کپڑے تنگ و چست نہ ہوں جو بدن کی ہیئت ظاہر کریں۔

(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔

(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع

ہیں، تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (عورت کا نوکری کرنا) حرام۔"

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی:72

کیا رجعی طلاق عدت کے بعد تین طلاق میں بدل جاتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین طلاق کے متعلق درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(1) کیا عورت کو ایک طلاق ہو جانے کے بعد بھی اس پر عدت لازم ہوتی ہے؟ جبکہ اولاد بھی موجود ہو اور طلاق واقع ہونے سے کافی عرصہ پہلے سے ہی عورت شوہر سے جھگڑ کر بذاتِ خود اپنے والدین کے گھر رہتی رہی ہو۔ نیز اس صورت میں عورت نفقے کی حق دار ہو گی یا نہیں؟

(2) اگر عورت کو ایک رجعی طلاق دی جائے اور شوہر قولی یا فعلی رجوع نہ کرے اور طلاق کی عدت گزر جائے، تو کیا عدت گزر جانے سے ایک طلاق تین طلاقوں میں تبدیل ہو جاتی ہے یا ایک ہی شمار میں رہتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) اگر شوہر اپنی مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دے دے، تو اس ایک طلاق کے بعد بھی عورت پر عدت لازم ہوتی ہے، کیونکہ نکاح یا شبہ نکاح زائل ہونے کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت کہلاتا ہے اور یہ بات ایک طلاق کی صورت میں بھی

پائی جاتی ہے۔ نیز نفقہ کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر مطلقہ عورت دورانِ عدت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والدین کے گھر رہ رہی ہو اور شوہر کے گھر شرعی حدود و قیود کے ساتھ عدت گزارنے کے لئے راضی نہ ہو، تو ایسی عورت شرعاً ناشزہ (نافرمان) ہے۔ شوہر پر ایسی عورت کی عدت کا نفقہ واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ واپس شوہر کے گھر میں آکر عدت پوری کرنے لگے تو شوہر پر بقیہ عدت کا نفقہ دینا واجب ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ اگر مطلقہ عورت شوہر کے ہاں عدت گزارنا چاہتی ہے لیکن شوہر خود ہی اپنی بیوی کو اپنے گھر عدت گزارنے نہیں دے رہا تو اس صورت میں شوہر پر عورت کی عدت کا نفقہ دینا واجب ہے، اگر نہیں دے گا تو گنہگار ہو گا۔

(2) ایک رجعی طلاق واقع ہو جانے کے بعد اگر دورانِ عدت شوہر قولی یا فعلی رجوع نہ کرے تو عدت گزرنے کے بعد وہ رجعی طلاق بائنہ میں تبدیل ہو جائے گی اور عورت شوہر کے نکاح سے نکل جائے گی، البتہ وہ طلاق شمار میں ایک ہی رہے گی، تین طلاقوں میں تبدیل نہیں ہو جائے گی۔ لہٰذا اگر شوہر اسی عورت سے اس کی رضامندی سے نئے مہر کے ساتھ تجدیدِ نکاح کرتا ہے، تو اب شوہر کو صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 73:

عدتِ وفات کا آغاز کب سے ہوتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری پھپھی

کے شوہر سعودی عرب میں وفات پاگئے تھے۔ وہاں سے ان کی میت کو پاکستان لاتے ہوئے چھ سات دن لگ گئے۔ پاکستان میں لانے کے بعد ان کی تدفین کا سلسلہ ہوا۔ پوچھنا یہ ہے کہ میری پھپھی کی عدتِ وفات کس وقت سے شروع ہوگی۔ جس وقت پھپھا جان کا انتقال ہوا یا ان کی تدفین ہوئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کی پھپھی کی عدتِ وفات اس وقت سے شروع ہوگی جس وقت ان کے شوہر کا انتقال ہوا، کیونکہ اس عدت کا تعلق وفات سے ہے، تو اس کی ابتدا بھی وفات سے ہوگی، تدفین سے اس کا تعلق نہیں ہے جیسا کہ وہ حاملہ عورت جس کا شوہر فوت ہوگیا اور ابھی اس کی تدفین نہیں ہوئی کہ اس عورت نے بچہ جن دیا، تو اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔

تنبیہ: یہ مسئلہ یاد رہے کہ کسی بھی شخص کے انتقال ہوجانے کے بعد اس کی تجہیز، تکفین وتدفین میں جلدی کی جائے، بلاضرورت تاخیر کرنا سخت منع ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 74:

گھر سے باہر نکلنے پر عدت دوبارہ شروع سے کرنی ہوگی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری بہن کو

تین طلاقیں ہو گئی ہیں، جس کی ابھی وہ عدت گزار رہی ہے۔ ایک دن وہ گھر سے نکل کر پاس ہی بھائی کے گھر کھانا کھانے چلی گئی، تو کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنے پر عدت ٹوٹ جاتی ہے، لہٰذا ان کو اب نئے سرے سے عدت کرنی ہو گی۔ اسی طرح کچھ لوگ چھت پر جانے سے بھی منع کرتے ہیں کہ آسمان کے نیچے نہیں جاسکتی اور بھائیوں سے بھی نہیں مل سکتی، شرعی رہنمائی فرمادیں کہ بہن عدت کے دوران باہر نکل سکتی ہے؟ نہیں نکل سکتی، تو کیا اب بہن کی عدت ٹوٹ گئی اور اب دوبارہ نئے سرے سے کرنی ہو گی؟ نیز چھت پر کھلے آسمان کے نیچے جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عدت ایک خاص وقت (Period) کا نام ہے یعنی طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد عورت نے مخصوص ٹائم کچھ پابندیوں کے ساتھ گھر پر گزارنا ہوتا ہے اور اس ٹائم میں عورت کو بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی، اگر نکلے گی تو گنہگار ہو گی، اس سے بہت سختی سے منع کیا گیا ہے، لیکن اگر بلاضرورت گھر سے باہر نکل جائے، تو اس کی وجہ سے عدت پر اثر نہیں پڑتا، کہ عدت ٹوٹ جائے اور نئے سرے سے کرنی ہو، البتہ بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوئی، جس کی توبہ کرنا اس پر لازم ہے، نیز اپنے گھر کی ہی چھت ہو تو عدت کے دوران عورت چھت پر بھی جاسکتی ہے، اسی طرح اگر گھر کا صحن مشترک نہ ہو تو صحن میں بھی جاسکتی ہے، کھلے آسمان کے نیچے جانے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ چھت یا صحن وغیرہ میں جانے سے بے پردگی نہ

ہوتی ہو اور بہن بھائیوں سے اپنی عدت والی جگہ پر ملنے میں کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

وضو و نماز کے احکام

فتوی75:

آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں کیا وضو اور غسل ہو جائے گا؟ یا پھر وضو اور غسل سے پہلے کاجل صاف کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وضو اور غسل میں آنکھ کے اندرونی حصے میں پانی پہنچانا واجب یا سنت نہیں، لہٰذا آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں بھی وضو اور غسل ادا ہو جائے گا، البتہ کاجل یا سُرمے کا جِرم اگر آنکھ کے کوئے (یعنی ناک کی طرف آنکھ کے کونے) پر یا پلکوں پر لگا ہو، تو وضو اور غسل میں اُسے چھڑانا ہو گا، کیونکہ وضو یا غسل میں چہرہ دھوتے ہوئے آنکھوں کے کوئے اور پلکوں کو دھونا فرض ہوتا ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی76:

اسلامی بہنیں سر کا مسح کیسے کریں؟ / سرخی لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وضو میں

---

1 ...(فتاوی عالمگیری، 1/7، 13 ملتقطاً- بدائع الصنائع، 1/19- فتاوی رضویہ، 1(الف)/444)

عورتیں سر کا مسح کس طرح کریں گی، کیا مَردوں کی طرح ان کے لئے بھی گردن سے واپس پیشانی تک ہتھیلیوں سے مسح کرنا ضروری ہے، کیونکہ بال بڑے ہونے کی وجہ سے اس میں مشکل پیش آتی ہے، اگر نہیں کریں گی، تو کیا وضو ہو جائے گا؟ برائے کرم شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد و عورت دونوں کے لئے وضو میں چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض اور پورے سر کا مسح کرنا سنّت ہے، اگر کسی نے پورے سر کا مسح نہ کیا، بلکہ اس سے کم کیا تو وضو ہو جائے گا، لیکن بِلا عُذر اس کی عادت بنا لینے سے وہ گنہگار ہو گا، کیونکہ پورے سر کا مسح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور **کتبِ فقہ میں پورے سر کا مسح کرنے کے دو طریقے منقول ہیں:**

(1) دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیاں چھوڑ کر بقیہ تین تین انگلیوں کے سِرے ملا کر پیشانی پر رکھے، پھر انگوٹھوں کی طرف اس طرح کھینچ کر لائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، پھر فقط ہتھیلیوں سے سَر کی دونوں جانبوں کا مسح کرتا ہوا پیشانی تک لے آئے۔

(2) انگوٹھے اور کلمے کی انگلیوں کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں اور ہتھیلیاں، پیشانی سے گدی کی طرف اس طرح کھینچ کر لائے کہ پورے سر کا مسح ہو جائے۔ پھر بیان کردہ دونوں طریقوں میں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے، اور کلمے کی انگلیوں سے اندرونی حصے کا مسح کرے۔

لہٰذا اگر عورت سَر کے مسح میں دوسرے طریقے کو اپنائے تو مشکل سے بچنے کے ساتھ ساتھ پورے سر کا مسح کرنے والی سنت پر بھی عمل ہو جائے گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 77:

کیا عورت کا سر ننگا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر باوضو خاتون سَر سے دوپٹا اتار لے، تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سَر کا برہنہ (یعنی ننگا) ہو جانا نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی چیزوں) سے نہیں ہے، اس لئے سَر سے دوپٹا اُتارنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اس بات کا خیال رہے کہ غیر محرَم کے سامنے سَر کے بالوں کا ظاہر کرنا، جائز نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد طارق رضا عطاری مدنی

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 78:

بچے کو دودھ پلانے سے وضو کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر اسلامی بہن دودھ پیتے بچے کو اپنا دودھ پلائے، تو کیا فقط دودھ پلانے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر نہیں ٹوٹتا

تو کیا وہ دودھ پلانے کے بعد اسی وضو سے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے عورت کا وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں وضو توڑنے والی جتنی چیزیں بیان فرمائی ہیں، ان میں بچے کو دودھ پلانا شامل نہیں، لہٰذا اگر کسی عورت نے باوضو ہونے کی حالت میں بچے کو اپنا دودھ پلایا، تو وہ بعد میں اسی وضو سے نماز وغیرہ ادا کر سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 79:

ماشآء اللہ کے کلمات کو بے وضو چھونا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں خواتین حجاب میں ایک پٹی استعمال کرتی ہیں، جس پر قرآنی کلمہ "ماشآء اللہ" لکھا ہوتا ہے، یونہی مَردوں کے لیے بھی پٹی آتی ہے، جس کو بازو پر باندھا جاتا ہے، اس پر بھی "ماشآء اللہ" لکھا ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ ایسے کپڑے یا پٹی کو بے وضو چھو سکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیان کردہ صورت میں ایسی پٹی جس پر "ماشآء اللہ" کے کلمات لکھے ہوں، اُسے بے وضو

چھو سکتے ہیں، شرعاً اس میں گناہ نہیں، کیونکہ عموماً اس طرح کی چیزوں پر یہ کلمات آیتِ قرآنی کی حکایت کے طور پر نہیں، بلکہ حصولِ برکت یا کسی اور مقصد، مثلاً نظرِ بد سے بچنے کے لیے لکھے جاتے ہیں، اس لیے ایسے کلمات جن کو ان مقاصد کے لیے لکھنے میں لوگوں کا معمول ہے، ان کو بے وضو حالت میں چھونا گناہ نہیں، ہاں! وضو و طہارت کی حالت میں چھونا بہتر ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ انہیں پہنے ہوئے بیت الخلاء میں جانا منع ہے۔

اس کی فقہی اعتبار سے نظیر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے کہ ہمارے ہاں کتابوں یا تحریرات وغیرہ کے شروع میں لکھی جاتی ہے اور اس میں عموماً آیتِ قرآنی کی حکایت مقصود نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں سے برکت لینا مقصود ہوتا ہے، اسی طرح کلمۂ استرجاع "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہ اس کو محض اظہارِ افسوس کے لیے یا خبرِ غم کے جواب میں یا مصیبت کے وقت اس جملے کو کہنے کی حدیثِ پاک میں بیان کردہ فضیلت پانے کی غرض سے لکھا و بولا جاتا ہے، ان دونوں کلمات کو دعا و ثنا و برکت وغیرہ کی نیّت سے لکھنے و بولنے میں تعاملِ ناس ہے کہ ہر خاص و عام کسی خاص موقع پر ان کلمات کو بطورِ دعا و ثنا یا تبرک کے طور پر لکھتا، بولتا ہے اور لکھتے، بولتے وقت حکایتِ قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی، اسی طرح کلمۂ "ماشآء اللہ" کو بھی حصولِ برکت یا نظرِ بد سے بچنے کے لیے لکھا جاتا ہے، اس لیے اس کلمہ کو بے وضو لکھنا اور چھونا، جائز ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی80:

وضو کے بعد ناخن پالش لگانے اور آرٹیفیشل جیولری پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1) وضو کرنے کے بعد ناخنوں پر ناخن پالش(Nail Polish)لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

(2) اصلی سونے کا زیور ہونے کے باوجود آرٹیفیشل جیولری(Artificial jewellery)پہن کر عورت اگر نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

(1) ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر ناخن پالش لگی ہو اور پھر وضو کیا جائے تو وضو نہیں ہو گا، کیونکہ ناخن پالش پانی کو ناخن تک پہنچنے سے مانع ہے۔

(2) آرٹیفیشل زیور(Artificial jewellery)پہن کر عورت نماز پڑھے، تو اس کی نماز ہو جائے گی، اگرچہ اس کے پاس اصلی زیور موجود ہو، کیونکہ علماء نے عُمومِ بلویٰ کی وجہ سے آرٹیفیشل جیولری پہننا عورت کے لیے جائز قرار دیا ہے، تو جس زیور کا پہننا اس کے لیے جائز ہے، اس کو پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی

فتوی81:

جمعہ کے دن خواتین پہلی اذان کا جواب دیں یا دوسری کا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جمعہ کو جو پہلی اذان ہوتی ہے، تو خواتین پہلی والی کا جواب دیں گی یا دوسری کا یا دونوں کا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

خواتین کے لئے جمعہ کی اذانِ اول اور ثانی دونوں کا جواب دینا مستحب ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اذان اول کے جواب کا حکم تو دیگر اذانوں کی طرح ہے کہ ان میں باہم کوئی فرق نہیں، رہا اذانِ ثانی کا جواب تو وہ صرف مقتدیوں کو منع ہے اس کے علاوہ کو نہیں، حتی کہ خود خطیب اس کا جواب دے سکتا ہے، اور خواتین چونکہ جمعہ کے لئے نہیں آتیں، بلکہ گھروں میں ہوتی ہیں تو ان کے لئے اس اذان کے جواب کی ممانعت نہیں، بلکہ وہ اس کا جواب دے سکتی ہیں۔ اذان ثانی کے جواب دینے کی کراہت مقتدیوں کے ساتھ خاص ہے اور جو مقتدی نہیں وہ جواب دے سکتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

فتوی82:

عورتوں کے لئے نمازِ عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے

لیے نماز عصر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نمازِ فجر کے علاوہ تمام نمازوں میں عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت ختم ہو جانے کا انتظار کریں، جب مَردوں کی جماعت ختم ہو جائے تو اپنی نماز ادا کریں، البتہ نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 83:

کیا دورانِ خطبہ عورت گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں جمعہ کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو، تو کوئی عورت اس وقت گھر میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد میں ہونے والے جمعہ کے خطبے کے وقت عورتیں گھر میں نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہیں، البتہ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی جماعت ہو جانے کے بعد پڑھیں۔ خطبہ سننا مسجد میں موجود حاضرین پر فرض ہے گھر میں موجود عورتوں پر نہیں۔

---

1 ...(الدر المختار مع رد المحتار، 2/30، بہار شریعت، 1/452)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 84:

کیا عورت گھر کی چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے، جیسے نیچے گرمی ہے یا لائٹ گئی ہوئی ہو، تو چھت پر نماز پڑھ لی جائے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے، جبکہ بے پردگی نہ ہو، مثلاً: چھت پر اگر اتنی اونچی باؤنڈری وال ہے کہ کھڑے ہو کر دیکھیں، تو دوسروں کے گھروں پر نظر نہیں پڑتی اور دوسروں کی نظر بھی اس عورت پر نہیں پڑے گی تب تو کوئی گناہ نہیں، لیکن عورت کا بند کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے: ”عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم قال: صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا“ یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے راویت ہے کہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔[1]

---

1 ...(سنن ابی داؤد، 1/96، حدیث: 570)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی85:

جہری نمازوں میں عورت کا جہراً قراءت کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس طرح منفرد شخص کو اختیار ہوتا ہے کہ جہری نمازوں میں وہ جہر (یعنی بُلند آواز سے قراءت) کر سکتا ہے، تو کیا عورت کو بھی اختیار ہے کہ وہ بھی اکیلے نماز پڑھتے ہوئے جہری نمازوں میں جہراً قراءت (یعنی بُلند آواز سے قراءت) کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کو جہری نماز میں بھی قراءت میں جہر کرنا منع ہے، کیونکہ مرد اور عورتوں کی نماز میں کئی امور میں فرق کتبِ فقہ میں مذکور ہے، اِنہی فرق والے احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ عورت جہری نمازوں میں بھی جہر نہیں کرے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن جمیل غوری عطاری

فتوی86:

نماز میں عورت کے ٹخنوں کے پردے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کی حالت

میں عورت کے دونوں پاؤں کے ٹخنے مسلسل کھلے رہے، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں دونوں ٹخنے کھلے ہونے کی حالت میں اگر کسی عورت نے نماز پڑھ لی، تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ ہاں اس طرح نماز پڑھنا بے ادبی ضرور ہے اور اگر کسی نامحرم مرد کے سامنے اس طرح نماز پڑھی، تو گنہگار ہو گی کہ عورت کو نامحرم مرد کے سامنے ٹخنے بھی چھپانے کا حکم ہے۔[1]

نماز ہو جانے کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں ستر عورت کے اعتبار سے عورت کے حق میں گھٹنے کے نیچے سے لے کر پوری پنڈلی ٹخنہ سمیت ایک الگ عضو ہے۔[2]

اور دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت دو عضو ہیں۔[3]

اور اصول یہ ہے کہ اعضائے ستر میں سے دو عضوؤں کا کچھ کچھ حصہ کھلا ہے، تو جتنا کھلا ہے وہ تمام مل کر ان دونوں عضوؤں میں سے جو چھوٹا عضو ہے، اگر اس کی چوتھائی تک پہنچ جاتا ہے، تو نماز نہ ہو گی[4] ورنہ نماز ہو جائے گی،[5] پوچھی گئی صورت میں دونوں دو عضوؤں (یعنی دونوں پنڈلیوں) کا کچھ کچھ حصہ (یعنی دونوں ٹخنے) کھلے ہوئے ہیں، اگر کھلے ہوئے ان دونوں ٹخنوں کو ملا

1...(فتاویٰ رضویہ، 6/30)

2...(البحر الرائق، 1/472، فتح اللہ المعین، 1/160)

3...(ردالمحتار، 2/101، فتاویٰ رضویہ، 6/41)

4...(فتاویٰ ھندیہ، 1/58)

5...(فتاویٰ رضویہ، 6/30)

کر دیکھا جائے، تو یہ ایک پنڈلی بشمول ٹخنہ کی چوتھائی کے برابر نہیں پہنچتے [1]، لہٰذا دونوں ٹخنے کھلے ہونے کی حالت میں نماز صحیح ہو جائے گی، اگرچہ نیت سے لے کر سلام پھیرنے تک اسی طرح نماز پڑھی ہو۔

ہاں اگر ٹخنوں کے ساتھ ساتھ پنڈلی کا بھی کچھ حصہ کھلا رہ گیا تھا کہ جس کی مقدار چوتھائی پنڈلی کے برابر یا اس سے زائد ہو اور اسی حالت میں نماز شروع کر لی، تو نماز شروع ہی نہیں ہو گی اور دورانِ نماز اس طرح کی کیفیت ہوئی اور اسی حالت میں رکوع، سجود یا کوئی اور رکن ادا کر لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا بدستور فرض رہے گا۔ [2]

واضح رہے کہ مرد و عورت دونوں پر لازم ہے کہ شریعت نے نماز میں جن اعضا کو چھپانے کا حکم دیا ہے، باقاعدہ اہتمام کے ساتھ انہیں اچھی طرح چھپا لیا جائے، تاکہ نماز ادا کرتے ہوئے کسی بھی طرح کی بے ستری نہ ہونے پائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 87:

اسلامی بہنیں قعدہ کیسے کریں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں تشہد میں مَردوں کی طرح ہی بیٹھیں۔ کیا عورتیں مَردوں کی طرح ہی بیٹھیں گی یا مختلف

1...(حلبی کبیر، ص211)

2...(فتاویٰ رضویہ، 6/30 ملتقطاً)

طریقہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورتیں تشہد میں مَردوں کی طرح نہیں بیٹھیں گی بلکہ ان کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ وہ تورُّک کریں یعنی اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں، کیونکہ ایک تو اس طرح بیٹھنا بھی حضور علیہِ الصَّلوٰۃ وَ السَّلام سے ثابت ہے اور اس طریقے سے بیٹھنے میں عورتوں کے لئے آسانی بھی ہے اور اس میں پردے کی رعایت بھی زیادہ ہے اور عورتوں کے لئے زیادہ مناسب وہی طریقہ ہوتا ہے جس میں پردے کی رعایت زیادہ ہو، جیسا کہ سجدے کا معاملہ ہے کہ اس میں مَردوں کو حکم ہے کہ وہ کہنیاں زمین سے، بازو پہلوؤں سے اور پیٹ رانوں سے دور رکھیں، لیکن عورت کو اس کے برخلاف سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم ہے، یہی معاملہ بیٹھنے کے متعلق بھی ہے، جیسا کہ درج ذیل عبارات سے واضح ہے۔ روایات میں ہے کہ عورتوں کو مَردوں کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا اور پہلے ان کو حکم تھا کہ وہ چار زانو بیٹھیں پھر حکم دیا گیا کہ وہ چار زانو کے بجائے سمٹ کر اور باہم اعضا کو ملا کر بیٹھیں جو کہ تَورُّک کا طریقہ ہے، چنانچہ مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: ”كن النساء يؤمرن ان يتربعن اذا جلسن في الصلاة، ولا يجلسن جلوس الرجال“ ترجمہ: عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں چار زانو ہو کر بیٹھیں اور مَردوں کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھیں۔[1]

مسندِ ابی حنیفہ میں حضرت نافع سے مروی ہے کہ ” عن ابن عمر رضي الله عنهما، انه سئل كيف كن النساء يصلين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: كن يتربعن، ثم امرن ان

1 ...(مصنف ابن ابی شیبہ، 1/303)

یحتفزن "ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ عورتیں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں کیسے نماز ادا کیا کرتی تھیں تو فرمایا: کہ پہلے وہ چار زانو ہو کر بیٹھا کرتی تھیں، پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ سمٹ کر بیٹھیں۔ سمٹ کر بیٹھنے کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور محدث حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی لکھتے ہیں: "اي يضممن اعضاءهن بان يتوركن في جلوسهن "ترجمہ: یعنی عورتیں اپنے اعضا ملا کر رکھیں بایں طور کہ وہ بیٹھنے میں تَوَرُّک کریں (دونوں ٹانگیں ایک طرف نکال کر سرین پر بیٹھیں۔) [1]

صحاح جوہری میں ہے: "وفی الحدیث عن علي رضي الله عنه اذا صلت المراة فلتحتفز اي تتضام اذا جلست واذا سجدت "ترجمہ: اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیثِ پاک میں ہے: جب عورت نماز پڑھے تو وہ سمٹے۔ یعنی جب وہ بیٹھے اور جب وہ سجدہ کرے، تو باہم اعضا ملائے رکھے۔ [2]

مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے: "عن ابراهيم، قال: تجلس المراة من جانب في الصلاة "ترجمہ: حضرت ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: عورت نماز میں ایک جانب ہو کر بیٹھے۔ [3]

ہدایہ میں ہے: "ان كانت امراة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب الايمن لانه استر لها "ترجمہ: اگر عورت ہے تو وہ اپنی بائیں سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے، کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ پردے والی کیفیت ہے۔ [4]

1...(شرح مسند ابی حنیفۃ لملا علی قاری، 1/191)

2...(الصحاح تاج اللغۃ، 3/874)

3...(مصنف ابن ابی شیبہ، 1/304)

4...(ہدایہ، 1/53)

علامہ کاسانی قدس سرہ النورانی لکھتے ہیں:"اما المراۃ فانھا تقعد کاستر ما یکون لھا فتجلس متورکۃ"عورت اس ہیئت پر بیٹھے جس میں اس کا پردہ زیادہ ہو، لہٰذا وہ تورک کی حالت میں بیٹھے۔ (1)

امامِ اہلِ سنت، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ایک سوال کے جواب میں ضمناً اس مسئلے پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں(فارسی عبارت کا ترجمہ کچھ یوں ہے):اس کی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اس کے دونوں طریقے نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم سے منقول ہیں ہمارے علماء نے مَردوں کے لئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا ہے، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہوتا ہے جس میں مشقت ہو اور خواتین کے لئے تورک کا قول کیا، کیونکہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (2)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری مدنی

فتوی 88:

کیا عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں بچھائے گی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت سجدہ کرتے وقت اپنی کلائیاں زمین پر بچھادے گی یا اُٹھا کے رکھے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

1...(بدائع الصنائع، 1/211)

2...(فتاویٰ رضویہ، 6/149)

عورت کا سجدہ مَردوں کے سجدے کی طرح نہیں، بلکہ عورت کو حکم یہ ہے کہ وہ سمٹ کر سجدہ کرے، اپنے بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے، اور پنڈلیاں زمین سے ملادے اور اپنی کلائیاں زمین پر بچھادے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 89:

عورت کا سُرخی لگا کر نماز پڑھنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت کو سُرخی (Lip stick) لگانا، جائز ہے، اور اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر سرخی (Lip stick) کے اجزاء میں کوئی حرام اور ناپاک چیز شامل نہ ہو تو اس کا استعمال کرنا، جائز ہے۔ البتہ وضو و غسل کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر سرخی ایسی جِرم دار (یعنی تہہ والی) ہو کہ پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو اس کے لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل درست نہیں ہوں گے اور وضو و غسل کے درست ہونے کے لئے اس جِرم کو ختم کرنا ہو گا، لہٰذا اگر ایسے وضو یا غسل سے نماز ادا کی تو وہ نماز درست نہ ہوئی، اسے دوبارہ پڑھنا لازم اور اگر ایسی جِرم دار نہیں ہے، تو اس کے لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل دونوں درست ہو جائیں گے، اور ان سے پڑھی ہوئی نماز بھی درست ہو گی، بشرطیکہ کوئی اور مُفْسِد یا مکروہِ نماز نہ پایا گیا ہو۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 90:

نماز میں عورت کے سر کے بالوں کا پردہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے اندر ستر عورت کے معاملے میں عورت کے سر سے نیچے لٹکتے ہوئے بال جدا عضو ہیں یا جو بال سر پر ہیں ان سمیت یہ ایک عضو ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ستر عورت کے معاملے میں جو بال عورت کے سر پر ہوتے ہیں، وہ سر والے عضو میں شامل ہیں اور سر سے لٹکتے ہوئے بال یعنی جو کانوں سے نیچے ہیں وہ جدا عضو ہیں، حتی کہ دورانِ نماز اگر سر کانوں تک ڈھکا ہوا ہے، لیکن لٹکنے والے ان بالوں کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اس حالت میں ایک مکمل رکن (جیسے رکوع یا سجدہ) ادا کرلیا یا تین بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار تک کھلا رہا، یا بلاضرورت خود کھولا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تکبیرِ تحریمہ اسی حالت میں کہی، تو نماز شروع ہی نہ ہو گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی91:

کیا عورت اندھیرے میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گرمی کے موسم میں اسلامی بہن کمرے میں اندھیرا ہونے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟ نیز ایسی صورت میں اسے کوئی غیر محرم تو کیا محرم بھی نہیں دیکھ رہا ہوتا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نماز کے لئے عورت کا سر اور اس کے لٹکتے بال بھی ستر عورت میں شامل ہیں، لہٰذا اگر عورت نے لباس ہونے کے باوجود دورانِ نماز اپنا سر نہ چھپایا تو نماز نہ ہوگی اور کمرے میں اندھیرا ہونے اور کسی کے نہ دیکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نماز کے لئے ستر کا اہتمام کرنا فرض ہے۔

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:

"ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرضِ صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالاجماع نہ ہوگی۔ الخ۔" (1)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــه

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

1...(بہار شریعت، 1/479)

فتوی92:

کیا عورت اسکرٹ پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ خواتین کا اسکرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اسکرٹ میں عورت کے بازو اور پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں اور ایسا لباس عورت کو پہننا جائز نہیں اور نہ ہی اسکرٹ پہن کر نماز ہو سکتی ہے، اس لئے کہ نماز میں ستر عورت فرض ہے اور بازو پنڈلیاں عورت کے ستر میں داخل ہیں۔ جب ستر میں شامل کسی بھی عضو کا چوتھائی حصّہ کھلا ہو یا متعدد اعضائے ستر کھلے ہونے کی صورت میں ان میں جو سب سے چھوٹا عضو ہے، اس کا چوتھائی حصّہ کھلا ہو، تو ایسی حالت میں نماز شروع ہی نہیں ہوتی، بلکہ ذمہ پر باقی رہتی ہے، تو ایسا لباس جو اللہ تعالیٰ کے حق کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنے وہ کس قدر بُرا لباس ہے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا نہ تو نماز ایسا لباس پہن کر پڑھی جا سکتی ہے اور نہ ہی نماز کے علاوہ ایسا لباس پہننا جائز ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

فتوی93:

نماز میں عورت کے بال نظر آرہے ہوں تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز میں عورت

کے بال نظر آرہے ہوں تو کیا عورت کی نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے بال اَعضائے ستر میں سے ہیں، عورت پر ان کا پردہ فرض ہے اور اَعضائے ستر میں سے کوئی عُضو حالتِ نماز میں ظاہر ہو تو نماز درست ہونے یا نہ ہونے میں اس کی چوتھائی کا اِعتبار ہے۔ لہٰذا چوتھائی سے کم بال کُھلے ہوئے ہوں تو نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ مِقدار میں بال کُھلے ہوئے ہیں یا چادر، دوپٹہ باریک ہونے کی وجہ سے چوتھائی کی مِقدار بالوں کی رَنگت ظاہر ہو رہی ہے تو اس بِنا پر نماز نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں: (1) اگر عورت نے نماز ہی اس حالت میں شروع کی کہ اِس قَدر بال کھلے ہوئے تھے یا ان کی رَنگت ظاہر ہو رہی تھی تو نماز شروع ہی نہیں ہوئی (2) اگر یہ حالت نماز شروع ہونے کے بعد پیدا ہوئی اور عورت نے اِسی حالت میں کوئی رُکن ادا کر لیا یا ایک رُکن یعنی تین مرتبہ سُبحٰن اللہ کہنے کی مِقدار (دیر) گُزر گئی تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر ایک رُکن (یعنی تین مرتبہ سُبحٰن اللہ کہنے) کی مُدت گزرنے سے پہلے ہی بال چھپا لئے، تو نماز ہو گئی۔

یاد رہے کہ یہ تفصیل چوتھائی کی مِقدار بِلا قَصد (بغیر اِرادہ کے) کُھل جانے کی صورت میں ہے، اگر کوئی عورت قَصداً (جان بوجھ کر) حالتِ نماز میں چوتھائی کی مِقدار بال کُھول لے تو فوراً نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ ایک رُکن کی مِقدار تاخیر نہ کی ہو۔

تنبیہ: عورت کے اَعضائے ستر میں سَر اور سَر سے جو بال لٹک رہے ہوتے ہیں، یہ دو الگ الگ عُضو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سَر کی تعریف یہ ہے کہ پیشانی سے اوپر جہاں سے عادۃً بال اُگنا

شروع ہوتے ہیں، وہاں سے لے کر گردن کی شُروع تک طُول میں اور ایک کان سے دوسرے کان تک عَرض میں (یعنی عادۃً جہاں بال اُگتے ہیں) یہ سَر ہے۔ لہٰذا اگر نظر آنے والے بال سَر کی حد میں ہوں، مثلاً: پیشانی کی جانِب سے بال نظر آرہے ہوں تو اس میں سَر کی چوتھائی کا لحاظ ہو گا اور اگر سَر سے لٹکنے والے بالوں میں سے کچھ ظاہر ہوں تو صرف ان لٹکنے والے بالوں کی چوتھائی دیکھی جائے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 94:

عورت کا جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ احادیثِ طیبہ میں جُوڑا باندھ کر (یعنی بالوں کو اکٹھا کر کے سر کے پیچھے گرہ دے کر) نماز پڑھنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے، تو آج کل عورتیں کیچر (Hair clip) لگا کر بالوں کو اوپر کی طرف فولڈ کر لیتی ہیں، کیا کیچر (Hair clip) یا کسی اور چیز کے ذریعہ جُوڑا بنے بالوں کے ساتھ نماز پڑھنا عورتوں کے لئے منع ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

احادیثِ طیبہ میں سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جُوڑا بندھے بالوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جو ممانعت فرمائی ہے، وہ مَردوں کے ساتھ خاص ہے جس کی صراحت خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، عورتوں کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔ مَردوں کے لئے ممانعت کی

حکمت شارحینِ حدیث نے یہ بیان فرمائی، تاکہ مرد کے سَر کے ساتھ ساتھ اُس کے بال بھی زمین پر گریں اور رب تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں، پھر اس پر فقہائے کرام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مَردوں کے لئے مکروہِ تحریمی ہے۔

جبکہ عورت کے بال ستر عورت میں داخل ہیں یعنی غیر مُحْرم کے سامنے اور بالخصوص نماز میں ان کو چھپانا فرض ہے، اگر عورتیں جُوڑا نہ باندھیں تو حالتِ نماز میں اُن کے بال بکھر سکتے ہیں، جس سے اُن کے بالوں کی بے ستری کا اندیشہ ہے، جس سے نماز پر اثر بھی پڑے گا، لہٰذا اگر عورتیں اپنے بالوں کو سر کے پیچھے اکٹھا کر کے گرہ لگالیں یا اُن کو کیچر (Hair clip) وغیرہ کے ذریعہ گرفت میں لے لیں تو بالوں کو چھپانے میں معاوِن ثابت ہوں گے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ95:

بیوی کا شوہر کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے مرد مسجد میں جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے، تو کیا گھر میں بیوی کا امام بن کر جماعت کروانے کی اجازت ہے؟ نیز بیوی کہاں کھڑی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے مرد مسجد میں جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو گھر میں بیوی کے

ساتھ جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے۔اس صورت میں بیوی پچھلی صف میں کھڑی ہو یا کم از کم اُس کے پاؤں اِس سے پیچھے ضرور ہوں، اس لئے کہ اگر عورت و مرد کے ٹخنے برابر ہوئے تو عورت کی نماز نہ ہو گی، بلکہ اگر مرد نے شروع نماز میں اس کی امامت کی نیت کی ہو تو دونوں ہی کی نہ ہو گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح	کتبـــــــــــــــــــــــہ
مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری	المتخصص فی الفقہ الاسلامی
	نور المصطفی عطاری

فتوی 96:

عورتوں کا جماعت کے ساتھ ”صلوٰۃ التسبیح“ پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتوں کا مِل کر صلوٰۃ التسبیح پڑھنا کیسا؟ یعنی ایک عورت امامت کرے اور بقیہ اس کی اِقتداء میں نماز پڑھیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ نوافِل کی کثرت یقیناً رب تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ اور کثیر فضائل کے حُصول کا سبب ہے، یہاں تک کہ کل بروزِ قیامت فرائض کی کمی بھی نوافِل سے پوری کی جائے گی۔

لیکن یاد رہے عورتوں کا مِل کر صلوٰۃ التسبیح یا کوئی بھی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا، جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی جماعت مطلقاً مکروہِ تحریمی ہے، خواہ وہ فرض نماز ہو، صلوٰۃ التسبیح ہو یا دیگر نوافِل ہوں اور امام چاہے پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو کر امامت کروائے یا آگے بڑھ کر،

بہر صورت مکروہ ہے، بلکہ آگے کھڑی ہو کر امامت کروانے میں کراہت دہری ہو جائے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی97:

تکونی اسکارف پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا تکونی اسکارف کو اس طرح پہن کر نماز پڑھنا کہ اسکارف کے دونوں پلوؤں کو گردن پر سیفٹی پِن کے ساتھ ملا لیا جائے اور اس کے دونوں کنارے سینے پر لٹکتے ہوں، کیا یہ صورت سَدل میں آئے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیان کی گئی صورت میں جب دونوں پلوؤں کو سیفٹی پن لگا کر ملا دیا تو یہ سدل سے نکل گیا کیونکہ چادر، مفلر وغیرہ جو کپڑے اُوڑھے جاتے ہیں، پہنے نہیں جاتے ان میں سدل کی تعریف میں دونوں پلوؤں کو ملائے بغیر لٹکانے کی قید ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی98:

غیر مَردوں کی موجودگی میں نماز پڑھتے ہوئے منہ ڈھانپنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کی نماز کا

وقت ایسی جگہ ہو گیا کہ جہاں اجنبی لوگ موجود ہیں، تو کیا وہ چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے لیے اجنبی لوگوں سے ہٹ کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، تو اجنبی لوگوں کی موجودگی میں چہرہ ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 99:

سجدہ میں عورت بوجہِ عذر پیٹ رانوں سے نہ لگائے تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ایسی خاتون کہ جو اُمید سے ہے، اُسے سجدہ کرتے ہوئے اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ لگانے میں تکلیف اور آزمائش کا سامنا ہے۔ عام حالت میں تو ممکن تھا، مگر اب حمل کا ساتواں ماہ ہے، جس کے سبب معمول کے مطابق سجدہ کرنا مشکل ہے۔ کیا وہ پیٹ کو رانوں کے ساتھ مس کیے بغیر کچھ اونچی رہ کر، یعنی پیٹ کو کچھ اوپر رکھ کر سجدہ کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر عورت کو اُمید سے ہونے یا کسی بھی دوسرے عذر کے سبب پیٹ کو رانوں کے ساتھ لگانا دشوار اور تکلیف دَہ ہو تو پیٹ کو رانوں سے جدا رکھ کر سجدہ کر سکتی ہے۔ اِس میں شرعاً کوئی حرج

نہیں، کیونکہ عورت کے حق میں سمٹ کر رانوں کو پیٹ سے لگاتے ہوئے سجدہ کرنا سجدے کی سنتوں میں سے ہے۔ فقہائے دین نے عورت کی کیفیتِ سجدہ بیان کرتے ہوئے "ینبغی للمرأۃ" اور "السنۃ فی حقھا" کے جملے استعمال کیے ہیں، جو اِس طریقے کے "سنتِ سجدہ" ہونے کی دلیل ہے، لہٰذا عذر کے سبب اِس انداز کو چھوڑنے کی بھی اجازت ہے، بلکہ جب اس کے بغیر ممکن نہیں تو ایسا کرنا ضروری ہو گا، نیز ہمارا دینِ اسلام مرد و عورت کو اُن کی طاقت و حالت کے مطابق ہی مکلف بناتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: "اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔"[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 100:

عورت جمعہ والے دن بھی نمازِ ظہر ہی ادا کرے گی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت جمعہ کے دن ظہر پڑھے گی یا جمعہ کی نماز ادا کرے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت جمعہ والے دن بھی نمازِ ظہر ہی ادا کرے گی کہ جمعہ فرض ہونے کی چند شرائط ہیں، انہی میں سے ایک شرط مرد ہونا بھی ہے، لہٰذا عورت پر جمعہ فرض نہیں۔ البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین

---

1 ...(سورۃ البقرۃ، پارہ 3، آیت 286)

رہے کہ اگر کسی عورت نے جمعہ ادا کرلیا، تو اُس پر سے نمازِ ظہر ساقط ہو جائے گی۔[1]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 101:

کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھ سکتی ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورتیں نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے جنازے کے ساتھ جا سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورتوں کا نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانے سے منع فرمایا، بلکہ ایسی عورتوں کو ثواب سے خالی، گناہ سے بھری ہوئی فرمایا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے مجموعۂ احادیث "سننِ ابنِ ماجہ" میں نقل کرتے ہیں: "عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم فَإِذَا نِسْوَةٌ جُلُوسٌ فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُنَّ قُلْنَ: نَنْتَظِرُ الْجِنَازَةَ، قَالَ: هَلْ تَغْسِلْنَ قُلْنَ: لَا، قَالَ: هَلْ تَحْمِلْنَ، قُلْنَ: لَا، قَالَ: هَلْ تُدْلِينَ فِيمَنْ يُدْلِي، قُلْنَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْنَ مَأْزُورَاتٍ غَيْرَ مَأْجُورَاتٍ" یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ

1 ... (تنویر الابصار مع الدر المختار، 3/30-32 ملتقطاً-بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 1/285 ملتقطاً-نور الایضاح وشرحہ مراقی الفلاح، ص269-بہارِ شریعت، 1/770، 771 ملتقطاً)

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے، تو کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم کیوں بیٹھی ہو؟ عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں۔ فرمایا: کیا تم غسل دو گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تم جنازہ اُٹھاؤ گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میّت کو قبر میں اتارو گی؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: گناہ سے بھری ہوئی، ثواب سے خالی ہو کر لوٹ جاؤ۔(1)

امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ "الجامع الصغیر" میں نقل کرتے ہیں: گناہ سے بھری ہوئی، ثواب سے خالی لوٹ جاؤ۔ (2)

عورتوں کے جنازے کے ساتھ جانے کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ "در مختار" میں لکھتے ہیں: عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا، مکروہِ تحریمی ہے۔(3)

عورتوں کا جنازہ اُٹھانے کا حکم بیان کرتے ہوئے "الاشباہ والنظائر" میں ہے عورت جنازہ نہیں اُٹھائے گی، اگرچہ عورت کی میّت ہو۔(4)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں: "عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔"(5)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

1...(ابنِ ماجہ، ص113)

2...(جامع الصغیر مع فیض القدیر، 1/605)

3...(در مختار، 3/162)

4...(الاشباہ والنظائر، ص358)

5...(بہارِ شریعت، 1/823)

روزہ وزکوٰۃ کے احکام

فتویٰ102:

دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے رمضان کے روزے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے رمضان کے روزے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دودھ پلانے والی ماں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ دودھ پلانے سے اگر اسے یا اس کے بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو، تو اسے اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ پھر رمضان گزر جانے کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔“ (1)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ103:

نفلی روزے میں حیض آگیا تو کیا نفلی روزے کی قضا لازم ہو گی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا اور اسے روزے کے دوران حیض آگیا، تو کیا نفلی روزے کی قضا لازم ہو گی یا روزہ

1...(بہارِ شریعت، 1/ 1003، مکتبۃ المدینہ)

معاف ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت پر اس نفلی روزے کی قضالازم ہے۔

در مختار میں ہے:"ولو شرعت تطوّعاً فیھما فحاضت قضتھما" یعنی اگر عورت نے نفلی روزہ رکھا یا نفلی نماز شروع کی اور اس دوران حیض آگیا تو نفلی نماز یا نفلی روزے دونوں صورتوں میں قضاءًلازم ہوں گے۔[1]

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمۃ فرماتے ہیں:"روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا،تووہ روزہ جاتا رہااس کی قضا رکھے، فرض تھا،تو قضا فرض ہے اور نفل تھا،تو قضا واجب۔"[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی104:

کیادورانِ نفاس ادا کی گئی نماز و نفلی روزے کی قضا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کو پہلے بچہ کی ولادت کے بعد چند دن خون آکر رُک گیا۔چند دن انتظار کرنے کے بعد یہ سمجھ کر کہ

1...(الدرّ المختار معہ ردّ المحتار،1/533)

2...(بہار شریعت،1/382)

اب دوبارہ خون نہیں آئے گا، اُس عورت نے غسل کرکے نمازیں پڑھنا شروع کر دیں، چونکہ محرم کا مہینہ تھا اس لئے نفلی روزے بھی رکھنا شروع کر دیے، لیکن چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے، مثلاً: اکتیسویں دن دوبارہ خون آگیا اور چند دن آکر چالیس دن کے اندر مکمل طور پر رُک گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ عورت نے اُس وقفہ کے دوران جو نمازیں پڑھیں اور نفلی روزے رکھے، تو کیا وہ شرعاً درست تھے یا اُن کی قضا لازم ہے؟ نیز روزے کی حالت میں جو دوبارہ خون آیا، تو کیا وہ روزہ ٹوٹ گیا؟ اور اگر ٹوٹ گیا، تو کیا اُس کی قضا لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت کی نمازیں اور روزے نہیں ہوئے اور نہ ہی اُس پر ان کی قضا لازم ہے، یونہی ایامِ نفاس میں جس نفلی روزے کے دوران نفاس کا خون آیا، اُس کی بھی قضا لازم نہیں ہے کہ وہ روزہ شروع ہی نہیں ہوا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ بچہ کی ولادت کے بعد چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے خون رُک جائے اور کچھ دن کے وقفہ کے بعد چالیس دن کے اندر (مثلاً اکتیسویں دن) دوبارہ خون آجائے، تو شرعی طور پر بچہ کی پیدائش سے لے کر آخری خون کے بند ہونے تک کا پورا عرصہ نفاس شمار ہوگا، خواہ درمیان کے کچھ دنوں میں خون نہ آیا ہو، اس دوران عورت نے جو نمازیں ادا کیں یا روزے رکھے، تو وہ نہ ہوئے کہ یہ عبادات حالتِ نفاس میں ادا کی گئیں، جبکہ نفاس نماز و روزہ دونوں سے مانع ہے، لہٰذا پاک ہونے کے بعد بھی ان کی قضا لازم نہیں، البتہ اگر فرض، واجب روزے ہوتے، تو شرعاً لازم ہونے کی وجہ سے ان کی قضا لازم ہوتی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی105:

تردُّد کے ساتھ روزے کی نیت کرنے پر روزے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو رات میں پیٹ میں شدید درد ہوا تو اس نے سحری میں اس طرح روزے کی نیت کی کہ اگر دن میں میرے پیٹ میں درد ہوا تو میرا روزہ نہیں، ورنہ میرا روزہ ہے۔ اب ہوا یوں کہ فجر کی نماز کے بعد پھر اس کے پیٹ میں شدید درد ہوا جس کی وجہ سے مجبوراً اسے شربت پینا پڑا۔

آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں کیا ہندہ پر اس روزے کی قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہو گا؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اگر اصلِ نیت ہی میں شک ہو تو اس صورت میں وہ شخص روزہ شروع کرنے والا نہیں کہلائے گا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں ہندہ کا وہ روزہ شروع ہی نہیں ہوا کہ جس کی قضاء یا کفارہ اس پر لازم ہو۔

البتہ صورتِ مسئولہ میں اگر وہ فرض روزہ تھا تو ہندہ پر اس روزے کی قضا لازم ہے اور اگر نفل روزہ تھا تو ہندہ پر شرعاً کچھ بھی لازم نہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ

ہے یہ نیت صحیح نہیں، بہر حال وہ روزہ دار نہیں۔"[1]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی:106

کیا سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، جبکہ وہ شرعی فقیر ہو اور سیدہ یا ہاشمیہ بھی نہ ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوتیلی ماں، جو سیدہ یا ہاشمیہ نہ ہو اور شرعی فقیر بھی ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

یاد رہے کہ شرعی فقیر وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر تو ہو، مگر اس کی ضروریاتِ زندگی میں گھرا ہوا ہو یا اتنا مقروض ہو کہ قرضہ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

---

1 ...(بہار شریعت، 1/968-الحیط البرھانی، 3/364-فتاوی عالمگیری، 1/195)

فتوی107:

زکوٰۃ سے بچنے کے لیے نصابِ زکوٰۃ دوسرے کی ملک کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد نے سونے کی جیولری لے کر میری شادی کے لئے میری مِلک کر دی ہے ابھی شادی نہیں ہوئی، اس جیولری پر جو زکوۃ بنتی ہے، وہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس پیسے نہیں ہیں، تو کیا میں وہ زیور اپنی نابالغ بھانجی کی ملک کر سکتی ہوں تا کہ اس پر زکوٰۃ نہ بنے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ اسی سونے سے یا پھر اس کو بیچ کر یا قرض لے کر زکوٰۃ ادا کریں، زکوٰۃ سے بچنے کے لئے حیلہ کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

غمز عیون البصائر میں ہے:"الفتوى على عدم جواز الحيلة لإسقاط الزكاة وهو قول محمد رحمه الله تعالىٰ وهو المعتمد "ترجمہ: اسقاطِ زکوٰۃ کے لئے حیلہ کرنے کے ناجائز ہونے پر فتویٰ ہے اور یہی امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے، اور اسی پر اعتماد ہے۔[1]

فتاوی رضویہ میں ہے:" ہمارے کتبِ مذہب نے اس مسئلہ میں۔۔۔۔صاف لکھ دیا کہ فتوٰی امام محمد کے قول پر ہے کہ ایسا فعل جائز نہیں، امام الائمہ سراج الامہ حضرت سیدنا امامِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا مذہب بھی یہی مذہبِ امام محمد ہے کہ ایسا فعل ممنوع وبد ہے۔"[2]

1...(غمز عیون البصائر، 4/222)

2...(فتاوی رضویہ، 10/189، 190)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی:108

شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کے برتن، تکیے اور بیڈ شیٹ وغیرہ، شوہر کی اجازت ورضامندی کے بغیر کسی غریب کو دے سکتی ہے؟ اس حوالے سے تفصیلی رہنمائی فرمادیں کہ بیوی کے لئے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیوی کو شوہر کی غیر موجودگی میں گھر کی ذمہ دار، نگران اور نگہبان بنایا گیا ہے اور نگرانی کا مطلب یہی ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں کوئی تصرف نہ کرے اور قرآن پاک میں نیک عورتوں کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ وہ شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرتی ہیں اور احادیث میں ایسی عورت کو بہترین عورت قرار دیا گیا، جو شوہر کے مال کی حفاظت کرے اور یہ حکم دیا گیا کہ عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔

لہٰذا کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ شوہر کے مال میں سے کوئی بھی چیز اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرے، اگر وہ ایسا کرے گی، تو گنہگار ہو گی اور شوہر بیوی سے ان چیزوں کا

مطالبہ کر سکتا ہے، ہاں اگر شوہر کی صراحتاً یا دلالۃً اجازت ہو، تو اس کا مال (بقدرِ اجازت) صدقہ کرنے میں حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

حج وعمرہ کے احکام

فتوی109:

عورت کے پاس کتنی رقم ہو تو حج فرض ہوتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان عاقلہ بالغہ تندرست عورت کے پاس کتنی مالیت ہو تو اس پر حج کرنا فرض ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو عاقلہ بالغہ تندرست مسلمان خاتون اپنی حاجت سے زائد اتنی مالیت رکھتی ہو کہ حج کے زادِ سفر اور آنے جانے کے خرچ پر قادر ہو اور کسی قابلِ اعتماد محرم کے اخراجات کی استطاعت ہو، تو اُس پر حج کرنا لازم ہے اور اس محرم کے اخراجات بھی عورت کے ذمے ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی110:

عورت کے پاس حج کے اخراجات ہوں، مگر محرم کے اخراجات نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے پاس کچھ سونا ہو اور نقدی بھی ہو اور وہ اپنے حج کے اخراجات کر سکتی ہو، لیکن کسی محرم کے اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتی، تو کیا اس پر حج فرض ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر عورت کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ خود حج کر سکتی ہے، لیکن اس کے پاس محرم کے حج کے اخراجات نہیں ہیں اور محرم بھی عورت کے اخراجات کے بغیر ساتھ جانے کے لیے تیار نہیں، تو فرضیتِ حج کی دیگر شرائط کی موجودگی میں عورت پر حج تو فرض ہو جائے گا، لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب عورت محرم کے خرچ پر بھی قادر ہو جائے یا محرم عورت کے اخراجات کے بغیر ہی ساتھ جانے کے لیے تیار ہو جائے، اگر پوری زندگی عورت محرم کے حج کے اخراجات پہ قادر نہیں ہوتی یا وہ بغیر اخراجات کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا، تو عورت پر واجب ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنی طرف سے حج بدل کروانے کی وصیت کر جائے، اگر نہیں کرے گی تو گنہگار ہو گی۔

یاد رہے کہ یہاں حج کی ادائیگی کے لئے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا اس وجہ سے ضروری ہے کیونکہ عورت کو حج، عمرہ یا اس کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لئے شرعی سفر (جس کی مقدار تقریباً بانوے کلو میٹر ہے) کرنا پڑے، تو اس کے ہمراہ شوہر یا کسی قابلِ اعتماد محرم کا ہونا شرط ہے، اس کے بغیر عورت کا شرعی سفر کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے اور پاکستان سے مکہ تک کی مسافت یقیناً شرعی سفر کی اقل مدت سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا عورت کا شوہر یا محرم کے بغیر جانا، جائز نہیں ہو گا۔

نوٹ: حج کے بارے میں تفصیلی احکام جاننے کے لئے بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 6 سے "حج کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی111:

کیابیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جاسکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت پر حج فرض ہے اور اس کے ساتھ حج پر جانے کے لیے اس کے محارم میں سے اس کے والد اور بھائی بھی موجود ہیں، لیکن اس کا شوہر اس کو حج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا، تو کیا یہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والد اور بھائی کے ساتھ حج پر جاسکتی ہے؟ اگر جائے تو کیا اس معاملے میں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دریافت کی گئی صورت میں جبکہ عورت پر حج فرض ہے اور ساتھ جانے کے لیے محرم یعنی اس کے والد اور بھائی بھی موجود ہیں تو اس پر لازم ہے کہ محرم کے ساتھ حج پر جائے، اگرچہ شوہر منع کرے اور اس کی اجازت نہ دے، کیونکہ حج فرض ہوجانے کے بعد فوری طور پر اس کی ادائیگی لازم وضَروری ہے اور اس صورت میں تاخیر کرنا ناجائز وگناہ ہے اور اس صورت میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانے کی صورت میں گنہگار بھی نہ ہوگی، کیونکہ شوہر کی اطاعت جائز کاموں میں ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کرے، تو اس میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

لہٰذا حج فرض ہو اور ساتھ جانے کے لیے محرم بھی تیار ہو، لیکن شوہر اجازت نہ دے تو بیوی بغیر اس کی اجازت کے بھی جاسکتی ہے، لیکن چاہیے یہ کہ شوہر اللہ تعالیٰ کے اس فرض کی ادائیگی میں حائل نہ ہو، بلکہ رضائے الٰہی کے لیے خود برضاورغبت اسے سفرحج پر جانے کی اجازت دے

کر خود بھی گناہ سے بچے اور اپنی بیوی کو بھی بچائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 112:

شوہر یا محرم مرد کے بغیر عورت کا سفر عمرہ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو خواتین ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں اور دونوں بیوہ ہیں، یہ دونوں عمرے پر جانا چاہ رہی ہیں، ان دونوں کی عمریں 54 اور 55 سال ہیں، ان کے ساتھ ان کا کوئی بیٹا، بھائی یا کوئی اور محرم مرد نہیں جارہا، تو سوال یہ ہے کہ ان خواتین کا اس طرح تنہا عمرے پر جانا، جائز ہے یا نہیں، جبکہ وہ پاکستان میں رہتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شریعت مطہرہ میں کسی بھی عورت کے لئے شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت (یعنی 92 کلومیٹر یا اس سے زائد کی مسافت) کا سفر کرنا ناجائز و حرام ہے، خواہ وہ سفر حج و عمرہ کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی ہو۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں وہ دونوں خواتین بغیر کسی محرم مرد کے عمرے کے لیے تنہا سفر نہیں کر سکتیں، اگر جائیں گی تو گنہگار ہوں گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی113:

جوان لڑکی کا اپنی والدہ اور ماموں کے بیٹے کے ساتھ عمرے پر جانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون اپنے بھتیجے کے ساتھ عمرے پر جارہی ہے۔اس خاتون کی ایک جوان بیٹی بھی ہے،وہ خاتون چاہتی ہے کہ یہ بھی ہمارے ساتھ عمرے پر چلی جائے،تو کیا اس لڑکی کا یوں سفر کرنا،جائز ہے یا نہیں؟ اور والدہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کچھ چھوٹ ملے گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں وہ خاتون تو اپنے بھتیجے کے ساتھ سفر کر سکتی ہے، مگر اس کی بیٹی نہیں جاسکتی،والدہ کے ساتھ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا،لڑکی کے لئے اس کا اپنا محرم ہونا ضروری ہے،جبکہ ماموں زاد غیر محرم ہوتے ہیں اور ان سے پردہ لازم ہے،لہٰذا وہ خاتون خود جانا چاہے تو جاسکتی ہے،مگر اپنی بیٹی کو ساتھ نہیں لے جاسکتی،کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں کسی بھی عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زائد کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے،خواہ وہ سفر حج وعمرہ کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی114:

عورت کا بغیر مَحرم حج و عمرہ پر جانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کوئی عورت بغیر مَحرَم حج وعمرے کے لیے جاسکتی ہے؟ جبکہ عورت بغیر محرم دیگر ممالک اور اپنے ملک میں دیگر شہروں کا سفر کرتی ہے تو حج یا عمرے کے لئے کیوں نہیں جاسکتی؟ کسی عورت کے پاس محدود رقم ہو جس سے وہ خود حج یا عمرہ کر سکتی ہے، تو کیا کسی گروپ یا فیملی کے ساتھ جاسکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جس عورت کو حج وعمرہ یا کسی اور کام کے لئے شَرعی سفر کرنا پڑے (شرعی سفر سے مراد تین دن کی راہ یعنی تقریباً 92 کلو میٹر یا اس سے زائد سفر کرنا پڑے، بلکہ خوفِ فتنہ کی وجہ سے تو عُلَما ایک دن کی راہ جانے سے بھی مَنْع کرتے ہیں) تو اس کے ہمراہ شوہر یا مَحْرَم ہونا شرط ہے، اس کے بغیر سفر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ لہٰذا یہ حکم صرف حج وعمرے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی بھی جگہ شرعی سفر کرنا پڑے تو یہی حکم ہو گا، خواہ عورت کتنی ہی بوڑھی ہو، بغیر مَحْرَم سفر نہیں کر سکتی، کسی گُروپ وفیملی کے ساتھ بھی نہیں جاسکتی اگر جائے گی، تو گنہگار ہو گی اور اس کے ہر قدم پر گُناہ لکھا جائے گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو عبداللہ محمد سعید عطاری مدنی

فتوی115:

حائضہ کا بغیر نیت احرام مسجد عائشہ سے گزرنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ حالتِ حیض میں حرمِ مکہ سے مسجد عائشہ تک گئی پھر احرام کی نیت کے بغیر ہی دوبارہ حرم میں واپس آگئی کیونکہ اس کا عمرہ کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ تو کیا اس صورت میں ہندہ پر کوئی کفارہ لازم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جی نہیں! پوچھی گئی صورت میں ہندہ پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا، کیونکہ مسجد عائشہ حل میں ہے اور حل سے حرم آتے وقت اگر کسی شخص کا عمرہ یا حج کا ارادہ نہ ہو تو وہ بلا احرام بھی حدودِ حرم میں داخل ہو سکتا ہے۔[1]

اس صورت میں اس پر عمرہ یا حج کرنا لازم نہیں ہو گا۔[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی116:

حالتِ حیض میں احرام کی نیت کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت

1...(ردالمحتار علی الدر المختار، 3/553-554)

2...(بہار شریعت، 1/1068-1069)

پاکستان سے عمرہ پر جانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو جس وقت روانگی ہو اس دن وہ حیض کی حالت میں ہو، تو کیا کیا جائے؟ کیا احرام اس حالت میں باندھا جاسکتا ہے؟ نیز اسی حالت میں غسل کیا جائے گا، جیسا کہ عام حالت میں بھی غسل کر کے احرام باندھا جاتا ہے، اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حالتِ حیض میں بھی احرام کی نیت (Intention) ہو سکتی ہے اور جو عورت عمرہ کے لئے ہی پاکستان سے سفر کر رہی ہے اس پر لازم ہے کہ احرام کے بغیر مِیقات سے نہ گزرے، اور حالتِ حیض میں ہونا، احرام سے مانِع نہیں ہے، اور حالتِ حیض یا نِفاس والی عورت کو بھی حکم ہے کہ احرام سے پہلے غسل بھی کرے کیونکہ یہ غسل طَہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ صفائی، سُتھرائی اور اپنے آپ سے بدبو کو دور کرنے کے لئے ہے۔

اس حالت میں چونکہ عورت پر قرآن کی تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، مسجِد میں جانا، طواف کرنا یہ سب کام حرام ہیں، لہٰذا وہ عورت احرام کی نیّت ضرور کرے گی اور احرام کی تمام پابندیوں کا بھی خَیال رکھے گی، لیکن مکہ مکرمہ پہنچ کر بھی جب تک حیض کی حالت رہے وہ مسجد میں نہیں جائے گی بلکہ ہوٹل میں ہی پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب حیض خَتم ہو جائے تو پھر پاکی کے لئے غسل کرے اور پھر طواف اور دیگر مناسکِ عُمرہ ادا کرے۔

ہاں البتہ اس حالت میں تلاوتِ قرآن کے علاوہ تسبیحات، دُرُود شریف، ذِکرُ اللہ، وغیرہ کرنا منع نہیں ہے، اس کی اجازت ہے، بلکہ جتنے دن ایسی حالت میں رہے تو یہ اعمال بجالاتی رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا ذخیرہ حاصل ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی 117:

عورت کا حج وعمرہ کے لئے اِحرام (خصوصی اسکارف) لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حج یا عمرہ کرنے کے لئے احرام (خصوصی اِسکارف) لینا ضروری ہے یا وہ اپنے عَبایا میں بھی عمرہ کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ (لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک۔۔اِلَخ) پڑھتے ہیں جس سے بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں اس کو اِحرام کہتے ہیں اور مجازاً اُن دو اَن سِلی سفید چادروں کو اِحرام کہہ دیا جاتا ہے، جو حالتِ اِحرام میں استعمال کی جاتی ہیں، لیکن یہ چادریں اِحرام نہیں ہیں، صرف مَردوں کے لئے اس وجہ سے ضروری ہیں کہ مَردوں کے لئے حالتِ احرام میں سِلا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے، لیکن عورتوں کے لئے ایسا نہیں ہے، انہیں حالتِ احرام میں سِلے ہوئے کپڑے موزے دستانے پہننے کی اجازت ہے بلکہ چہرے، دونوں ہاتھ پہنچوں تک، قدم اور ان کی پُشت کے علاوہ حسبِ معمول اپنا سارا بدن چھپانا فرض ہے صرف چہرہ کُھلا رکھنا ضروری ہے کہ اس کو حالتِ اِحرام میں اس طرح چُھپانا کہ کپڑا وغیرہ چہرے سے مَس کر رہا ہو عورت کے لئے حرام ہے ہاں اَجنبیوں سے پردہ کرنے کے لئے چہرے کے سامنے چہرے سے جُدا کسی چیز کی آڑ کر لے مثلاً: گتا وغیرہ یا ہاتھ والا پنکھا چہرے کے سامنے

رکھے لہٰذا عورت اپنے عَبایا میں یا کسی بھی قسم کے کپڑے جن میں چہرے کے علاوہ سارا جسم چھپا ہوا ہو حج یا عُمرہ کر سکتی ہے خاص اِحرام کے نام پر جو بازار سے اسکارف ملتا ہے وہ پہننا ضروری نہیں ہے۔

یاد رہے کہ پہنچوں تک کلائیوں سے نیچے نیچے تک ہاتھ اور قدم اور اس کی پشت کھلی رکھ سکتی ہے مگر چُھپانا چاہے، تو اس میں بھی حَرَج نہیں، بلکہ بہتر ہے اس لئے دستانے اور موزے پہن سکتی ہے، ہاں چہرہ ہر گز نہیں چُھپا سکتی کُھلا رکھنا ضروری ہے جو طریقہ بیان ہوا چہرے سے جدا کسی چیز سے آڑ کر لے اسی صورت پر عمل کر سکتی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ118:

عورت طواف کے بعد کے نوافل کہاں پڑھے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو نفل پڑھنا مستحب ہے، کیا عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے یا عورتیں یہ دو نفل کسی اور مقام پر ادا کریں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر مقامِ ابراہیم پر رَش کے سبب مَردوں سے جسم چھونے یا ٹکراؤ اور اِختلاط کا اندیشہ ہو تو طواف کے نوافل کے متعلق عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت یہ نوافل مقامِ ابراہیم پر ادا نہ کرے، بلکہ یہ نوافل ایسی جگہ ادا کرے جہاں مَردوں سے ٹکراؤ اور مَس کا اندیشہ نہ ہو۔ البتہ اگر

مقامِ ابراہیم پر مَردوں سے ممنوع اِختلاط کا خدشہ نہ ہو تو عورت کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کرے۔ یہی حکم حَجَرِ اَسود کا اِستلام کرنے اور کوہِ صفا پر چڑھنے کا ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 119:

حالتِ احرام میں عورت کے پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جائے تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی حالتِ احرام میں چُھپ جانے میں شرعاً کوئی حرج ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے پاؤں کی ہڈی چُھپ جانے میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کا احرام فقط چہرے میں ہے یعنی چہرہ نہیں ڈھانپے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 120:

تقصیر میں تاخیر کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت نے

---

1 ...(در مختار مع رد المحتار، 3/630، بحر العمیق، 2/1248)

عمرہ ادا کیا، صرف تقصیر کرنا باقی تھی کہ وہ ہوٹل میں آگئی اور پورا دن گزر گیا اور اگلے دن شام کو تقصیر کی اس دوران اس عورت نے کوئی محظورِ احرام کام نہیں کیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ تقصیر میں تقریباً دو دن کی تاخیر کرنے سے کوئی دَم وغیرہ تو لازم نہیں ہوا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

صورتِ مسئولہ میں صرف اس وجہ سے کوئی چیز لازم نہیں ہو گی کہ اس نے تقصیر میں دو دن کی تاخیر کی ہے، کیونکہ عمرے میں سعی کر لینے کے بعد تقصیر کا کوئی خاص وقت متعین نہیں ہے بلکہ معتمر جب بھی تقصیر کرے گا اسی وقت احرام سے نکلے گا۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 121:

کیا خواتین بھی رَمل کریں گی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا طواف میں مَردوں کی طرح خواتین بھی رمل کریں گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جس طواف کے بعد سعی ہو (جیسے عمرے کا طواف وغیرہ) تو اس کے پہلے تین چکروں میں "رمل" کرنا سنت ہے۔ رمل سے مراد یہ ہے کہ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھتے اور کندھوں کو

ہلاتے ہوئے چلا جائے، جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ رمل فقط مَردوں کے ساتھ خاص ہے، خواتین رمل نہیں کریں گی، بلکہ درمیانی چال ہی چلیں گی کہ اس میں ان کے لئے پردے کا اہتمام زیادہ ہے۔ یہی حکم سعی کرتے ہوئے "میلین اخضرین" کے درمیان دوڑنے کا ہے کہ وہاں بھی خواتین دوڑے بغیر درمیانی چال ہی چلیں گی۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد فرحان افضل عطاری

فتوی 122:

حالتِ احرام میں عورت کے سر کے کچھ بال کھل جائیں تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر عورت احرام کی حالت میں ہو اور اس کے سر کے بالوں سے اسکارف وغیرہ ہٹ جائے اور اس کے بال نظر آنا شروع ہو جائیں، پھر معلوم ہونے پر عورت ان بالوں کو چھپالے، تو اب اس عورت کے لیے کیا حکم ہو گا؟ اس پر دم یا صدقہ وغیرہ لازم ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے بال ستر میں شامل ہیں اور احرام کی حالت میں ستر کھل جائے، تو کوئی کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ البتہ نامحرم کے سامنے جان بوجھ کر ستر کا کوئی بھی حصہ ظاہر کرنا حرام ہے اور تمام احتیاط کے ساتھ بال چھپائے تھے، لیکن کب ظاہر ہوئے معلوم نہیں ہوا تو اس کا مواخذہ نہیں۔

واضح رہے طواف کوئی بھی ہو مرد و عورت کو اپنی تفصیل کے مطابق جو بھی ستر کے اعضاء ہیں ان کا چھپانا واجب ہے۔ اور کھلنے والے حصے کی مقدار اور طواف کی اقسام کو لے کر کفارہ ہونے یا نہ ہونے اور اس کی اقسام میں کافی تفصیل ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 123:

عورت کا عمرے کے طواف و سعی کے بعد اپنے شوہر کا حلق یا تقصیر کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت جو عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہو چکی، ابھی تقصیر نہیں کی وہ اپنے شوہر کے احرام سے نکلنے کے وقت (یعنی اس کے عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہونے کے بعد) کیا اس کا حلق یا تقصیر کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جی ہاں! کر سکتی ہے کہ جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا، تو اب مُحرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا ابھی مُحرم ہو اور اسکا احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا ہو۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

---

1 ...(الہدایہ، 1/277- بہار شریعت، 1/483)

رضاعت کے احکام

فتوی124:

انسانی دودھ سے متعلق مسائلِ شرعیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے بچے نے حال ہی میں دودھ پینا چھوڑا ہے۔ کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ خود بخود بریسٹ سے دودھ آنے لگ جاتا ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا اور کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی کپڑے ناپاک ہوں گے۔ کیونکہ قوانینِ شرعیہ کی روشنی میں وضو یا غسل واجب کرنے والی اور کپڑوں کو ناپاک کرنے والی چیز کا حدث و نجس ہونا ضروری ہے، جب کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق انسانی دودھ پاک ہے، نجس نہیں۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی125:

کیا بچے کو دودھ پلانے میں شمسی مہینے کا اعتبار کر سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچے کو دو سال

---

1 ...(خزانۃ المفتین، 1/4 مخطوطہ - فتاوی رضویہ، 1/364)

تک دودھ پلاسکتے ہیں، اس میں شمسی مہینوں کا اعتبار ہے یا قمری کا؟ کیا شمسی کا بھی اعتبار جائز ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بچے کو جو دو سال تک دودھ پلاسکتے ہیں، اس دودھ پلانے میں قمری مہینوں (محرم، صفر، ربیع الاول۔۔۔الخ) کا اعتبار ضروری ہے۔ شمسی مہینوں (جنوری، فروری، مارچ۔۔۔الخ) کا اعتبار کر کے دو سال پورے کرنا حرام ہے کہ یوں قمری دو سال سے کچھ دن زیادہ دودھ پلانا پایا جائے گا، جبکہ قمری ماہ کے اعتبار سے دو سال پورے ہونے کے بعد بچے کو عورت کا دودھ پلانا حرام ہے، البتہ قمری ڈھائی سال سے پہلے پلا دیا، تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 126:

اگر بچہ عورت کا دوا سے اُترنے والا دودھ پیئے تو رضاعت کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ

(1) جس عورت کا بچہ نہ ہو وہ ایسی دوا کھا کر جس دوا کے کھانے سے دودھ آجاتا ہے کسی بچے کو دودھ پلادے تو کیا رضاعت ثابت ہو جائے گی؟

(2) اگر بچہ گود لینا ہو اور آگے چل کر اس سے پردے وغیرہ کا مسئلہ نہ ہو تو اسے رضاعی بیٹا بنانے کے لیے گواہ کیسے بنانے ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) اگر دوائی سے دودھ آگیا تو بھی بچے کو دودھ پلانے سے عورت اور بچے کے مابین رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ البتہ اگر وہ عورت شادی شدہ ہو تو اس کا شوہر اس بچے کا رضاعی باپ نہیں ہو گا، اگرچہ اس عورت سے صحبت کی وجہ سے رضاعی بچی اس کے شوہر پر حرام ہو۔ لہٰذا اس دودھ پلانے والی کے شوہر کے رشتہ داروں سے ویسا ہی پردہ ہو گا، جیسا اجنبی یا اجنبیہ کا ہوتا ہے۔

اگر دوائی سے واقعی دودھ اتر آئے، تو چونکہ حرمت کی اصل دودھ ہے تو جہاں دودھ آنا متصور و ممکن ہو وہاں اس سے حرمت ثابت ہو گی۔ اگرچہ اس عورت کی کبھی اولاد نہ ہوئی ہو، بلکہ اگرچہ عورت کنواری ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ خارج ہونے والی شے دودھ ہو اور اگر دودھ نہیں بلکہ سفید رطوبت ہے تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔

(2) دودھ پلانے کے وقت شوہر اور دو عورتیں گواہ بن سکتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں، البتہ اتنا کیا جائے کہ دودھ پلا کر اس کی تشہیر کر دیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 127:

لے پالک بچے سے حرمت کا رشتہ کیسے قائم ہو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے بچہ گود لیا، بچے کی عمر دو سال سے کم ہے اب بڑے بھائی کی بیوی اُس لے پالک

بچے کو اپنی بہن کا دودھ پلانا چاہتی ہے۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں بچہ گود لینے والی عورت کا اُس بچے سے حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں بچہ گود لینے والی عورت کا اُس بچے سے حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا، کیونکہ یہ عورت اُس بچے کی رضاعی خالہ کہلائے گی اور رضاعی خالہ بھی اُسی طرح حرام ہوتی ہے جیسے نسبی خالہ حرام ہوتی ہے کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اگرچہ ڈھائی برس کے اندر دودھ پلانے سے بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، مگر عورت کا دو سال کی عمر کے بعد بچے کو دودھ پلانا ناجائز و حرام ہے، لہٰذا عورت کا بچے کو دودھ پلانے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

رضاعت سے حرمت کے متعلق بخاری شریف میں نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان کچھ یوں مذکور ہے: "الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ" یعنی جو عورتیں نسبی رشتے کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں اس نوعیت کی عورتیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتی ہیں۔[1]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

---

1 ...(بخاری، 2/764- رد المحتار مع الدر المختار، 4/393- فتاوی رضویہ، 11/516، 517 ملتقطاً- بہار شریعت، 2/34)

فتوی128:

فیڈر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ڈیڑھ سالہ بچہ اپنی چچی کی بیٹی کا فیڈر پی لے، جس میں چچی نے اپنا دودھ نکال کر ڈالا ہو اُس میں کوئی اور دودھ مکس نہ ہو، تو کیا یہ دودھ پی لینے سے یہ دونوں بچے آپس میں رضاعی بھائی بہن بن جائیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں یہ دونوں بچے رضاعی بھائی بہن کہلائیں گے کہ مدتِ رضاعت میں عورت کا دودھ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ کسی بھی طریقے سے بچے کے پیٹ تک پہنچ جائے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، وہ عورت بچے کی رضاعی ماں کہلاتی ہے اور اُس عورت کی جتنی اولاد ہے وہ دودھ پینے والے کے بھائی بہن ہیں۔

یہاں تک تو پوچھے گئے سوال کا جواب تھا البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ اگر کسی نے فیڈر میں عام دودھ کے ساتھ عورت کا دودھ ملا دیا تو اب اگر عورت کا دودھ زیادہ ہو یا دونوں دودھ برابر ہوں تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی، اور اگر عورت کا دودھ کم ہو اور عام دودھ زیادہ ہو تو حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

1 ...(تحفۃ الفقہاء، 2/282- البحر الرائق شرح کنز الدقائق، 3/246- بہارِ شریعت، 2/39)

وراثت کے احکام

فتوی129:

بہنوں کا اپنا حصہ معاف کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے والد نے تَرکہ میں ایک نصف مکان چھوڑا۔ ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ہماری بہنوں نے تَرکہ میں اپنا حصہ ہمیں معاف کر دیا ہے۔ اس صورت میں ہماری بہنوں کا حصّہ ختم ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ترکہ میں وُرَثا کا حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرّر کردہ ہے، کسی وارث کے تَرکہ میں اپنا حصہ چھوڑ دینے، دَست بَرداری کر دینے یا معاف کر دینے سے ہر گز ساقط نہیں ہو گا۔ ہاں یوں ہو سکتا ہے کہ بیٹے اپنی بہنوں کو باہمی رِضامندی سے بطورِ صُلْح ان کے حصے کے بدلے میں کچھ رقم دے دیں چاہے وہ رقم تَرکہ میں بننے والے ان کے حصے سے کم ہو اور اگر زیادہ ہو تو بھی کچھ حَرَج نہیں اور بہنیں قبول کر لیں۔ یوں وہ رقم ان بہنوں کے ترکہ میں حصّے کا بدل ہو جائے گی اور متروُکہ مکان میں ان کا حصہ ختم ہو جائے گا۔ نیز اگر مذکورہ بہنیں کچھ بھی نہیں لینا چاہتیں بلکہ تَرکہ اپنے بھائیوں کو دینا چاہتی ہیں تو وہ یوں کر سکتی ہیں کہ مکان میں اپنے حصّے کو تقسیم کرانے کے بعد اس پر قبضہ کر کے جس بھائی کو دینا چاہتی ہیں ان کو ھِبہ (تحفہ) کر دیں یا بغیر قبضہ کیے اپنا حصّہ ان کو ایک مقررہ قیمت پر بیچ کر قیمت معاف کر دیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو سعید محمد نوید رضا عطاری

فتوی 130:

جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کیا جاسکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

"عاق" نافرمانی کرنے والے کو کہتے ہیں، جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے، وہ خود ہی عاق وگناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، والدین کے عاق کرنے کا اس میں کوئی دخل نہیں، لیکن عاق کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اس کو وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا، آج کل لوگ اپنی اولاد کو عاق کہہ کر وراثت سے محروم کر دیتے ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس وجہ سے کوئی شرعی وارث وراثت سے محروم ہوگا، بلکہ ایسا کرنے والا شخص گناہ گار ہوگا، کیونکہ وراثت شریعت کا مقرر کردہ حق ہے، جو کسی کے ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہوسکتا، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں لڑکا ہو یا لڑکی، اسے اپنی وراثت سے عاق کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور کسی کے کہنے سے وہ اپنے حصے سے محروم بھی نہیں ہوں گے، بلکہ شرعی طور پر ان کا جتنا حصہ بنتا ہے، وہ اس کے مستحق ہوں گے۔

نیز اسی طرح اپنی جہالت یا رسم ورواج کی وجہ سے لڑکیوں کو ان کا حصہ نہ دینا، جیسا کہ

بعض جگہ لڑکیوں کو مطلقاً ان کا حصہ دیا ہی نہیں جاتا، یہ بھی حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ یہ کسی کے مال کو ناحق و باطل طور پر کھانے کی ایک صورت اور کفار کا طریقہ ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی:131

شادی و جہیز کے اخراجات دے کر بہن کو وراثت سے حصہ نہ دینا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ والد کی وفات کے بعد بہنوں کی شادی کرتے ہیں۔ شادی اور جہیز کے مصارف مشترکہ متروکہ مال سے کرتے ہیں۔ جب وراثت تقسیم کرنے کی بات ہوتی ہے تو بہنوں کو یہ کہہ کر حصہ نہیں دیتے کہ "ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنا دیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا۔" حالانکہ شادی و جہیز کے اخراجات کرتے وقت کوئی ایسی بات نہیں کی جاتی کہ یہ مصارف دلہن کے وراثتی حصہ کے عوض ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ

(1) کیا ان کی یہ بات شرعی طور پر درست ہے؟

(2) اگر اس صورت میں بہنوں کو حصہ دینا ضروری ہے تو جو زبردستی کسی عورت کے حصے کی وراثتی جائیداد اسے نہ دے تو اس کی کیا سزا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

(1)ان لوگوں کی یہ بات کہ ”**ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنا دیا تھا۔لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا**“شرعاً ہر گز درست نہیں، بلکہ مُورث (یعنی جس کی وراثت تقسیم ہو، اس) کے انتقال کے بعد اگر اس کی بیٹیاں ہوں تو انہیں وراثت سے حصہ لازمی ملے گا۔ان کی شادی کے مصارف اور جہیز پر ان کے بھائیوں نے جو رقم صرف کی وہ ان کے حصے سے منہا نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس کے سبب ان کا حصہ کم یا بالکل ختم ہو گا کیونکہ جہیز یا کسی دوسری صورت میں بلا معاہدہ جو کچھ بھائی اخراجات کرتے ہیں وہ ان کی طرف سے احسان اور ہبہ (گفٹ) ہوتا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ بھائی اخراجات اگرچہ مالِ مشترکہ متروکہ سے کرتے ہیں مگر شادی اور جہیز کے اخراجات کرتے وقت نہ اس قسم کی گفتگو ہوتی ہے کہ یہ جہیز تمہارے فلاں حصے کے عوض دیتے ہیں اور اس کے بعد سارے ترکے میں یا ترکے کی فلاں قسم میں تمہارا حصہ نہیں ہو گا، نہ ہی یوں ہوتا ہے کہ تمام قسم کے متروکہ مال سے بہن کا حصہ نکال کر وہی اس کے جہیز اور شادی کے مصارف میں خرچ کیا گیا ہو۔اسی طرح یہ صورت صلح و تخارج بھی نہیں ہے۔کیونکہ کل ترکہ یا اس کی کسی قسم سے بہن کا حصہ ساقط نہیں کیا جاتا اور نہ بہن کے خیال میں ہوتا ہے کہ اب فلاں قسم کے ترکے میں میرا کوئی دعویٰ نہیں رہا۔لہٰذا یہ اخراجات بہنوں کے حصوں سے منہا نہیں کیے جائیں گے۔یہ اخراجات بھائیوں کی طرف سے تبرع و احسان ہوں گے۔

(2)یہ بات اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں تھی کہ عورتوں کو وراثت سے حصہ نہ دیتے تھے، مگر اسلام نے عورت کی تکریم فرمائی اور مَردوں کی طرح اسے بھی حسبِ حیثیت وراثت میں حقدار قرار دیا۔اب اگر کوئی حیلے بہانے سے کسی عورت کو اس کے حصہ وراثت سے روکتا ہے، تو

وہ سخت ظالم و غاصب ہے۔

اگر کوئی کسی وارث بننے والی عورت کو زبردستی اس کے حق سے محروم کرکے اس کے حصے کی وراثتی جائیداد دبا لے گا، تو اسے یہ سخت عذاب دیا جائے گا کہ قیامت کے دن وہ زمین ساتوں تہوں تک طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالی جائے گی، اور وہ ساتوں تہوں تک دھنسا دیا جائے گا، اسے اتنی زمین ساتوں تہوں تک کھودنے اور محشر تک ڈھونے کی تکلیف دی جائے گی اور اس کا کوئی عمل قبول نہ ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتویٰ 132:

انشورنس کی رقم کی وراثت کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب نے لائف انشورنس کروائی ہوئی تھی اور اسے میرے نام کلیم کروایا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل والد صاحب کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو چکا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ان کی انشورنس کی رقم کی حقدار صرف میں ہوں یا تمام ورثاء حقدار ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولاً یہ یاد رکھئے کہ لائف انشورنس کروانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اس میں پالیسی ہولڈر کی طرف سے جمع کروائی گئی رقم کی شرعی حیثیت قرض کی ہے، جس پر اسے نفع ملنا مشروط ہوتا ہے

حالانکہ قرض پر مشروط نفع سود ہے اور سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن و حدیث میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

اگر کوئی انشورنس کروالے تو اس پر لازم ہے کہ اس معاملے کو فوراً ختم کرے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے۔ نیز لائف انشورنس کی مد میں جتنی رقم جمع کروائی ہو صرف اتنی رقم واپس لی جاسکتی ہے جبکہ اضافے والی سودی رقم لینا حلال نہیں۔

اور اگر پالیسی ہولڈر کا انتقال ہو جائے تو نامزد کردہ فرد کمپنی میں کلیم کرکے پالیسی ہولڈر کی جمع کروائی ہوئی اصل رقم لے لے اور سود والی رقم چھوڑ دے۔ پھر اصل رقم مرحوم کے تمام ورثاء کے درمیان شرعی طریقہ کار کے مطابق تقسیم ہو گی۔ ایسا نہیں ہو گا کہ وہ رقم صرف نامزد کردہ فرد کو ملے، کیونکہ کمپنی میں کسی کو نامزد کروانے کا مقصد اسے مالک بنانا نہیں ہوتا، بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ پالیسی ہولڈر کے انتقال کی صورت میں وہ فرد کمپنی سے رقم وصول کرکے مرحوم کے ورثاء کو پہنچا دے، تو چونکہ اسے مالک بنانا مقصود نہیں ہوتا اس لئے وہ اس رقم کا مالک بھی نہیں بنتا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں صرف آپ والد صاحب کی لائف انشورنس کی اصل رقم کی حقدار نہیں ہیں بلکہ مرحوم کے تمام ورثاء اس کے حقدار ہیں۔

خیال رہے کہ اگر کسی نے سودی رقم لے لی ہو تو اس پر واجب ہے کہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اتنی رقم صدقے کے ثواب کی نیت کیے بغیر زکوٰۃ کے حقدار کسی شرعی فقیر کو دے دے۔

تنبیہ: انشورنس کی ایک اور صورت جنرل انشورنس ہے جو غیر جاندار چیزوں کی ہوتی ہے اور جنرل انشورنس بھی حرام و گناہ ہے، کیونکہ وہ جوئے اور ظلم پر مشتمل ہوتی ہے، اس طرح کہ اگر مقررہ مدت کے دوران پالیسی ہولڈر کی خریدی ہوئی چیز کو کوئی نقصان پہنچا، تو کمپنی کو اس کی تلافی

کرنی ہوتی ہے اور یوں پالیسی ہولڈر کا فائدہ ہو جاتا ہے کہ اس صورت میں نقصان زیادہ ہونے کی صورت میں کم رقم دے کر زیادہ رقم مل جاتی ہے اور اگر پالیسی ہولڈر کی چیز مقررہ مدت تک کمپنی کے بیان کردہ نقصانات سے محفوظ رہی، تو اس کی جمع کردہ ساری رقم اسے واپس نہیں ملتی اور کمپنی کا فائدہ ہو جاتا ہے، اسی کو جُوا کہتے ہیں نیز جو نقصان کمپنی نے نہیں کیا اس کی تلافی کا ذمہ دار کمپنی کو ٹھہرانا ظلم ہے اور جُوا اور ظلم دونوں ہی حرام ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

پاکی وناپاکی کے احکام

قرآن ومقدس تحریر سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام

فتوی133:

شرعی عُذر کی حالت میں عورت کا قرآن پڑھنا پڑھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عُذر (حیض و نفاس) کی حالت میں قرآن پڑھنا اور پڑھانا کیسا؟ کیا معلّمہ بھی نہیں پڑھا سکتی؟ اگر پڑھا سکتی ہے، تو کیا طریقہ ہے؟ توڑ توڑ کے کیسے پڑھائے؟ اور مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں یا گھروں میں پڑھانے والیوں کو بھی کیا اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شرعی عذر (حیض ونفاس) کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے، ہاں معلّمہ کے لئے مخصوص طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے چاہے وہ گھر میں پڑھائے یا کسی ادارے وغیرہ میں پڑھائے۔ مخصوص طریقے سے مراد یہ ہے کہ معلّمہ دو کلمے ایک سانس میں ادا نہ کرے، بلکہ ایک کلمہ پڑھا کر سانس توڑ دے پھر دوسرا کلمہ پڑھائے اور پڑھتے وقت یہ نیت کرے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی، بلکہ مثلاً: یوں نیت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ ادا کر رہی ہوں، اور جو ایک ایک حرف کر کے ہجے کروائے جاتے ہیں اس میں اصلاً کوئی حرج نہیں، بلکہ ایک کلمے کے مختلف حروف ایک سانس میں بھی پڑھ سکتے ہیں، ہاں ایک کلمے سے زیادہ ایک سانس میں پڑھنے کی اجازت نہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ وہ آیات جن میں دعا یا حمد و ثناء کے معنی پائے جاتے ہیں ان کو شرعی عذر کی حالت میں دعا و حمد و ثناء کی نیت سے پڑھنا ہر عورت کے لئے جائز ہے، چاہے وہ معلّمہ ہو یا نہ ہو۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری مدنی

فتوی 134:

مخصوص ایام میں آیۃ الکرسی پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی قرآنِ عظیم کی تلاوت کی نیت کیے بغیر، ذکر و ثنا کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں کہ قرآنِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، جنب و حائض بے نیتِ قرآن ذکر و ثنا اور دعا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جن کو اس کا حائضہ ہونا معلوم ہے ان کے سامنے بآواز بہ نیتِ ذکر و ثنا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحالتِ حیض تلاوت جائز نہ سمجھ لیں، یا اس حالت میں تلاوت کو ناجائز تو جانتے ہوں، لیکن پڑھنے والی پر گناہ کی تہمت نہ لگائیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 135:

عورت کا مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن گھر میں بچیوں کو قرآنِ پاک پڑھاتی ہے۔ اگر اس اسلامی بہن کے مخصوص دنوں میں بچیاں سبق سناتے ہوئے آیتِ سجدہ تلاوت کریں، تو کیا اس پڑھانے والی اسلامی بہن پر سجدۂ تلاوت لازم ہو گا؟ بالغ بچی آیتِ سجدہ تلاوت کرے، تو کیا حکم ہو گا اور نابالغ تلاوت کرے، تو کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اس اسلامی بہن کے مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے سے اس پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہو گا، کیونکہ حائضہ عورت آیتِ سجدہ خواہ خود تلاوت کرے یا کسی دوسرے سے سنے، خواہ وہ تلاوت کرنے والا بالغ ہو یا نابالغ، بہر صورت اس عورت پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہوتا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی136:

ناپاکی کی حالت میں آیت پر شیشہ ٹیپ لگا کر چھونا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی رسالہ یا کتاب میں قرآنی آیات یا اس کے ترجمے موجود ہوں تو کیا ناپاکی کی حالت میں اس پر شیشہ ٹیپ لگا کر اسے چھو سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قوانین شرعیہ کی رو سے حکم یہ ہے کہ ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کی آیات یا ان کے ترجمے کو حائل کیے بغیر چھونا ناجائز و حرام ہے، اگرچہ یہ آیات مصحف شریف میں ہوں یا مصحف شریف کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً دیوار، کتاب یا رسالے وغیرہ میں۔ آیت پر شیشہ ٹیپ چپکا دینے سے یہ ٹیپ حائل نہیں بن سکے گی کہ یہ ٹیپ آیت کے ساتھ چپک کر اس کے تابع ہو جاتی ہے اور یہ دونوں (آیت اور ٹیپ) شے واحد کی طرح ہو جاتے ہیں، جبکہ حائل کے لیے ضروری ہے کہ دونوں (چھونے والے اور آیت) میں سے کسی کے بھی تابع نہ ہو۔

اس کی نظیر فقہائے کرام کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ قرآن پاک کو ایسے غلاف کے ساتھ چھونا، جائز نہیں جو مصحف شریف کے ساتھ سلائی کر دیا گیا ہو کہ یہ غلاف اور مصحف شریف شے واحد کی طرح ہو چکے ہیں، جب سلائی کیا جانے والا غلاف شے واحد کی طرح ہو چکا ہے، تو آیت کریمہ کے ساتھ مکمل طور پر چپک جانی والی شیشہ ٹیپ تو بدرجہ اولیٰ شے واحد کے زمرہ میں شمار ہو گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی137:

مخصوص ایام میں عورت کا قرآنی وظائف پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کوئی خاتون کسی جائز مقصد کے حصول کے لیے 40 دنوں کے لیے سورۂ فاتحہ یا آیت الکرسی کا وظیفہ کر رہی ہو کہ اسی دوران اس کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں، تو اب وہ اِن دنوں میں اپنے وظیفے والا عمل جاری رکھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں وہ خاتون مخصوص ایام میں صرف عمل اور مقصد کے حصول کے لیے سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی نہیں پڑھ سکتی، کیونکہ حائضہ عورت کو قرآنِ پاک پڑھنا ناجائز ہے، البتہ دو صورتوں میں اس کی اجازت ہے:

(1) تعلیم دینے کے لیے مخصوص انداز میں پڑھنا۔

(2) ثناء و دعا پر مشتمل آیات صرف ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا۔ ان کے علاوہ تیسری صورت عمل کی نیت سے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے کہ یہ نیت، نیتِ دعا و ثنا نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 138:

مخصوص ایام میں آیت سجدہ کی تلاوت اور سجدہ کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حائضہ اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرتی ہے، تو اس پہ سجدہ تلاوت واجب ہو گا یا نہیں، یونہی حائضہ سے آیتِ سجدہ سننے والے پہ واجب ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حیض والی عورت کے لئے تلاوتِ قرآنِ کریم ناجائز و حرام ہے اور ایسی عورت نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی تو بھی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا، البتہ حائضہ عورت سے کسی عاقل بالغ اہلِ نماز نے آیتِ سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔[1]

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 139:

طالبات کا ایامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیت سے قرآنِ عظیم پڑھنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدرسۃُ المدینہ للبَنات کے حفظِ قرآن کی بالغہ طالبات ایامِ مخصوصہ میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیت سے قرآنِ عظیم پڑھ سکتی ہیں؟

---

1 ...(ہدایہ مع فتح القدیر، 1/468، مراقی الفلاح مع طحطاوی، 2/89، بہار شریعت، 1/729)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایامِ مخصوصہ میں سبق یاد کرنے کی نیت سے بھی قرآنِ عظیم نہیں پڑھ سکتیں کہ ان دنوں میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنا حرام ہے، البتہ قرآن دیکھ اور سُن سکتی ہیں، لہٰذا عذر کے دنوں میں اپنی منزل کو دیکھ لیا کریں یا کسی سے سُن لیا کریں۔

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 140:

کیا حفظ کرنے والی مخصوص ایام میں قرآن پڑھ سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا حافظہ عورت یا حفظ کرنے والی بالغہ لڑکیاں حیض کے ایام میں قرآن پاک کو یاد کرنے کی غرض سے قرآن پاک کو پڑھ سکتی ہیں یا چھو سکتی ہیں؟ ایک شخص (جو کہ عالم نہیں ہے، بچوں کو قرآن پڑھاتا ہے) کا کہنا ہے کہ: حافظہ خواتین یا حفظ کرنے والی بچیاں اپنے مخصوص ایام میں قرآن پاک کو چھو سکتی اور قرآن پاک پڑھ سکتی ہیں، کیونکہ اگر مخصوص ایام میں قرآن نہیں پڑھیں گی تو وقت ضائع ہو گا، اور حفظ کمزور ہو جائے گا۔ کیا یہ بات درست ہے۔ جبکہ اس شخص کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بالغہ عورت کو اپنے مخصوص ایام یعنی حالت حیض و نفاس میں قرآن پاک کی نیت کے بغیر صرف دو صورتوں میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے۔

(1) ذکر و ثنا اور دعا کی نیت سے یعنی قرآن پاک کی وہ آیات جو ذکر و ثنا اور دعا کے معنی پر مشتمل ہیں، انہیں ذکر و ثنا، اور دعا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں، بشرطیکہ ان کا قرآن ہونا متعین نہ ہو، جیسے وہ آیات جن میں حمد باری تعالیٰ متکلم کے صیغے کے ساتھ ہے، حروف مقطعات، اور وہ آیات و سورتیں جن کی ابتداء میں حرف "قل" ہو جب انہیں "قل" کے ساتھ پڑھا جائے۔

(2) معلمہ اپنی طالبات کو تعلیم کی غرض سے ایک ایک کلمہ کرکے سانس توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہے، جبکہ تلاوت قرآن کی نیت نہ کرے۔

ان دو صورتوں کے علاوہ بالغہ عورت کو اپنے مخصوص ایام میں قرآن پاک حفظ کرنے یا حفظ کو یاد رکھنے یا کسی بھی دوسری غرض مثلاً وظائف وغیرہ کے لیے قرآن پاک پڑھنا حرام ہے، اور بحالت حیض و نفاس قرآن پاک کو چھونا بہر صورت حرام ہے۔ البتہ حافظہ خواتین یا حفظ کرنے والی بالغہ بچیاں اپنے مخصوص ایام میں قرآن پاک کو چھوئے اور زبان ہلائے بغیر اس کی طرف نظر کرتے ہوئے دل میں قرآن پاک پڑھ کر اپنا حفظ یاد رکھ سکتی ہیں۔

یہ کہنا کہ "حافظہ خواتین یا حفظ کرنے والی بچیاں اپنے مخصوص ایام میں قرآن پاک کو چھو اور پڑھ سکتی ہیں" غلط و باطل ہے، اور یہ شخص محض اپنی اٹکل سے بغیر کسی دلیل کے غلط مسئلہ بتانے کی وجہ سے گنہگار ہے، اس پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور آئندہ غلط مسئلہ نہ بتائے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی141:

حائضہ کا دورانِ بیان آیت کا ترجمہ پڑھنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حائضہ عورت بیان کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی کسی آیت کا ترجمہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قوانینِ شرعیہ کے مطابق قرآن پاک کا ترجمہ خواہ کسی بھی زبان میں ہو، اس کو پڑھنے اور چھونے کا حکم قرآنِ مجید کو پڑھنے اور چھونے جیسا ہی ہے اور مخصوص ایام میں عورت کے لئے قرآنِ پاک کی تلاوت کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا تلاوت کی نیت سے قرآن کریم کی کسی آیت یا اس کے کسی حصے کا پڑھنا جائز نہیں ہے، اس کے علاوہ دیگر اذکار کلمہ شریف، درود پاک وغیرہ پڑھ سکتی ہے، یونہی قرآنِ کریم کی بھی وہ آیات جو ذکر و ثناء و مناجات و دعا وغیرہ پر مشتمل ہیں اور وہ قرآنیت کے لئے متعین نہیں ہیں، تو انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر، ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، البتہ ثنا پر مشتمل وہ آیات جو قرآنیت ہی کے لئے متعین ہیں، انہیں کسی دوسری نیت سے بطورِ انشاء اپنا کلام نہیں بنایا جاسکتا، حائضہ کا انہیں پڑھنا جائز نہیں، جیسے وہ آیات جن میں رب تبارک وتعالیٰ نے اپنے لئے متکلم کی ضمیریں ذکر فرمائیں، اسی طرح وہ آیات جن کے شروع میں لفظ "قل" موجود ہے انہیں لفظ "قل" کے ساتھ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، ہاں اگر لفظ "قل" کے بغیر بنیت ثنا پڑھیں تو جائز ہے۔

اس تفصیل کے مطابق سوال کا جواب یہ ہے کہ جن جن صورتوں میں حائضہ عورت کے لئے قرآن پاک پڑھنا حرام قرار دیا گیا، ان میں اس کا ترجمہ بھی نہیں پڑھ سکتی اور جن صورتوں میں قرآن پاک پڑھنے کو جائز قرار دیا گیا، ان صورتوں میں ان آیات کا ترجمہ بھی پڑھ سکتی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی142:

ایامِ مخصوصہ میں اذان کا جواب دینا اور قرآن دیکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ حالتِ حیض میں خواتین اذان کا جواب دے سکتی ہیں؟ اور کیا قرآنِ کریم کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھ سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایامِ مخصوصہ میں خواتین کے لئے اذان کا جواب دینا اور قرآنِ کریم کو دیکھنا جائز ہے، البتہ قرآنِ کریم کو پڑھنے اور چھونے کی اجازت نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی143:

عورت کا مخصوص ایام میں ایصالِ ثواب کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت اپنے مخصوص ایام میں ایصالِ ثواب اور دَم کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اپنے کسی نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا ایصالِ ثواب ہے، اس کے لیے طہارت شرط نہیں، عورت حیض ونفاس کی حالت میں بھی ایصالِ ثواب کر سکتی ہے۔ البتہ ہمارے ہاں ایصالِ ثواب کا ایک معروف معنی یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھ کر کسی کو ثواب پہنچایا جائے، اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ عورت ان ایام میں قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی، اس کے علاوہ ذکر و دُرود وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور اس میں بہتر یہ ہے کہ وضو یا کم از کم کلی کر کے پڑھے۔ یہی تفصیل دَم سے متعلق ہے کہ قرآنِ پاک کی آیت تلاوت کر کے دَم کرنا، جائز نہیں، اس کے علاوہ اوراد و وظائف پڑھ کر دَم کرنا، جائز ہے۔

تنبیہ: عورت حیض و نفاس کی حالت میں مطلقاً قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی، لیکن تلاوتِ قرآن کی نیت نہ ہو، بلکہ حمد و ثنا یا دعا کے طور پر پڑھنا چاہے تو وہ آیات کہ جن میں حمد و ثنا یا دعا کی نیت ممکن ہے انہیں اس نیت سے پڑھ سکتی ہے، پھر اس حمد و ثنا کا ثواب کسی کو ایصال کرنا چاہے یا اس حمد و ثنا کی برکت سے شفا وغیرہ حاصل ہو، اس نیت سے کسی پر دَم کرنا چاہے، تو یہ بھی جائز ہے۔ البتہ حروفِ مقطعات یا وہ آیات کہ جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے متکلِّم کے صیغے سے اپنی حمد فرمائی ہے، انہیں بعینہٖ اسی صیغہ کے ساتھ پڑھنا یا جن سورتوں کے شروع میں "قُلْ" ہے، انہیں قُلْ کے ساتھ پڑھنا، حمد و ثنا اور دعا کی نیت سے بھی جائز نہیں کہ ان میں یہ نیت ممکن نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی144:

مخصوص ایام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرعِ متین اس بارے میں کہ

(1) کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟

(2) ہمارے ہاں دُلہن کو بھی کلمے پڑھائے جاتے ہیں، تو کیا عورت اس حالت میں کلمے پڑھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

(1) نکاح دو گواہوں (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں مرد و عورت کے نکاح کے لیے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے، اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں، لہٰذا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) حالتِ حیض میں بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ اس حالت میں عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو بلا حائل چھونا اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا بھی جائز نہیں، ہاں اس حصے سے اوپر اور نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا انتفاع جائز ہے، لہٰذا اگر ایام مخصوصہ میں نکاح ورخصتی ہو تو مذکورہ حکم کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے۔

(2) عورت کو حالتِ حیض میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ ذکر و اذکار، کلمے اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ وہ آیات بھی جو ذکر و ثناء اور مناجات و دعا پر مشتمل ہوں انہیں تلاوت کی نیت کیے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، کلموں میں سے بعض

اگرچہ قرآنی کلمات پر مشتمل ہیں، لیکن یہ بغیر نیتِ تلاوت بطورِ ذکر ہی پڑھے جاتے ہیں، لہٰذا عورت مخصوص ایام میں کلمے پڑھ سکتی ہے، البتہ بہتر ہے کہ انہیں وضو یا کلی کرکے پڑھا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ 145:

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں اسلامی کتب کا پڑھنا چھونا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قرآنِ پاک کے علاوہ دیگر اِسلامی کُتُب کو جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں پڑھنا اور انہیں چھونا، جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں قرآنِ مجید کو چھونا اور پڑھنا ناجائز و حرام ہے۔ قرآنِ پاک کے علاوہ دیگر کتب میں جہاں قرآنِ پاک کی آیت مذکور ہو اسے پڑھنا اور خاص اس جگہ کو کہ جس میں آیتِ مقدسہ لکھی ہوئی ہو اور اس کے بِالمقابل پشت کی جگہ کو چھونا، جائز نہیں ہے۔ بقیہ حصہ کو پڑھنا اور چھونا، جائز ہے۔ البتہ تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتب یونہی تجوید و قراءَت کی کتب کو اس حالت میں بِلا حائل ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے اور اگر کپڑے وغیرہ کسی حائل سے اگرچہ وہ اپنے تابع ہی کیوں نہ ہو مثلاً جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اسی کی آستین یا گلے میں موجود چادر کے کسی کونے سے چھو لیا تو مکروہ بھی نہیں ہے۔

یاد رہے کہ قرآنِ پاک کو صرف ایسے کپڑے کے ذریعے پکڑیا چھوسکتے ہیں جو نہ اپنے تابع ہو اور نہ ہی قرآنِ پاک کے تابع ہو۔ کسی ایسے کپڑے سے چھونا جو اپنے یا قرآنِ پاک کے تابع ہو مثلاً: پہنے ہوئے کرتے کی آستین یا پہنی ہوئی چادر کے کسی کونے کے ساتھ قرآنِ پاک کو چھونا، جائز نہیں کہ یہ سب چھونے والے کے تابع ہیں۔ اسی طرح وہ غِلاف کہ جو قرآنِ پاک کے ساتھ متصل (جڑاہوا) ہو جسے چَولی بھی کہتے ہیں، اگر قرآنِ پاک اس میں ہو تو اس کو چھونا بھی جائز نہیں کہ یہ قرآنِ مجید کے تابع ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

نماز سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام

فتوی146:

حیض کی حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا حیض کی حالت میں عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں! جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہِ علیہ حیض ونفاس والی عورت کے متعلقہ احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔“[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی147:

کیا خواتین کو ایامِ مخصوص میں وضو کرنے پر ثواب ملے گا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ باری کے دنوں میں وضو کرنے پر عورتوں کو ثواب ملے گا؟

1...(بہارِ شریعت، 2/379)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز کی عادت برقرار رکھنے کی غرض سے حائضہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ وضو کرکے عام دنوں میں نماز پڑھنے کی مقدار وقت ذکر و درود وغیرہ میں مصروف رہے، ایسا کرنے پر عورت کو ثواب ملے گا، کیونکہ یہ عورت کے لئے مستحب ہے اور مستحب کام کرنے پر ثواب ملتا ہے، البتہ حائضہ عورت کو اس موقع کے علاوہ بھی وضو کرنے پر ثواب ملے گا یا نہیں! اس کی صراحت نَظر سے نہیں گزری۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 148:

وقتِ نماز شروع ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے، تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نَماز کا وقت شروع ہو چکا ہو اور عورت کو حیض آجائے، تو کیا عورت پر پاک ہونے کے بعد اس وقت کی نماز قَضا کرنا لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز کا وقت داخل ہو چکا اور عورت نے ابھی تک نماز ادا نہ کی کہ اسے حیض یا نفاس آگیا تو پاک ہونے کے بعد عورت پر اس نماز کی قضا لازم نہیں، کیونکہ فرضیتِ نماز کا سببِ حقیقی حکمِ الٰہی اور سببِ

ظاہری وقت ہے، اس کے کسی بھی جُزمیں نماز ادا کی جائے، تو فرض ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے، ابتدائی وقت میں ہی نماز ادا کرنا لازمی نہیں، اس اختیار کے سبب اگر کسی نے اول وقت میں نماز ادا نہ کی یہاں تک کہ اسے ایسا عذر لاحق ہو گیا جس کی وجہ سے نماز ساقِط ہو جائے، تو اس وقت کی نماز مُعاف اور اس کی قضا بھی لازم نہیں ہوتی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی149:

دورانِ نماز مخصوص ایام شروع ہو جانے پر نماز کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی عورت کو نماز کے دوران مخصوص ایام شروع ہو جائیں، تو کیا اس نماز کو بعد میں پھر سے ادا کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں اگر عورت کو نماز کے دوران خون آیا، تو وہ نماز معاف ہے یعنی پاک ہونے پر اس کی قضا لازم نہیں، ہاں اگر نفل نماز تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا لازمی کرنی ہو گی۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

---

1 ...(بحر الرائق، 1/356، فتاویٰ رضویہ، 4/349، بہار شریعت، 1/380 ماخوذاً)

فتوی150:

بچہ پیدا ہونے سے قبل خون آنے پر نماز کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کے بچہ پیدا ہونے میں ابھی تقریباً دو ہفتے باقی ہیں، لیکن اسے ابھی سے ہی خون اور پانی آنا شروع ہو گیا ہے۔ کبھی خون آنے لگ جاتا ہے تو کبھی رُک جاتا ہے، تو کیا اس خون آنے کی صورت میں اس عورت کے لئے نماز معاف ہے یا پھر اسے نماز پڑھنا ہو گی؟ نیز اگر نماز پڑھنا ہو گی تو ہر نماز سے پہلے غسل کرنا بھی ضروری ہو گا؟ یا فقط ناپاک جگہ کو دھو کر وضو کر کے نماز پڑھنا ہی کافی ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اس عورت پر نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ حاملہ عورت کو دورانِ حمل آنے والا خون، اسی طرح بچہ کی پیدائش کے وقت جبکہ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ باہر نہ نکلا ہو آنے والا خون، استحاضہ کے حکم میں ہوتا ہے اور حالتِ استحاضہ میں نماز روزہ معاف نہیں۔ البتہ خون آنے کی صورت میں اس عورت پر ہر نماز سے پہلے غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ ناپاک جگہ کو دھو کر وضو کر لینا کافی ہے، کیونکہ استحاضہ کا خون نواقضِ وضو میں سے ہے اس خون سے غسل فرض نہیں ہوتا البتہ ایسا خون وضو توڑ دے گا۔ البتہ اگر عذرِ شرعی ثابت ہو جائے، تو پھر استحاضہ والی عورت کو مزید بھی کئی اعتبار سے رعایت مل جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔“[1]

---

1 ...(بہار شریعت، 1/385)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 151:

نماز کی سنتوں کے دوران ناپاکی کے دن آ گئے تو نماز کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہ مسئلہ کتب فقہ میں مذکور ہے کہ نفل نماز کے دوران ماہواری آ گئی، تو وہ نماز فاسد ہو گئی اور بعد میں پاکی کے ایام میں اس نفل نماز کی قضا کرنی ہو گی۔ سوال یہ ہے کہ ان نفل نمازوں میں، سنتیں بھی شامل ہیں یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت کے مطابق جس طرح نفل ادا کرتے وقت ماہواری شروع ہو جائے، تو نفل کی دوبارہ قضا کرنا، پاکی کے ایام میں ضروری ہوتا ہے، اسی طرح سنتیں ادا کرتے وقت بھی جب حیض آ گیا، تو اس سے سنتیں فاسد ہو جائیں گی اور ان کی بھی قضا کرنا لازم ہو گی۔ کیوں کہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو گئے تھے سنتوں کا بھی یہی معاملہ ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

---

1 ...(رد المحتار علی الدر المختار، 2/574- تبیین الحقائق، 1/234- بہارِ شریعت، 1/456)

فتوی152:

نماز نہ پڑھی تھی کہ ناپاکی کے ایام آگئے تو نماز کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی میں دیر کر دی حتی کہ دو گھنٹے گزر گئے، لیکن ابھی تک عورت نے ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی کہ اسے حیض آگیا، تو اس نماز کا کیا حکم ہو گا۔ کیا اس کی قضا کرنا لازم ہو گی اور کیا تاخیر کرنے سے گنہگار کہلائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں تاخیر کی بناء پر یہ عورت گنہگار نہیں اور نہ ہی اس پر ظہر کی نماز قضا کرنا لازم ہے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے اگر حیض شروع ہو جائے، تو وہ نماز ساقط (معاف) ہو جاتی ہے، اگرچہ وقت ختم ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ہی شروع ہو جائے۔ البتہ اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے کے لیے مختص کی ہو اس میں عبادت کی عادت برقرار رکھنے کے لیے حیض کے ایام میں نماز پڑھنے کی مقدار بیٹھے اور تسبیح وغیرہ میں مشغول رہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی153:

مخصوص ایام اور وتر کی قضا کا ایک مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت

عشاء کے فرائض اور سنتیں پڑھ کر سو جاتی ہے اور صبح فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے اٹھ کر تہجد کے نوافل اور وتر پڑھا کرتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب صبح تہجد کے لیے اٹھتی ہے، تو حیض شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ اب اس عورت کے لیے کیا حکم ہے کہ حیض ختم ہونے کے بعد وہ وتر کی نماز کی قضا کرے گی یا نہیں۔ اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر عورت نماز کے اول وقت میں پاک ہو اور آخری وقت میں اسے حیض آ جائے تو اس نماز کی قضا عورت پر لازم نہیں ہو گی، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بھی عورت اگرچہ اول وقت میں پاک تھی لیکن وتروں کے آخری وقت میں اسے حیض تھا تو اب وتر کی نماز کی قضا لازم نہیں ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتویٰ 154:

اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے استحاضہ والی عورت کو خون نہ آئے تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کو استحاضے کا مرض ہے، انہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی وجہ سے اور رکوع و سجود میں جھکنے کی وجہ سے خون آتا ہے، جبکہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے کی صورت میں خون نہیں آتا، تو اس صورت میں اس عورت کے لیے کیا حکم شرعی ہے؟

1...(الجوهرة النيرة، 1/91- بہار شریعت، 1/380)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ہر وہ طریقہ کار جس سے معذورِ شرعی کا عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے اس کا اختیار کرنا معذور پر واجب ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ان پر لازم ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھیں۔ اور اس طرح کرنے سے وہ معذور شرعی کے حکم سے نکل جائیں گی۔

اس مسئلے کی فقہی توجیہ یہ ہے کہ جس طرح بلا عذرِ شرعی بغیر قیام اور رکوع و سجود کے نماز جائز نہیں ہوتی اسی طرح بلا عذر شرعی بغیر وضو کے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، لیکن شریعت مطہرہ نے بحالتِ اختیار بعض صورتوں میں سجدہ اور قیام ترک کرنے کی رخصت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ نفل نماز پڑھنے والے کو بیٹھ کر یا سواری پر اشارے سے نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی، جبکہ بحالتِ اختیار بے وضو نماز پڑھنے کی کسی صورت میں بھی رخصت عطا نہیں فرمائی، تو اس سے معلوم ہوا کہ قیام اور سجدوں کا ترک کرنا بے وضو نماز پڑھنے سے خفیف اور کمتر حکم رکھتا ہے، اور فقہِ اسلامی کا اصول ہے کہ جب کوئی شخص دو آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے، تو اس کو حکم ہے کہ ان میں سے کمتر کو اختیار کرے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

حج وعمرہ سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام

فتوی155:

ایامِ حیض میں مانعِ حیض دوائی کھاکر عمرہ کرلیا، تو حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کی آٹھ دن حیض کی عادت ہے، ان کو عادت کے مطابق چار دن حیض آیا، انہوں نے حیض روکنے کے لئے دوائی کھائی جس کی وجہ سے پانچویں دن حیض نہیں آیا، تو انہوں نے غسل کرکے عمرہ کیا، پھر چھٹے دن سے خون عادت کے دنوں تک آیا۔ تو معلوم یہ کرنا ہے کہ جو انہوں نے عمرہ کیا اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حیض کے لئے خون کا ہر وقت جاری ہونا ضروری نہیں، کہ اس کے بغیر حیض نہ ہو، بلکہ ابتداء اور انتہاء کے وقت خون کا اعتبار ہے، اور ایسی حالت میں عمرہ کا طواف کرنے سے دم لازم ہوتا ہے، البتہ ایسے طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کرلیا جائے، تو لازم ہونے والا دم ساقط ہوجاتا ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اس عورت کے مقررہ ایام یعنی آٹھ دن میں سے ایک دن، اگرچہ خون نہیں آیا، لیکن پھر بھی وہ حیض ہی کا دن ہے، کیونکہ حیض کی مدت میں خون کے درمیان پاکی والا دن حالتِ حیض ہی میں شمار ہوتا ہے، لہٰذا اس حالت میں جو عمرہ کا طواف کیا، اس سے دَم لازم ہوا، البتہ اگر اس طواف کا اعادہ کرلیا جائے، تو دَم ساقط ہوجائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس طواف

کے ساتھ سعی کا اعادہ بھی افضل ہے۔

نیز اگر طواف سے کمی کا ازالہ کرنے کے بجائے دم کے ذریعے ازالہ کیا جائے، تو اس دم میں بکرا یا بکری یا بھیڑ کا قربانی کی شرائط کے مطابق ہونا، اور حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے، حدودِ حرم کے علاوہ کسی دوسری جگہ ذبح کرنے سے دم ادا نہیں ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
_____

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 156:

سفر حرمین اور مخصوص ایام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت پاکستان سے عمرہ کرنے گئی، میقات سے اس نے احرام کی نیت کی اور جدہ میں اس کو مخصوص ایام آگئے، وہ جدہ سے مکہ آگئی، احرام کی پابندیوں کے ساتھ اپنے ہوٹل میں ٹھہری رہی، دو دن بعد بغیر عمرہ کیے مدینہ چلی گئی، وہاں بھی احرام میں رہی، ابھی وہ دوبارہ مکہ آرہی ہے، پاک ہوچکی ہے، کیا اب میقات سے گزرتے وقت احرام کی نیت کرنی ہوگی یا پہلے والا احرام ہی کافی ہے، اس میں عمرہ کرنا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں عمرہ کی ادائیگی سے پہلے مدینہ طیبہ چلے جانے سے اس عورت کا احرام ختم نہیں ہوا، لہٰذا جب یہ عورت مدینہ طیبہ سے واپس آئے گی، تو میقات سے نیا احرام

ہر گز نہیں باندھے گی کہ ابھی پہلا احرام باقی ہے، لہٰذا وہ اسی پہلے احرام میں مکہ آئے گی اور عمرہ ادا کرے گی۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 157:

ناپاکی کے دنوں میں احرام کی نیت کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو پاکستان سے عمرہ کے لئے جانا ہے، جس کے لئے اس نے اپنے شوہر کے ساتھ ٹکٹ بھی کروالی ہے، لیکن جانے سے پہلے ہی ہندہ کے ایامِ حیض شروع ہوچکے ہیں، اس صورت میں وہ اگر عمرہ کی ادائیگی کے لئے پاکستان سے مکہ جاتی ہے، تو احرام کا کیا حکم ہو گا، کیا حیض کی حالت میں وہ احرام کی نیت کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص بھی بیرونِ میقات سے مکہ معظمہ جانے کا قصد رکھتا ہو، اس کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے، بلا احرام میقات سے آگے جانا، جائز نہیں، یہی حکم اس عورت کے لئے بھی ہے جس کو عمرہ کی ادائیگی کے لیے بیرونِ میقات سے مکہ معظمہ جانا ہو، لیکن

---

1 ...(بدائع الصنائع، 3/289-عمدۃ السالک فی المناسک، ص525-وقار الفتاوی، 2/449)

اس کے ماہواری کے ایام شروع ہو چکے ہوں۔

پوچھی گئی صورت میں مکۂ مکرمہ روانگی سے پہلے ہندہ کے ایامِ حیض شروع ہو گئے، تو اسے میقات سے گزرنے سے پہلے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے کہ اس کے لئے بلا احرام میقات سے گزرنا ناجائز و گناہ ہے۔ ایسی خواتین جو حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی میں ہوں وہ بھی نیت سے پہلے غسل صفائی کر لیں جس کا مقصد میل کچیل دور کرنا ہوتا ہے جس طرح حالتِ پاکی میں نیت سے پہلے غسل کرنا مستحب ہوتا ہے۔ نیت اور تلبیہ کہتے ہی احرام کے احکام شروع ہو جائیں گے۔ مکہ پہنچ کر پاک ہونے کا انتظار کیا جائے اس حالت میں طواف کرنا یا مسجد میں جانا اس کے لئے جائز نہیں، بلکہ مکۂ مکرمہ پہنچنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر رہے، جب حیض سے فارغ ہو کر غسل کر لے، اس کے بعد مناسک کی ادائیگی کے لئے مسجدِ حرام جائے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی 158:

حالتِ حیض میں سعی کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عمرہ کے لئے جانے والی عورت اگر حیض کی حالت میں ہو، تو اس کو طواف کی اجازت تو نہیں ہے۔ کیا یہ درست ہو گا کہ وہ پہلے سعی کر لے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کرے اور تقصیر کر کے احرام سے باہر آ جائے؟

---

1 ...(فتاوی قاضی خان، 1/265-الھدایۃ مع البنایۃ، 4/323-بہار شریعت، 1/1071)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حیض کی وجہ سے عورت جب طواف نہیں کر سکتی تو اس کی سعی بھی درست نہیں ہو گی کیونکہ سعی کے لئے اگرچہ طہارت شرط نہیں مگر یہ شرط ہے کہ سعی پورے طواف یا اس کے اکثر یعنی چار پھیروں کے بعد ہو۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی 159:

عورت کے مخصوص ایام میں فرض طواف کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حج کے موقع پر اگر کسی عورت کو 8 ذوالحجۃ الحرام کے دن ماہواری آئے اور ماہواری ختم ہونے سے پہلے اس کی واپسی کی ٹکٹ ہو اور اس نے طواف زیارت نہ کیا ہو، ٹکٹ منسوخ کروانے میں شدید دشواری کا سامنا ہو تو اس صورت میں اس کے لئے شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں کیا حل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایسی عورت اپنی ٹکٹ منسوخ کروائے اور پاک ہونے کے بعد طوافِ فرض ادا کرے، اگرچہ بارہویں کے بعد ہی پاک ہو، اگر ٹکٹ منسوخ کروانے میں اپنی یا ہمسفروں کی سخت تکلیف و

دشواری کا سامنا ہو تب بھی ایسی عورت کے لئے اس ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا ناجائز و گناہ ہے۔ اور اگر وہ اسی حالت میں داخل ہو گئی اور اس نے طواف بھی کر لیا تو گناہ گار ہو گی البتہ اس صورت میں طواف والا فرض ادا ہو جائے گا اور اس پر اس گناہ سے توبہ کرنا لازم ہو گی اور ناپاکی کی حالت میں طواف کرنے کے سبب حرم میں ایک بدنہ (یعنی گائے یا اونٹ کی قربانی) دینا اس پر لازم ہو گا، پھر بعد میں اگر بارہویں کے غروبِ آفتاب تک طہارت کر کے طوافُ الزیارۃ کا اعادہ کرنے میں کامیابی ہو گئی تو کفارہ ساقط ہو گیا اور بارہویں کے بعد اگر پاک ہونے کے بعد موقع مل گیا اور اعادہ کر لیا تو بدنہ ساقط ہو گیا مگر دم دینا ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 160:

حیض والی کے لئے طوافِ رخصت کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون اس سال حج پر گئی تھی، طواف زیارۃ کے بعد ان کی ماہواری کے ایام شروع ہو گئے، اور وہ طواف رخصت نہیں کر سکی، ان کی فلائٹ کا وقت آ گیا، لہٰذا وہ خاتون طواف رخصت کیے بغیر ہی پاکستان آ گئی، اب سوال یہ ہے کہ ان پر دَم وغیرہ لازم ہو گا؟

نوٹ: ماہواری کے ایام پاکستان آنے کے بعد ختم ہوئے، نیز انہوں نے طوافِ زیارۃ کے بعد کوئی طواف نہیں کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طواف رخصت، آفاقی حاجی (جو میقات کے باہر سے حج کرنے آئے، اس) پر واجب ہے۔ البتہ حیض ونفاس والی عورت جب پاک ہونے سے پہلے مکہ کی آبادی سے باہر ہو جائے، تو اس پر یہ طواف اور اس کے بدلے دَم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوتا۔ صورتِ مسئولہ میں بھی چونکہ مذکورہ خاتون، مکہ مکرمہ سے پاکستان واپس آنے تک حیض کی حالت میں تھی تو ان پر طواف رخصت واجب نہیں تھا، لہٰذا طواف رخصت نہ کرنے کی وجہ سے ان پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوا۔

نوٹ: طواف رخصت کو طواف صدر اور طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 161:

عمرے کی ادائیگی کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہو جائے تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کی حیض میں عادت سات دن تھی وہ احرام باندھ کے عازم سفر ہو گئی اپنی عادت کے مطابق 7 ویں دن غسل کر کے عمرہ ادا کیا جس وقت غسل کیا اس وقت پاکی کا یقین تھا، پھر عمرہ کی ادائیگی کے کچھ ہی دیر کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہوا جو ایک دن رات سرخی مائل تھا ایک دن مٹیالا اور پھر دسویں دن صبح ہی سفید ہو گیا ان دِنوں انہوں نے انفیکشن کی دوا بھی کھائی غالباً اسی کی وجہ سے مکمل پاکی آئی اب ان کے اس عمرے کا جو ادا کیا، کیا حکم ہے اور نمازوں کے بارے میں ارشاد فرمایئے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حیض کی عادت دس دن سے کم ہو مثلاً سات دن اور عادت کے مطابق یہ خون آنا بند ہو گیا پھر اگر آٹھویں دن دوبارہ خون شروع ہوا اور دس دن پورا ہونے سے پہلے یا دس دن کے مکمل ہونے پر ختم ہو گیا، تو یہ تمام دن حیض کے ہی شمار کیے جائیں گے اور جو عمرہ ادا ہوا وہ ناپاکی کی حالت میں ہوا۔ سفید رطوبت حیض میں شمار نہیں ہو گی جبکہ مٹیالی رنگت والی رطوبت حیض شمار ہوتی ہے۔ حیض کی حالت میں نماز معاف ہے۔ لہٰذا سوال میں پوچھی گئی صورت میں حکم یہ ہے کہ طواف کا اعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) لازم ہو گا جب تک مکہ مکرمہ میں ہے، اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہو گا، کیونکہ طہارت طواف میں واجب ہے اور سعی میں طہارت مستحب ہے۔ اسے چاہئے کے طواف کے ساتھ سعی کا بھی اعادہ کرے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 162:

طوافِ زیارت کے بعد مخصوص ایام شروع ہو جائیں، تو حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون نے حج کیا، طوافِ زیارت کے بعد آرام کرنے کے لئے ہوٹل آئی، تو ہوٹل پہنچنے کے بعد اسے حیض آگیا، اس نے کسی سے مسئلہ پوچھا، تو بتایا گیا کہ ناپاکی کی حالت میں سعی کرنا درست نہیں ہے، لہٰذا

وہ مکہ شریف میں ہوٹل میں ہی ٹھہری رہی، جب پانچ چھ دن بعد حیض سے پاک ہوئی، تو اس نے سعی کی اور اپنے وطن آگئی، تو اس صورت میں کیا اس کا حج ادا ہو گیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم ہو گا؟ طوافِ زیارت پاکی کی حالت میں ہی کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اس خاتون کا حج (دیگر شرائط کی موجودگی میں) ادا ہو گیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی گناہ یا کفارہ لازم نہ آیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا حج کے واجبات میں سے ہے، لیکن حج کا یہ واجب غیر مؤقت ہے، یعنی اس کی ادائیگی کے لئے کوئی انتہائی وقت مقرر نہیں، لہٰذا جس طواف کے بعد سعی کر سکتے ہیں، اس طواف کے بعد کتنی ہی تاخیر ہو جائے، یہ واجب ساقط نہیں ہو گا، حتی کہ اگر کسی نے مناسکِ حج ادا کئے اور سعی کئے بغیر اپنے وطن لوٹ آیا، پھر واپس جا کر سعی کر لی، تو اس کا واجب ادا ہو جائے گا، لیکن خیال رہے! بلا عذرِ شرعی سعی کا ترک گناہ اور دَم لازم ہونے کا سبب ہے۔ یہاں ترکِ سعی کا تحقق خروجِ مکہ سے ہو گا، یعنی جب تک مکہ میں ہے، سعی کا تارک نہیں کہلائے گا، لہٰذا مکہ میں جتنا عرصہ رہے، سعی میں تاخیر کی وجہ سے نہ گنہگار ہے اور نہ دم لازم ہو گا، (البتہ بغیر عذر اسے طواف سے مؤخر کرنا مکروہ و خلافِ سنت ہے) اور اگر سعی چھوڑ کر مکہ سے چلا آئے، تو اب سعی کا تارک قرار پائے گا اور بلا عذرِ شرعی ایسا کرنے پر گنہگار ہو گا اور اس پر دَم بھی واجب ہو جائے گا، ہاں! اگر واپس آ کر سعی کر لے، تو واجب ادا ہو جانے کی وجہ سے لازم شدہ دَم ساقط ہو جائے گا اور جو گناہ ہوا اس سے

توبہ بھی کرے۔

اس تفصیل سے صورتِ مسئولہ کا جواب واضح ہو گیا کہ جب وہ خاتون طوافِ زیارت کے بعد مکہ شریف میں ہی ٹھہری رہی اور اس نے مکہ سے نکلنے اور وطن واپس آنے سے پہلے سعی کرلی، تو بلاشبہ اس کا واجب ادا ہو گیا اور اس تاخیر کی وجہ سے نہ سعی کی تارک کہلائی اور نہ کوئی گناہ یا کفارہ لازم آیا۔

نوٹ: جس نے حیض کی حالت میں سعی درست نہ ہونے کا مسئلہ بتایا، اس نے غلط کہا۔ درست مسئلہ یہ ہے سعی کے لئے طہارت شرط نہیں، لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر وہ خاتون حیض کی حالت میں بھی سعی کر لیتی، تب بھی سعی ادا ہو جاتی۔

تنبیہ: سعی چھوڑ کر مکہ سے چلے جانے اور پھر واپس آ کر سعی کرنے پر یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اگر میقات کے اندر سے ہی واپس لوٹے، تو بغیر احرام کے بھی آسکتا ہے، البتہ اگر میقات کے باہر سے واپس آئے، تو احرام کے ساتھ آنا ہو گا کما فی عامۃ الکتب۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ 163:

کیا عورت حج و عمرہ کے لیے حیض روکنے والی گولیاں کھا سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت حج و عمرہ کے لئے حیض روکنے والی گولیاں کھاسکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جی ہاں! استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب نہ بنیں، لعدم المانع الشرعی۔ اور اگر جسمانی طور پر کسی بڑے اور فوری ضرر کا سبب بنیں تو اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔"[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

---

1 ...(پ2، البقرۃ: 195)

پاکی وناپاکی سے متعلق متفرق احکام

فتوی164:

مخصوص ایام میں نہانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت کو حالتِ حیض میں نہانا منع ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت حالتِ حیض میں نہانا چاہے تو نہاسکتی ہے، اس سے بدن کی صفائی حاصل ہو جائے گی البتہ نجاستِ حکمیہ حیض ختم ہونے کے بعد نہانے سے زائل ہو گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی165:

مخصوص ایام میں عورت کا ناخن کاٹنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت حیض و نفاس کی حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت فرما دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر عورت حیض اور نِفاس سے پاک ہو گئی اور ابھی تک غسل نہیں کیا، تو اس حالت میں اس کے لئے ناخن کاٹنا مکروہ ہے کہ یہ حیض و نفاس سے پاک ہونے کے وقت حدث والی ہوئی ہے، اور اس پر اس وقت غسل فرض ہوا ہے، اب اس حالت میں وہ جُنبی کی طرح ہے، جیسے جنبی کے لئے حالتِ جنابت میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے، اس کے لئے بھی مکروہ ہے، اور اگر وہ حیض و نِفاس سے پاک نہیں ہوئی تو اس حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے، کیونکہ ابھی تک یہ حدث والی نہیں ہے اور اس پر غسل فرض نہیں ہے، اس حالت میں وہ اس معاملے میں پاک آدمی کی طرح ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی

فتوی:166

چار ماہ سے کم حمل کے ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت کا چار ماہ سے کم کا حمل ضائع ہو جائے، تو اس کے بعد آنے والے خون کا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں چار مہینے یعنی 120 دن ہونے سے پہلے ہی حمل ضائع ہو جائے، تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضا چار ماہ سے پہلے بننا

شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا، اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا، لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 167:

حمل ضائع ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی اہلیہ کا دو ماہ کا حمل ضائع (Miscarriage) ہو گیا اور دو دن تک خون جاری رہا اس کے بعد رک گیا تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کی اہلیہ کا بچہ ضائع ہونے کی صورت میں جو دو دن تک خون آتا رہا وہ نفاس کا خون شمار ہو گا یا حیض کا؟ نیز ان دنوں کی نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دریافت کردہ صورت میں حمل ضائع ہونے کے بعد دو دن تک جو خون آتا رہا وہ استحاضہ کا خون شمار ہو گا اور ان دنوں کی نمازیں اگر نہیں پڑھیں، تو ان کی قضا کرنا لازم ہو گی۔

مسئلہ کی تفصیل: قوانینِ شرعیہ کے مطابق اگر عورت کا حمل 120 دن سے پہلے ساقط (Miscarriage) ہو جائے تو اگر معلوم ہو کہ حمل کا کوئی عضو جیسے انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ بن چکا تھا، اس کے بعد حمل ضائع ہوا، تو آنے والا خون نفاس ہو گا، عورت نفاس کے احکام پر عمل کرے گی، کیونکہ اعضاء چار ماہ سے پہلے بننا شروع ہو جاتے ہیں جبکہ روح چار ماہ مکمل ہونے پر پھونکی جاتی ہے اور عضو بن جانے کے بعد حمل ضائع ہو جانے کی صورت میں آنے والا خون نفاس کا ہوتا ہے۔ البتہ حمل چار مہینے یعنی 120 دن سے پہلے ضائع ہو جانے کی صورت میں اگر معلوم نہ ہو کہ اس کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں یا معلوم ہو کہ کوئی بھی عضو نہیں بنا تھا، تو آنے والا خون نفاس نہیں ہو گا۔ اس صورت میں خون اگر کم از کم تین دن رات یعنی 72 گھنٹے تک جاری رہا اور اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک رہ چکی تھی، تو یہ خون حیض کا ہو گا اور اس صورت میں عورت حیض کے احکام پر عمل کرے گی اور اگر تین دن رات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا یا بند تو نہ ہوا لیکن اس خون کے آنے سے پہلے عورت پندرہ دن پاک نہیں رہی تھی، تو یہ خون استحاضہ یعنی بیماری کا ہو گا، اس صورت میں عورت استحاضہ کے احکام پر عمل کرے گی۔ لہٰذا دریافت کردہ صورت میں جبکہ 120 دن سے پہلے دو ماہ بعد ہی حمل ضائع ہو گیا تھا اور اس کے بعد جو خون آیا وہ بھی دو دن بعد

بند ہو گیا تھا تو اصول کے مطابق وہ استحاضے کا خون شمار ہو گا اور استحاضے کی حالت میں نماز و روزہ کی معافی نہیں تو زید کی اہلیہ نے اگر ان دنوں کی نمازیں نہیں پڑھیں تو ان کی قضا کرنا ان پر لازم ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 168:

دورانِ اعتکاف حیض آجائے تو؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان کے آخری عشرے میں مسجدِ بیت میں اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض آجائے، تو کیا اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض آجائے، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؛ کیونکہ سنت اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اور روزے کے لیے حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔ نیز اس صورت میں حیض سے پاک ہونے کے بعد رمضان میں یا رمضان کے بعد روزے کے ساتھ ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرنا واجب ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی169:

حاملہ عورت کے پستان سے نکلنے والے پانی کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک حاملہ عورت کے حمل کا آخری مہینا ہے، اس عورت کے پستان سے کبھی کبھار بغیر کسی بیماری اور تکلیف کے سفید پانی آتا ہے تو کیا یہ پانی ناپاک ہو گا؟ کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے اور کیا اس صورت میں وضو بھی ٹوٹ جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پستان سے نکلنے والا وہ پانی وضو توڑتا ہے جو بیماری یا زخم کی وجہ سے نکلے اور بہہ کر ایسی جگہ پہنچ جائے جس کو وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے، جبکہ پوچھی گئی صورت میں پستان سے نکلنے والا سفید پانی کسی بیماری یا زخم کی وجہ سے نہیں ہے، لہٰذا اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی یہ پانی ناپاک کہلائے گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی170:

غسل فرض ہونے کی صورت میں دودھ پلانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جنابت کی وجہ سے

غسل فرض ہو تو کیا عورت اس حالت میں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جنابت نجاستِ حقیقیہ نہیں، بلکہ حکمیہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے اس حالت میں نماز، قرآنِ پاک کی تلاوت، دخولِ مسجد وغیرہ مخصوص امور سے ممانعت فرمائی ہے۔اس کے علاوہ جُنبی کا پسینہ، لُعاب وغیرہ پاک ہی رہتے ہیں، لہٰذا غسل فرض ہونے کی حالت میں بھی عورت کا دودھ پاک ہے اور اس حالت میں بچہ کو پلانا بھی جائز ہے کہ اس کے لئے طہارت ضَروری نہیں ہے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ جس پر غسل فرض ہو، اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے، اگر فی الوقت غسل نہیں کرتا تو کم از کم اسے وضو کر لینا چاہیے، کیونکہ فرشتے جُنبی شخص کے قریب نہیں آتے۔ لیکن یہ جلدی غسل کرنا یا وضو کرنا فرض یا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص بلاوجہ غسل میں تاخیر بھی کرے تو گنہگار نہیں ہو گا۔ہاں اتنی تاخیر کہ جس سے نماز کا وقت نکل جائے یا مکروہ تحریمی وقت شروع ہو جائے بلاشبہ ناجائز ہے، اتنی تاخیر سے ضَرور گنہگار ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ 171:

عورت کا دودھ کپڑوں پر لگ جائے، تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی عورت کا دودھ زیادہ ہونے کی وجہ سے خود ہی نکل کر کپڑوں کے ساتھ لگتا رہے، تو کیا وہ ان کپڑوں کے

ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انسانی دودھ لگے کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ہے کہ انسان کا دودھ پاک ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

حظر واباحت

فتوی172:

غیر مسلم عورت کو گھریلو کام کاج کے لئے رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کافرہ (عیسائیہ) عورت سے گھر میں کام (برتن دھونے، کپڑے دھونے، گھر کی صفائی کرنے) کے لئے اجارہ کرسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عیسائیہ عورت کو گھر کے کاموں کے لئے اجیر رکھنا اگرچہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہے مگر اس سے بچنا ہی چاہئے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ کافر غیر مرتد کو جائز کام کے لئے اجیر رکھنا جائز ہے، مگر یہاں عیسائیہ عورت کو برتن وغیرہ دھونے کے لئے رکھنے میں دو امور کی وجہ سے یہی چاہئے کہ اسے اجیر نہ رکھا جائے، ایک تو یہ ہے کہ گھر کے مرد و عورت ہر فریق کو پردے کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا مثلاً مَردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ کبھی اس کے ساتھ خلوت میں نہ ہوں، اس سے بے تکلف نہ ہوں، ہنسی مذاق نہ کریں، اس کے اعضائے ستر کی طرف نظر نہ کریں وغیرہ اور عورتوں کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ اپنے سر کے بال وغیرہ اعضائے ستر اس پر ظاہر نہ کریں کہ مسلمان عورت کے لئے کافرہ کے سامنے اپنے اعضائے ستر کھولنا جائز نہیں اور اس سے دوستی

والے تعلقات ہموار نہ کریں کہ کفار سے دوستی ناجائز و حرام ہے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ عورتوں کے لئے یہ انتہائی مشکل امر ہے کہ گھر میں ہوتے ہوئے بھی ہر وقت مکمل طور پر اس سے پردہ کریں پھر جب کوئی کافرہ نوکر ہو تو اس سے دوستی والے تعلقات بھی عُموماً شروع ہو جاتے ہیں کہ اسے اپنی غمی، خوشی دعوت وغیرہ میں مدعو کرنا اور اس کے ہاں خود جانا شروع کر دیتے ہیں۔ تو یوں ناجائز امور میں واقع ہونے کے امکان بہت زیادہ ہیں اس لئے اس سے احتراز ہی چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کرسچن عموماً ناپاکیوں سے نہیں بچتے اور سخت نجاستوں میں ملوث رہتے ہیں۔ سلیم الطبع مسلمان اپنے کھانے پینے کے برتن بھی ان سے جدا رکھتے ہیں اور ان کے قُرب سے سخت متنفر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جن برتنوں میں اس کے ہاتھ لگے ہوں گے ان میں کھانے پینے سے سلیم الطبع مسلمان کو گھن آئے گی۔ اس اعتبار سے بھی اسے ان کاموں کے لئے اجیر نہ کرنا چاہئے۔ بہتر ہے کسی غریب مسلمان عورت کا بھلا کیا جائے اور اس کو یہ روزگار مہیا کیا جائے کہ یوں اپنی مسلمان بہن کو نفع ملے گا اور اس میں پابندیاں بھی زیادہ نہیں ہیں صرف یہ ہے کہ اسے گھر کے مرد حضرات سے پردے کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری

فتوی 173:

مسجد کی دکان میں بیوٹی پارلر کھولنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ مسجد کی دکانوں (Shops) میں ایک دکان

بیوٹی پارلر کے کام کے لئے دی گئی ہے،دکان پر نمایاں طور پر بیوٹی پارلر کی تَشْہِیر (Advertisement)کے لئے کچھ عورتوں کی تصاویر کے سائن بورڈ وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں، تو معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ کام کرنا اور اس کام کے لئے مسجد کی دکان کرائے پر دینا اور تصاویر لگانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میک اَپ کرنا یا اس پر اُجرت لینا ایک جائز کام ہے، جبکہ خلافِ شرع کاموں سے اِجْتِناب کیا جائے۔ بیوٹی پارلر میں جائز و ناجائز دونوں قسم کے کام ہوتے ہیں۔ عُمومی طور پر وہاں ہونے والے کاموں میں سے چند ناجائز کام درج ذیل ہیں:

(1) آئی بروز (Eyebrows) بنوانا: حدیث شریف میں اس کام پر لعنت فرمائی گئی ہے۔

(2) مردانہ طرز کے بال کاٹنا: حدیث شریف میں مَردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔

(3) رانوں کے بالوں کی صفائی کرنا: ایک عورت کے لئے دوسری عورت کی ناف سے گُھٹنے سمیت جسم کے حصوں کا پردہ ہے، بلاضَرورتِ شرعیہ ان کو دیکھنا یا چھونا، جائز نہیں۔

(4) بالوں میں سیاہ رنگ کا خِضاب کرنا: بالوں کو سیاہ رنگ سے رَنگنا مَردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ناجائز و حرام ہے۔

(5) گانے باجے چلانا۔

ان کے علاوہ اور بھی غیر شَرْعی معاملات ہوتے ہوں گے۔ یاد رہے کہ ان ناجائز کاموں کی

اُجرت لینا بھی جائز نہیں۔

البتہ بیوٹی پارلر میں درج ذیل جائز امور بھی ہوتے ہیں: مثلاً: چہرے کے زائد بالوں کی صفائی، مختلف کریمز، لالی پاؤڈر اور آئی شیڈز وغیرہ کے ذریعہ میک اَپ کرکے چہرے کو خوبصورت بنانا، سیاہی مائل رنگت کو نکھارنا، ہاتھوں پاؤں میں مہندی لگانا، بالوں کو سنوارنا وغیرہا اور میک اَپ کے لئے پاک اشیاء کا استِعمال کرنا اور جائز میک اَپ کرنا، جائز ہے۔

اگرچہ ازروئے اِجارہ بیوٹی پارلر کے لئے کرائے (Rent) پر دکان دینا جائز ہے، جبکہ بیوٹی پارلر میں ہونے والے ناجائز امور پر مدد کی نیت نہ کی جائے، بلکہ محض اجارے سے ہی غرض ہو۔ تاہم ایسے لوگ جو دکان میں جائز و ناجائز دونوں قسم کے کام کریں گے، ان کو اپنی دکان کرائے پر دینے سے بچنا چاہئے اور بالخصوص مسجد کی دکانوں کو ایسے کاموں سے بچانا چاہئے۔

جاندار کی تصاویر (Pictures) دکان پر آویزاں کرنا، جائز نہیں اور عورتوں کی تصاویر جو میک اپ کے بعد مزید جاذبِ نظر ہوں ان کا آویزاں کرنا بدنگاہی کی طرف دعوت دیتا ہے، اس لئے عورتوں کی تصاویر لگانا بھی ہرگز جائز نہیں، سخت بے حیائی کی بات ہے اور جہاں جاندار کی تصاویر آویزاں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے اس لئے تصاویر لگانا ہی جائز نہیں اور مسجد کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اس کی دکانوں میں ایسی تصاویر لگانے سے ضَرور احتراز کیا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو الحسن جمیل غوری عطاری

فتوی174:

شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا، جائز نہیں، کیا واقعی یہ بات دُرست ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شوہر کا بعدِ انتقال بیوی کو قبر میں اتارنا، جائز ہے، اسی طرح اس کے جنازے کو کندھا دینا اور اسے دیکھنا بھی جائز ہے۔ البتہ بِلا حائل بیوی کے بدن کو چھونا ناجائز ہوتا ہے۔

فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”شوہر کو بعد انتقالِ زوجہ قبر میں خواہ بیرونِ قبر اس کا منہ یا بدن دیکھنا جائز ہے، قبر میں اتارنا، جائز ہے اور جنازہ تو محض اجنبی تک اٹھاتے ہیں، ہاں بغیر حائل کے اس کے بدن کو ہاتھ لگانا شوہر کو ناجائز ہوتا ہے۔“[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی175:

ایلوویرا (Aloe vera) کھانا یا اس کا رَس پینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایلوویرا (Aloe vera) کھانا یا اس کا رَس پینا حلال ہے؟

---

1 ...(فتاوٰی رضویہ، 9/139)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایلوویرا (Aloe vera) جسے اردو میں کوار گندل یا گھیکوار کہتے ہیں، زمین میں اُگنے والی سبزیوں کی ایک قسم ہے، جس کے پتے لمبے، موٹے اور نوکیلے ہوتے ہیں اور ان سے لیس دار مادہ نکلتا ہے۔ اسے کھانا یا اس کا رَس پینا حلال ہے کہ

(الف) عند الشرع جس چیز کی ممانعت قرآن وسنت سے ثابت ہو اور اس کی حرمت وممانعت پر دلیل شرعی قائم ہو صرف وہی حرام وممنوع ہے، بقیہ سب چیزیں حلال ومباح ہیں اور ایلوویرا کے حرام یا ممنوع ہونے پر کوئی دلیلِ شرعی قائم نہیں ہے، لہٰذا قرآن وحدیث میں اس کی حرمت کی دلیل نہ ہونا ہی اس کی حلت کی دلیل ہے۔

(ب) نباتات کے متعلق شریعت کا اصول یہ ہے کہ زمین سے اُگنے والی وہ نباتات جو نشہ آور، زہریلی اور ضرر دینے والی نہ ہوں ان کا کھانا، جائز ہے۔ اور ایلوویرا نہ تو نشہ آور ہے، نہ زہریلی اور نہ ہی ضرر دینے والی ہے لہٰذا اس کا کھانا، جائز ہے اور اطباء نے اس کے متعدد فوائد بھی بیان کیے ہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 176:

مردہ بیوی کے ہاتھ کو بوسہ دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا شوہر اپنی

مردہ بیوی کے ہاتھ کو بوسہ دے سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قوانینِ شرعیہ کے مطابق بیوی کی وفات سے نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے اور شوہر اس کے لیے اجنبی ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے شوہر کا بلا حائل اسے چھونا، جائز نہیں ہوتا، لہٰذا شوہر اپنی مردہ بیوی کے ہاتھ وغیرہ کو بلا حائل بوسہ نہیں دے سکتا، یہ ناجائز و ممنوع فعل ہے، البتہ اپنی مردہ بیوی کا چہرہ دیکھنا، اسے کندھا دینا، قبر میں اتارنا وغیرہ تمام امور جائز ہیں، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے، نہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے یہ سب باتیں محض غلط ہیں ان کی شریعتِ مطہرہ میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

یاد رہے کہ مذکورہ حکم شوہر کے اعتبار سے ہے، جہاں تک بیوی کا تعلق ہے، تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد بیوی اسے بلا حائل چھو سکتی ہے، اسے غسل بھی دے سکتی ہے، کیونکہ شوہر کی وفات سے نکاح فوراً ختم نہیں ہوتا، بلکہ جب تک بیوی عدت میں ہو مِن وَجہٍ نکاح باقی رہتا ہے، البتہ اگر شوہر نے مرنے سے پہلے طلاقِ بائن دے دی تھی، تو اگرچہ عورت عدت میں ہو غسل نہیں دے سکتی اور نہ ہی چھو سکتی ہے کہ طلاقِ بائن سے نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

فتوی177:

دلہن کو قرآنِ کریم کے سائے میں رخصت کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شادیوں کے موقع پر لڑکی کی رخصتی کے وقت یہ صورت دیکھنے میں آتی ہے کہ لڑکی کے سر پر قرآن پاک اٹھا کر اسے قرآن کے سائے میں رخصت کیا جاتا ہے، یہ عمل ازروئے شرع درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قرآن پاک بے شمار فوائد وبرکات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ جس طرح اس کا پڑھنا، یاد کرنا، سننا، اس پر عمل کرنا اور اس میں غور وفکر کرنا حصول خیر وبرکت کا سبب ہے، یونہی قرآن پاک کا اوراق پر مشتمل نسخہ بھی رحمت وبرکت کا ذریعہ ہے، لہٰذا اس سے برکت حاصل کرنا جائز ومستحب عمل ہے۔ رخصتی کے وقت دلہن کے سر پر قرآن پاک اٹھا کر رخصت کرنے سے بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ اس عمل سے قرآن پاک کی برکت حاصل ہو جائے، لہٰذا مذکورہ نیت سے یہ عمل جائز وباعث ثواب ہو گا، مگر اس کے ساتھ چند امور ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

(1) مذکورہ صورت میں باوضو شخص قرآن پاک کو پکڑے یا پھر بے وضو ہونے کی صورت میں کسی جداگانہ کپڑے یا غلاف میں پکڑے، کیونکہ بے وضو شخص کا قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں۔

(2) چونکہ مذکورہ عمل کے ذریعے قرآن پاک سے برکت حاصل کرنا مقصود ہے، لہٰذا اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ گانے باجے یا آتش بازی وغیرہ امور ممنوعہ کی کوئی صورت نہ ہو

کیونکہ ایک تو یہ قرآن مجید کی بے ادبی ہے اور دوسرا یہ بات ہرگز درست نہیں کہ ایک طرف قرآن کریم سے برکت لی جارہی ہو اور دوسری جانب قرآن کریم کے احکام کی ہی نافرمانی کی جائے۔یوں تو قرآن کریم پاس نہ ہو،اس وقت بھی ان گناہوں سے بچناضروری ہے، مگر قرآن کی موجودگی میں اس کی عظمت واہمیت کے پیش نظر خاص طور پر ان سے بچناضروری ہو جائے گا۔

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی178:

بچوں کو پیشاب کراتے وقت قبلہ رخ کالحاظ نہ کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض خواتین چھوٹے بچوں کو اٹھا کر پیشاب کرواتے ہوئے عموماً قبلہ کالحاظ نہیں کرتیں،بلکہ اپنی آسانی یا جگہ کے حساب سے قبلہ کی طرف رُخ کر کے بچے کو پیشاب کروادیتی ہیں۔کیا یہ عمل درست ہے؟ یا بچوں کو بھی قبلہ رُخ سے ہٹا کر پیشاب کروایا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

کعبہ معظمہ وہ مبارک گھر ہے جس کی شان قرآن مجید میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اِسے "مبارک" اور سارے جہان کا "سرچشمہ ہدایت" بتایا گیا، چنانچہ ارشاد ہوا:﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾ ترجمہ:بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت

ہے۔[1] لہٰذا کعبہ شریف کی ان عظمتوں کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے کعبہ معظمہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کر کے پیشاب کرنے کو مکروہِ تحریمی یعنی حرام کے قریب اور گناہ قرار دیا، بلکہ سمتِ قبلہ دونوں جانب 45 ڈگری کے اندر بھی اِس حالت میں قبلے کو منہ یا پیٹھ کرنا ناجائز ہے اور جس طرح یہ حکم بالغ یعنی بڑوں کے لیے ہے، اُسی طرح اگر مرد یا عورت کسی بچے کو قبلہ رُخ پیشاب کروائے تو یہ بھی شرعاً ناجائز اور گناہ ہے اور یہ گناہ اُس مرد و عورت پر ہو گا، بچے پر نہیں کہ بچہ تو غیر مکلَّف اور ناسمجھ ہے۔

یہاں ایک ضابطہ شرعیہ یاد رکھیے کہ بالغ کا کسی نابالغ کو ہر وہ کام کروانا، ناجائز اور گناہ ہے، جس کام کا کرنا خود اُس نابالغ کے بالغ ہونے کی صورت میں اُس پر حرام ہو، یعنی اگر وہ خود بالغ ہوتا تو اُسے وہ کام کرنا، جائز نہ ہوتا، تو اِس کی نابالغی کی صورت میں کسی بالغ کا اس سے وہ کام کروانا، جائز نہیں۔ فقہائے کرام نے اِس کی مختلف مثالیں دی ہیں۔ (1) نابالغ لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہنانا۔ (2) نابالغ لڑکے کو ریشم کا لباس پہنانا۔ (3) نابالغ کو شراب پلانا۔ (4) نابالغ لڑکے کے ہاتھوں یا پیروں پر مہندی لگانا۔ (5) اور اِسی طرح نابالغ کو سمتِ قبلہ پیشاب کروانا۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 179:

ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ لڑکیوں کی ناک

---

1 ...(پ4، اٰلِ عمرٰن:96)

اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لڑکیوں کی ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا جائز ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں عورتوں کا ناک وکان چھدوانا، جائز ہے، پس جب ان کا چھدوانا، جائز ہے، تو دوسرے کا چھیدنا اور اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔

البتہ یاد رہے کہ اس مقصد کے لئے اجنبی مرد کا بالغہ یا نابالغ مشتہاۃ (قابلِ شہوت) لڑکی کا کان دیکھنا یا کسی بھی حصّہ بدن کو چھونا، ناجائز وحرام اور گناہ ہے۔

اجنبیہ کے اعضائے ستر کی طرف دیکھنا اور اس کے کسی بھی حصّہ بدن کو چھونا، جائز نہیں، یہی حکم مشتہاۃ لڑکی کا ہے، البتہ بہت چھوٹی بچی جو شہوت کی حد تک نہ پہنچی ہو، اس کا حکم جُدا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 180:

عورت کا غیر ضروری بال صاف کرنے کے لئے اُسترا وغیرہ استعمال کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتیں اپنے غیر ضروری بال استرے یا اس کے علاوہ لوہے کی کسی اور چیز سے صاف کر سکتی ہیں یا نہیں؟ بعض عورتیں اس بارے میں سخت وعیدیں سناتی ہیں کہ اس طرح کرنے والی کا جنازہ نہیں اُٹھے

گا۔ کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے لئے بھی اپنے غیر ضروری بال استرے یا اس کے علاوہ لوہے وغیرہ کی کسی چیز سے صاف کرنا، جائز ہے۔ شریعتِ مطہرہ کو مقصود یہاں کی صفائی ہے وہ کسی بھی چیز سے حاصل ہو جائے۔

اور بعض عورتیں اس پر جو وعیدیں سناتی ہیں کہ استرہ اور لوہے کی چیز سے بال کٹوانے والی کا جنازہ نہیں اٹھتا محض بے اصل اور احمقانہ بات ہے، ایسی باتوں سے احتراز چاہئے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ
مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 181:

عورتوں کا مائیک پر نعت پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کا مائیک پر خوش اِلحانی کے ساتھ اس طرح نعت خوانی وغیرہ محافل کا اِنعقاد کرنا کہ جس کی وجہ سے ان کی آواز غیر مَحرموں تک جاتی ہو، جائز ہے یا نہیں؟ بیان فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کا مائیک وغیرہ پر خوش اِلحانی کے ساتھ اس طرح نعت خوانی کرنا کہ ان کی آواز نامَحرموں تک جاتی ہو ناجائز و حرام ہے کہ عورت کی خوش اِلحانی و ترنم والی آواز بھی عورت یعنی

پردہ کی چیز ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں:"عورت کا خوش اِلحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔[1]

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت سے سوال ہوا کہ عورتیں باہم گلا ملا کر مَولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آوازیں غیر مرد باہر سنتے ہیں، تو اب ان کا اس طریقہ سے مَولود شریف پڑھنا ان کے حق میں باعث ثواب کا ہے یا کیا؟ اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں، باعثِ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ 182:

برقع یا نقاب پہن کر ٹیلی ویژن پر نعت خوانی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کوئی عورت برقع یا نقاب پہن کر ٹیلی ویژن پر نعت خوانی کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے لیے نعت شریف پڑھنا جائز و موجبِ اجر و ثواب ہے، لیکن اس میں اس بات کا

1...(فتاویٰ رضویہ، 22/242)

2...(فتاویٰ رضویہ، 22/245)

لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ عورت کی آواز نامحرموں تک نہ جائے، ورنہ یعنی اگر عورت کی آواز اتنی بلند ہو کہ غیر محرموں کو اس کی آواز پہنچے گی تو اس کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا ناجائز و گناہ ہو گا، خواہ اس کا یہ پڑھنا گھر میں ہو، محلے میں ہو، گلی میں ہو، کھلے کمرے میں ہو یا ٹیلی ویژن پر کہ عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سُنے، محلِ فتنہ ہے اور اسی وجہ سے ناجائز ہے۔ لہٰذا ٹیلی ویژن پر نعت پڑھنا عورت کے لیے مطلقاً ناجائز ہے، چاہے مکمل باپردہ رہ کر ہی کیوں نہ پڑھے، کیونکہ ٹیلی ویژن غیر محرم بھی دیکھتے اور سنتے ہیں اور ان تک بھی عورت کی خوش الحانی والی آواز پہنچتی ہے، ایسی صورت میں عورت کے لیے نعت پڑھنا جائز نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدہ المذنب محمد نوید چشتی

متفرقات

فتوی183:

خواتین کا اپنے پاس مُوئے مبارک رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا خواتین اپنے پاس تبرکات، خصوصاً نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مُوئے مبارک رکھ سکتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جس طرح مَردوں کو تبرکات رکھنے کی اجازت ہے، اسی طرح خواتین کو تبرکات رکھنے کی اجازت ہے، دیگر تبرکات کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی رکھنا شرعاً جائز ہے۔ کئی صحابیات رضی اللہ عنھن سے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے موئے مبارک اور دیگر تبرکات اپنے پاس رکھنا ثابت ہے، جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمبل شریف اور تہبند مبارک تھا، حضرت اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس جبہ مبارک تھا اور حضرت ام سُلَیم رضی اللہ عنہا کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک اور بال مبارک تھے۔ اس کے علاوہ بھی کئی صالحات کے پاس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بال مبارک تھے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــ

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی184:

شوہر یا بیوی کا ایک دوسرے کی میت کو غسل دینا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وفات کے بعد عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ براہِ مہربانی تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیوی کی وفات سے نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے جبکہ شوہر کی وفات سے نکاح فوراً ختم نہیں ہوتا بلکہ جب تک بیوی عدت میں ہو مِن وَجہٍ نکاح باقی رہتا ہے، لہٰذا شوہر کی وفات کے بعد بیوی اسے غسل دے سکتی ہے کہ حکمِ نکاح باقی ہے، یونہی اگر شوہر نے اپنی زندگی میں طلاقِ رجعی دے دی ابھی عدت باقی تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے کہ طلاقِ رجعی کے بعد عدت گزرنے سے پہلے مِلکِ نکاح ختم نہیں ہوتی۔ البتہ اگر شوہر نے مرنے سے پہلے طلاقِ بائن دے دی تھی تو اگرچہ عدت میں ہو غسل نہیں دے سکتی کہ طلاقِ بائن نکاح کو ختم کر دیتی ہے۔

اور چونکہ بیوی کی وفات سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا شوہر اپنی بیوی کی وفات کے بعد اسے غسل نہیں دے سکتا نہ ہی بلا حائل اس کے جسم کو ہاتھ لگا سکتا ہے، کیونکہ جب نکاح ہی ختم ہو گیا تو چھونے و غسل دینے کا جواز بھی جاتا رہا، لہٰذا وہ اسے نہ چھو سکتا ہے نہ غسل دے سکتا ہے۔

تنبیہ: بیوی کی وفات کے بعد شوہر کو صرف غسل دینے و بلا حائل چھونے کی ممانعت ہے

باقی چہرہ دیکھنا، کندھا دینا، قبر میں اتارنا وغیرہ تمام امور جائز ہیں یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے، نہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، یہ سب باتیں محض غلط لغو و فضول ہیں، ان کی شریعتِ مطہرہ میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی 185:

کیا عورت بھی پیر بن سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شَرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے اور اس سے عورتیں بیعت ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پیر کا مرد ہونا ضرور ہے، لہذا سلف صالحین سے آج تک کوئی عورت پیر نہیں بنی اس لئے عورت کو پیری، مریدی کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ کسی خاتون کی مریدنی بنے، لہذا خواتین کو بھی چاہیے کسی جامع شرائط پیرِ کامل مرد سے بیعت ہوں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی186:

نابالغہ بیٹی کی مِلک میں موجود سونا بڑی بیٹی کو دلوانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک نابالغہ بچی کی مِلک میں کچھ سونا ہے، اس کی والدہ چاہتی ہے کہ یہ سونا اپنی بڑی لڑکی کو اس کی شادی میں دے دے اور بعد میں اسی وزن کا سونا بنوا کر نابالغہ بیٹی کو واپس دے، کیا وہ اس طرح کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بیان کی گئی صورت میں نابالغہ بچی کا سونا دوسری بیٹی کو دینا ماں کے لیے جائز نہیں، اگرچہ ماں کا یہ ارادہ ہو کہ بعد میں اتنا سونا نابالغہ بیٹی کو واپس لوٹا دے گی، کیونکہ ماں کو اس طرح نابالغہ بچی کے مال میں تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے، حقیقت میں یہ صورت ماں کی طرف سے بچی کا مال قرض لینے کی ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ نابالغ بچہ اپنا مال کسی کو قرض نہیں دے سکتا اور نہ ہی کوئی اس سے قرض لے سکتا ہے کہ قرض دینے میں بچے کا فی الحال محض نقصان ہے اور جس کام میں بچے کو محض نقصان ہو، وہ کام اس کا ولی بھی نہیں کر سکتا، تو ماں کو بدرجہ اولیٰ اجازت نہیں ہے، البتہ باپ مخصوص صورت میں بچے کے مال میں قرض کے طور پر تصرف کر سکتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 187:

اسلامی بہن کا معلمہ یا سنی عالِمہ کا ہاتھ چومنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اسلامی بہنیں اپنی معلمہ یا کسی سنی عالمہ اسلامی بہن یا اپنے شوہر کی دَست بوسی کر سکتی ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نیتِ صالحہ و مَحمودہ (نیک اور پسندیدہ نیت) کے ساتھ اسلامی بہنوں کا اپنی مُعَلِّمہ یا سنی عالِمہ اسلامی بہن کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ مستحب ہے، بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اَجمعین حضور صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو چوما کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہاتھ چومنا بھی جائز ہے لِعَدَمِ المَانِعِ الشَّرعی کیونکہ شریعتِ مُطَهَّرَہ نے اس سے مَنع نہیں کیا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی 188:

کیا نفلی اعتکاف ٹوٹنے پر قضا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت ستائیسویں شب سے تین دن کی نیت سے اعتکاف میں بیٹھ گئی، اس نے اعتکاف کی منت بھی نہیں مانی تھی، بس ایسے ہی نیت کرکے اعتکاف میں بیٹھ گئی، لیکن انتیسویں (29) روزے کو اسے حیض آیا، تو روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے اعتکاف بھی ٹوٹ گیا، اب اس اعتکاف کی قضا کیسے کرنی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں اعتکاف ختم ہونے کی وجہ سے اس کی قضا لازم نہیں ہوگی، کیونکہ مذکورہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ نہیں ہے کہ سنّتِ مؤکدہ آخری دس دن کا ہوتا ہے اس سے کم کا نہیں، اور اس کی منت بھی نہیں مانی، تو یہ نفل ہوا اور مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف ہو سکتا ہے، لہٰذا یہ اعتکاف نفلی ہے اور نفلی اعتکاف کی قضا لازم نہیں ہوگی۔ ردالمحتار میں عورت کے اعتکاف کے متعلق ہے: "فلو خرجت منه ولو الی بیتها بطل الاعتکاف لو واجبا، وانتهی لو نفلا" یعنی اگر عورت مسجدِ بیت سے نکلے اگرچہ اپنے گھر کی طرف تو اس کا اعتکاف اگر واجب ہو تو ٹوٹ جائے گا، اور نفل ہوا تو پورا ہو جائے گا۔[1]

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرّحمۃ بہارِ شریعت میں اعتکاف کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں: "اعتکافِ نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں ختم ہو گیا اور اعتکافِ مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دن کی قضا واجب نہیں اور منّت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معین مہینے کی منّت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے ورنہ اگر عَلَی الْاِتّصال واجب ہوا تھا، تو سرے سے اعتکاف کرے اور اگر عَلَی الْاِتّصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد هاشم خان عطاری

1...(ردالمحتار، ج03، ص435، مطبوعہ ملتان)

2...(بہار شریعت، 1/1028)

فتوی189:

شوہر کو نام لے کر پکارنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بیوی اگر شوہر کو نام لے کر پکارے، تو شرعاً اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق بیوی کا شوہر کو نام لے کر پکارنا، مکروہ اور خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا جب کبھی شوہر کو مخاطب کرنے کی نوبت آئے تو عورت کو چاہئے کہ مہذب انداز میں اور ادب کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے احسن انداز میں شوہر کو مخاطب کرے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی190:

عائزہ نام رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچی کا نام "عائزہ" رکھنا کیسا ہے اور اس کا معنی کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

---

1 ...(ردالمحتار مع الدر المختار، 9/690- بہار شریعت، 3/657، 658)

عائزہ "عوز" سے مونث اسمِ فاعل کا صیغہ ہے، جس کا معنی "محتاج اور ناکام عورت" ہے، اس لیے بچی کا نام عائزہ "رکھنا درست نہیں ہے، کیونکہ برے معنی والے نام رکھنا ممنوع ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بچی کا نام صحابیات اور اللہ پاک کی نیک بندیوں میں سے کسی ایک کے نام پر رکھا جائے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی 191:

کنگھی کرتے وقت ٹوٹ جانے والے بال جلانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض خواتین جب بال بناتی ہیں، تو ان کے بال گرتے ہیں، جنہیں وہ اپنے پاس جمع کر لیتی ہیں، پھر ان کو جلا دیتی ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

انسان اپنے تمام اجزاء کے ساتھ قابل تکریم ہے، جسم سے جدا ہونے والے بالوں یا ناخنوں کے ساتھ کوئی بھی ایسا معاملہ جو تکریم کے خلاف ہو کرنے کی اجازت نہیں، بالوں کو جلانا بھی اسی قبیل سے ہے، لہٰذا بالوں کو جلانے کی اجازت نہیں، انہیں بہتے پانی میں بہانا، ممکن ہو تو وہاں ڈلوا دیں، ورنہ ان کو کسی جگہ دفنا دیں اور اگر دفنانا بھی ممکن نہیں، تو کسی صاف جگہ ڈال دیں، البتہ

خواتین ان کو ایسی جگہ ڈالیں جہاں کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح	کتبـــــــــــــــــــــــہ
مفتی محمد قاسم عطاری	المتخصص فی الفقہ الاسلامی
	ابو حمزہ محمد حسان عطاری

فتوی 192:

عورت کو سلے ہوئے پاجامہ یا شلوار میں کفن دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض خواتین یہ کہتی ہیں کہ عورت کے کفن میں اس کو سلا ہوا پاجامہ یا شلوار دینی چاہئے۔ اور وہ اس پر کافی زور دیتی ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد و عورت دونوں کی میت کے لئے ازار یعنی تہبند والی چادر ہی سنت ہے۔ لہٰذا عورت کی میت کو بھی سلا ہوا پاجامہ یا شلوار پہنانا خلافِ سنت ہے۔ بالخصوص عورت کے کفن کے متعلق سنت طریقہ جو حدیثِ پاک سے ثابت ہے اس کے مطابق عورت کے کفن میں سلی ہوئی شلوار شامل نہیں ہے، بلکہ تہبند یعنی بغیر سلی چادر ہے۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی ایک شہزادی محترمہ کی وفات پر غسل دینے والی خواتین کو کفن کے کپڑے خود ایک ایک کر کے پکڑائے اور یہ پانچ کپڑے تھے لیکن اس میں سلی ہوئی شلوار نہیں تھی۔ اور ان پانچ کپڑوں میں سب سے پہلے اپنا تہبند شریف بطورِ تبرک عطا فرمایا اور غسل دینے والی خواتین کو

فرمایا کہ یہ والی چادر ان کے جسم کے ساتھ متصل رکھیں۔

میت کو شلوار نہ پہنانے کی وجہ علماء نے یہ بیان کی ہے کہ زندہ شخص شلوار اس لئے پہنتا ہے کہ چلنے پھرنے اور کام کاج کے وقت اس کا سَتر (یعنی مرد و عورت کا وہ مقام جسے چھپانا واجب ہے وہ) نہ کھلے لیکن میت کے لئے ایسا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے چلنا نہیں ہوتا اس لئے میت کو شلوار کی حاجت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زندہ انسان تہبند نیچے اور قمیص اوپر رکھتا ہے تاکہ اس کو چلنے میں سہولت رہے اور میت نے چونکہ چلنا نہیں اس لئے اس کی قمیص نیچے اور ازار (تہبند) کی چادر اس سے اوپر ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے میت کو جو قمیص پہنائی جاتی ہے اس کی آستینیں نہیں رکھی جاتی اور اس کی قمیص کو پہلوؤں کی جانب سے سلائی نہیں کیا جاتا، کیونکہ زندہ انسان کو تو اپنے لباس میں اس کی حاجت ہوتی ہے، جبکہ میت کو اس کی حاجت نہیں ہوتی۔

خلاصہ یہ کہ میت اگر عورت ہو تو اسے بھی سنت کے مطابق کفن دینا چاہیے اور اس میں سلی ہوئی شلوار نہیں پہنانی چاہئے۔ جو لوگ سلا ہوا پاجامہ یا شلوار پہنانے پر زور دیتے ہیں وہ اپنی کم علمی کی وجہ سے سنت و طریقۂ مسلمین کی مخالفت کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس سے باز آئیں اور علماء کرام نے جو شریعت کے احکام و مسائل بیان فرمائے ہیں ان کو تسلیم کر کے ان پر عمل کریں۔ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی193:

نومولود بچی کے بالوں کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ پیدائش کے بعد بچی کو گنجا کروا کر اُس کے بالوں کا کیا کریں؟ شریعت اس بارے میں کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بچہ ہو یا بچی دونوں کے لئے حکم یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن اُس کا سر مونڈ کر اُن بالوں کے وزن برابر سونا یا چاندی صدقہ کرنا مستحب ہے، یہی بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمان سے بھی ثابت ہے۔ البتہ بعض لوگوں میں ایک فضول رسم یہ پائی جاتی ہے کہ وہ بچے کے پیدائشی بالوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں، اس کا شریعت میں کوئی حکم نہیں، بلکہ شرعاً بالوں کو دفن کرنے کا حکم ہے، لہٰذا ان بالوں کو بھی ممکنہ صورت میں دفن کر دیا جائے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی194:

بغیر اجازت شوہر کے موبائل میں میسجز چیک کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بیوی اپنے

---

1 ...(رد المحتار مع الدر المختار، 9/554- بہار شریعت، 3/335-1/1044)

شوہر کے موبائل میں واٹس اپ وغیرہ کے میسجز بغیر اجازت اس نیت سے چیک کر سکتی ہے کہ میرا شوہر کس کس سے بات چیت کرتا رہتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میاں بیوی کا رشتہ انتہائی حسّاس اور اعتماد طلب رشتہ ہے، اگر باہم اعتماد بحال رہے، تو یہ رشتہ بھی قائم اور اگر اعتماد ٹوٹ جائے تو یہ رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے، چھوٹے چھوٹے معاملات میں ایک دوسرے پر شک کرتے رہنا اور ایک دوسرے کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں لگے رہنا وغیرہ اس طرح کے معاملات رشتے کو توڑ دینے تک پہنچانے والے ہوتے ہیں، لہٰذا رشتے کو بحال رکھنے کے لئے میاں بیوی کا ایسے معاملات سے بچنا ضروری ہے۔ سوال کا جواب یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کا موبائل بغیر اجازت ہرگز چیک نہیں کر سکتی۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں:

(1) یہ دوسرے کا خط، میسج بغیر اجازت دیکھنا ہے اور دوسرے کا خط یا میسج بلا ضرورت بغیر اجازت دیکھنا جائز نہیں۔

(2) یہ مسلمان کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں پڑنا ہے اور مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں پڑنا، جائز نہیں۔

(3) یہ مسلمان پر بدگمانی ہے اور مسلمانوں پر بدگمانی حرام ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی195:

شوہر کی اجازت کے بغیر والدین سے ملنے جانا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والدین سے ملنے جاسکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کو گھر کے معاملات شوہر کے مشورے اور اجازت سے ہی حل کرنے چاہئیں بالخصوص گھر سے باہر جانے کے معاملات تاکہ باہمی اتفاق خراب نہ ہو، لیکن اگر شوہر ماں باپ کے پاس جانے سے منع کرتا ہے تو شریعتِ مطہرہ نے عورت کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار صبح سے شام تک کے لئے جاسکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی، رات کو بہر حال شوہر کے یہاں واپس آنا ہوگا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی196:

شوہر کی اجازت کے بغیر والدہ کو تحفہ دینا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر زیادہ مالیت کی چیز اپنی والدہ کو تحفے میں دے سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر بیوی اپنے مال میں سے زیادہ یا کم مالیت کی کوئی بھی چیز اپنی والدہ کو تحفے میں دینا چاہتی ہے، تو اسے اجازت ہے کہ شوہر سے پوچھے بغیر دے دے مگر شوہر کا دل خوش کرنے اور حسنِ معاشرت کے طور پر اس کی اجازت لے لینا بہتر ہے کہ عُموماً گھر چلنے میں اس کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔

اور اگر شوہر کے مال میں سے دینا چاہتی ہے، تو کم قیمت کی چیز ہو یا زیادہ قیمت کی، شوہر کے مال میں سے اپنی ماں یا کسی اور کو، بغیر شوہر کی اجازت کے تحفہ دینا جائز نہیں، اس میں اجازت لینا ضروری ہے، ہاں اجازت صراحۃً بھی ہو سکتی ہے، اور دلالۃً بھی مثلاً شوہر کی غیر موجودگی میں مہمان آگیا تو ہمارے عُرف کے مطابق اس کی معمولی خاطر تواضع کرنے کی اجازت ہوتی ہے، لہٰذا صراحۃً یا دلالۃً جتنی اِجازت ہو شوہر کے مال میں سے اتنا خرچ کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی چیز کسی کو دینی ہو تو شوہر کی اجازت لینا ضروری ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی 197:

بچوں کے گال یا پیشانی پر سیاہ نقطہ لگانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نظر بد سے بچنے کے لیے بچوں کے گال یا پیشانی پر سیاہ نقطہ لگانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پیشانی، ٹھوڑی یا گال پر سیاہ نقطہ لگانا، جائز ہے، کیونکہ یہ نظر بد سے بچنے کی تدبیر ہے، جو خلاف شرع نہیں اور ایسا ٹوٹکا جو شریعت کے خلاف نہ ہو اور تجربہ سے مفید ہونا اس کا ثابت ہو جائز ہوتا ہے، جیسا کہ عرب لوگوں میں رائج تھا کہ جس کی نظر لگتی اس کے ہاتھ، پاؤں دھو کر نظر لگے ہوئے کو چھینٹا مارتے، اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا۔ بلکہ بچوں کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے سیاہ نقطہ ٹھوڑی میں لگانے کا ثبوت تو حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کے عمل سے بھی ثابت ہے۔ لہٰذا اس میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی198:

”فلاں کام ہو گیا، تو میں پردہ کروں گی“ کیا یہ شرعی منت ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت بے پردگی کرتی تھی، اجنبی مَردوں کے سامنے بال، گلا، کلائیاں وغیرہ کھلی رہتی تھیں، اس نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا، تو میں اللہ کی رضا کے لیے شرعی پردہ کروں گی۔ اس کا وہ کام بھی ہو چکا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ منت شرعی منت ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا بال، کلائیاں، پنڈلیاں، گلا وغیرہ اجنبی مَردوں سے چھپانا لازم ہے۔ ان اعضاء کی بے پردگی کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ شرعی منت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس چیز کی منت مانی جائے وہ پہلے سے ہی شریعت کی طرف سے لازم نہ ہو۔ یہاں چونکہ عورت پر پردہ کرنا پہلے سے ہی شریعت کی طرف سے لازم ہے، اس لئے یہ منت شرعی منت نہیں کہلائے گی، مگر پردے کی پابندی عورت پر بدستور لازم رہے گی۔

پردے کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: ”اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔“[1]

اس آیت کی تفسیر میں مفسرِ قرآن، صدرُ الافاضل، حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگلی جاہلیت سے مراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں، جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔“[2]

بہارِ شریعت میں ہے: ”آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔“[3]

1...(پ22، الاحزاب:33)

2...(خزائن العرفان، ص780)

3...(بہارِ شریعت، 1/481)

منت کی شرائط بیان کرتے ہوئے مراقی الفلاح میں فرمایا: ”والثالث ان یکون لیس واجبا قبل نذرہ بایجاب اللہ تعالیٰ، کالصلوات الخمس والوتر“ ترجمہ: تیسری شرط یہ ہے کہ منت سے پہلے وہ چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم نہ ہو، جیسے پانچوں نمازیں اور وتر۔[1]

بہار شریعت میں ہے: ”شرعی منت جس کے ماننے سے شرعاً اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے، اس کے لیے مطلقاً چند شرطیں ہیں۔ (۱) ایسی چیز کی منّت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو، عیادتِ مریض اور مسجد میں جانے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی منت نہیں ہو سکتی۔ (۲) وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو، لہٰذا وضو و غسل و نظرِ مصحف کی منّت صحیح نہیں۔ (۳) اس چیز کی منّت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو، خواہ فی الحال یا آئندہ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منّت صحیح نہیں کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔ (۴) جس چیز کی منّت مانی وہ خود بذاتہٖ کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منّت صحیح ہو جائے گی، مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے، اگر اس کی منّت مانی تو منّت ہو جائے گی اگرچہ حکم یہ ہے کہ اُس دن نہ رکھے، بلکہ کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے یعنی عید کے دن ہونے کیوجہ سے، خود روزہ ایک جائز چیز ہے۔ (۵) ایسی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو، مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا یہ منت صحیح نہیں۔“[2]

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
مولانا محمد فراز عطاری

1...(مراقی الفلاح متن الطحطاوی، ص692)

2...(بہار شریعت، 1/1015)

فتوی199:

کیا جنت میں والدین سے ملاقات ہوگی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ والدین اور اولاد کے جنت میں جانے کی صورت میں ایک دوسرے سے ملاقات ہوگی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسلمان والدین اوراولاد کی جنت میں ملاقات ہوگی اگرچہ ان کے درجات میں فرق ہو، جیسے والدین کے درجات بلند ہوں اوراولاد کے اعمال اس درجے کے نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ان کی خوشی کے لئے ان کو وہ درجات عطا فرمادے گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

فتوی200:

دس ہزار بار "یا رحمٰن" پڑھنے کی منت ماننے کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا بیٹا بیمار تھا، تو میں نے منت مانی کہ اگر یہ ٹھیک ہوگیا، تو دس ہزار بار "یا رحمٰن" کا وِرد کروں گی، اب الحمدُللہ بیٹا ٹھیک ہوگیا ہے، تو اس منت کو پورا کرنا لازم ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منت لازم ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس کام کی منت مانی، اس کی جنس میں سے کوئی فرض یا واجب ہو، جبکہ "یا رحمٰن" کا ورد ایسا کام ہے جس کی جنس میں سے کوئی فرض یا واجب موجود نہیں ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ پر دس ہزار بار "یا رحمٰن" پڑھنا، شرعاً لازم نہیں ہے، نہ پڑھیں تو کوئی گناہ نہیں، مگر پڑھ لیں تو اچھا ہے کہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”حدیث پاک“

حلیۃ الاولیاء میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: " العلم خزائن ومفتاحها السؤال، فاسألوا يرحمكم الله “ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم خزانہ ہے، جس کی چابی سوال کرنا ہے، لہٰذا تم سوال کیا کرو، اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد3، صفحہ192، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net